

12

5 Nov 2027
17

نواب غریز جنگ بہادر مؤلف



الذخیره

جامع الفاظ مفردة و مرکبة اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجمی مستخرج
مستقارین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره
زبان اردو مع اسناد کلام زبانان میهند

جلد هفتم

میرزا آقاخان درویش علیا لوی احمد عبدالعزیز لکهنوی (نواب عزیز گهادر) و طبعیه خدمت

سرکار آصفیه

جميع حقوق این تالیف وقف عام است و همه
نسخه های این کتاب که طبع می شود آنرا هم وقف کرده ایم هر کس
اختیار دارد که از طبع و ترجمه این کتاب بدون اجازت مؤلف منتفع شود
سنة ۱۳۴۰ هجری مطابق ۱۳۳۱

عزیز المطلب حیدر آباد دکن

Dictionary

P03

10 15

15

cat

K. UNIVERSITY LIB.
Acc. No 118347
Date 27.8.75

82

ALLAMA IQBAL LIBRARY
118347

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز | (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک چہل سالہ جوبلی کی تقرب میں ہوا۔

(۲) میں ہر کسٹنسی لارڈ ٹیو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھ کو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کا ڈومی کیشن آپ کے نام نامی سے کرواں صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد بذریعہ مراسلہ نشان (۲۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۹ء عیسوی مجھ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہر کسٹنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف میں انکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) میں ہر کسٹنسی ولیرے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مولف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جن سطرچ وہ شائع ہوتی جلدے

پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلہ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور نور سرکار عالی ادا ام اللہ اقبالہ کا شکریہ بیان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار مدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس حسب طرح وہ شائع ہوتی جلدے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدر آباد کے امراء عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر رئیس معین المہم صیغہ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزاز فی النعام مقرر فرمایا۔

(۶) اگرچہ فی ماننا کتاب کی ہر ایک جلد کے چار سو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ مجموعہ امداد سے زیادہ ہو اور چند نسخوں کی جلد بندی کا بار بھی اس کے علاوہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہ ہای مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے موثق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریری مدارس اور نیسز بعض خانگی کتب خانوں کے لئے وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ کثیر جلدوں کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بطور محکمہ صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وہو علی کل شیء قدیر۔

پبلک کافدائی

احمد عبدالغیر ناظمی (خان بہادر شمس العلماء) نواب عزیز جنگ بہادر

102758

19-3-

بسم الله الرحمن الرحيم

الله احمد که نوبت به هفتمین جلد این کتاب رسید شکرانه آقا و ملی نعمت ماسرکار عالی
 مد ظله العالی که تا پانزدهمین جلد این کتاب در تکمیل قیمت کاغذ مددے کافی از خزانة شاهی عطا فرمود
 که بوسیله آن سلسله این کار جاری ماند حال قیمت کاغذ و زرافرون است و امداد و سرود و سرکار
 کفایت نمی کند ناچار عرض پانصد نسخه بابر چارصد اکتفا کردیم وای بر صدقنا قدر و امان که بر
 تکمیل سلسله خود گوارانکر و ند که قیمت فرید کاغذ را ادا کنند -

این معنی اسمی ناز و نعمت کنند و بامصادر فارسی مرکب ہم سازند کہ در ملحقات می آید
(ظہوری ۵) سرپر لذت و ناز و تنعم بجاگیر خاریست برخوان دل شب بکار (ارو)
ناز و نعمت - مؤنث -

شعیران دن | مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ ذوق ناز و نعمت حاصل کرد

است (سعدی ۵) سیه نامہ چندان

براند کہ در نامہ جای نوشتن نماند

(ارو) ناز و نعمت کا مژا اڑانا -

تنعم فرمودن | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ ناز و نعمت عطا کرد

است (حافظ شیرازی ۵) آن ہمہ ناز و تنعم

کہ صبا می فرمود بجا عاقبت در قدم بادہا

آخر شد بکار (ارو) ناز و نعمت عطا کرد

تنعم کردن | مصدر اصطلاحی - صاحب

صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ ناز و نعمت ببرد

و ذوق برداشتن است (مخلص کاشی

۵) سببش از بہرہ وزی مضطرب نشین

تنعم کن بکہ از زمان خوردن افتاد دست

و ندانی کہ جنیدہ بچہ مخفی مباد کہ از سند بالا

استعمال مصدر کردن پیدا است کہ بجایش

می آید (ارو) ناز و نعمت سے زندگی

ببر کرنا - صاحب آصفیہ نے فرے اڑانا

فرمایا ہے - گلچہرے اڑانا - عیش منانا عیش

و عشرت کرنا - ہوس نکالنا - (ذوق ۵)

ہمین رقیبون سے مل مل کے تم جلاتے ہو

ترستے ہم پہون تم فرے اڑاتے ہو

تن غنودن | استعمال - بقول ہزار و تہ

کنایہ از ماندہ شدن تن (خواجہ نظامی ۵)

مخفوه تن مردم از رنج و تاب و نظر هر زبانی
 در آمد از خواب و مؤلف عرض کند که مؤلف
 قیاس است (ار و و) جسم کا تھک جانا۔
 (الف) تن قطار بقول برهان و جامع نهم
 اول و قاف و طای حطی بالف کشیده بر
 وزن پر شمار (۱۱) پاسبان را گویند و (۲)
 شمع باریک بلندی رانیر که از سر شرب تا
 صباح بسوزد و بر وزن ذوالفقار و بر دیا
 هم آمده و صاحب جهانگیری هم در خاتمه ذکر
 این کرده بهار
 (ب) تن قطاری را بنیاد تختانی۔
 بمعنی پاسبانی آورده (خان کلان ۵)
 کمر و قصر عالی شهنزاده شحاتا بروز پرخون
 دل از ویدہ رتیران تن قطاری می کنم و مؤلف
 عرض کند که از سند پیش کرده مصدر
 (ج) تن قطاری کردن اصطلاحی
 تنک بقول بحر بن مستن و قیل بفتح اول (۱) کم و اندک چون تنک بهره و تنک روزی
 پاسبانی کردن پیدا است یکی از معانی عجم
 گوید که آنکه در قطاری یعنی در صف
 شکر ایستاده می باشد فارسیان آن
 را تن قطار گویند یعنی تنی که در قطار
 شریک می باشد کنایه از سپاهی
 فوج و ازین که پاسبانی پاسپا هیان۔
 فوج مستحق است برای معنی اول مستعمل
 شد و معنی دوم مجاز آن که شمع هم در قد
 و قامت و کار خود مثل پاسبان است
 این است تحقیق الف و ب بنیاد
 یای مصدری موافق قیاس و تبدیل اعراب
 متصرف محاوره باشد مخفی مباد که در سند
 خان کلان استعمال مصدر گنیدن آمده
 عیبی ندارد که بجایش می آید (ار و و)
 (الف) (۱) دیکھو پاسبان (۲) باریک
 موم تی بونٹ ب دیکھو پاسبانی (ج) پاسبانی کنایه
 اصطلاحی

وتنگ روشنائی وتنگ سرمایہ وتنگ فہم وتنگ مایہ وتنگ شناع (عرفی ۱۵) زین سخن
جوہر فعال بر آشفست وگفت ہر گاہی تنک بہرہ ز فہم رصد علم و عمل ہر (صائب ۱۵) من
آن حرف تنک روزیم کہ چون مہ عید ہر تمام دور نشا طم بیک پیالہ گذشت ہر (عرفی ۱۶)
گر وہی بصورت چو صبح و معنی ہر تنک روشنائی چو شام غریبان ہر (میرزا بیدل ۱۵)
عشرت ما چون نگاہ از بس تنک سرمایہ است ہر سایہ قرگان تواند صبح مارا شام کرد ہر
(عرفی ۱۷) بعد جانش خریدم کی روا باشد کہ بفروشم ہر تحسین تنک فہان و احسان
لعیانش ہر (میرزا رضی دانش ۱۷) دانش ز تنک مایگی دردنالم ہر داغ است بجا
آہ اگر در جگر خمیت ہر (عرفی ۱۸) بروزگار فریم سپہر شعبدہ باز ہر تنک متاع شد از
جنس ہامی عیاری ہر صاحب فدائی می فرماید کہ ہر خیر بسیار نازک و کم پشت را گویند
چنانکہ نان تنک کہ یک گونہ نان بسیار نازک است کہ آن را بخہ نیرامند صاحب
روزنامہ بجوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجاری طرازو کہ (۳) جام را گویند مولف عرض
کند کہ معنی لفظی این بہ کاف تحقیر تن حقیر است۔ در محاورہ زبان ضم اول و دوم ہم مستعمل
شد و بس۔ استعمال معاصرین بمعنی دوم ہم مجازاً صحیح باشد کہ جام و ساغر ہم تنک باشند
بمقابلہ قدح (ار و و) (۱) کم۔ تھوڑا (۲) جام۔ پیالہ۔ مذکر۔

تنک آب استعمال بقول بہار کم آب آب است کشتی در گل است ہر مولف	
(میرزا طاہر وحید ۱۵) جان بہ تن از نار ساقی عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آب	
ہامی ہمت ماندہ است ہر بیکہ این دریا تنک تنک دارندہ (ار و و) کم آب۔ پایاب	

بھی کہہ سکتے ہیں۔

کہ آوند بمعنی اوست و معنی این تنک

تنک آوند اصطلاح بقول فدائی ہم

طرف دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی است

شکا کند کسی را گویند کہ گنجایش کم باشد و تا (ارو) تنک طرف بقول آصفیہ

آمنایہ چیری کہ یافتہ است نیاورد و خود را فارسی۔ اوچھا برتن۔ کم طرف۔ کیسہ

فراموش کند می فرماید کہ درین روز ہا ہنجان کم حوصلہ۔ تھوڑے دل کا پیٹ کا ہلکا۔

کس را کم طرف می نامند مؤلف عرض کند وہ شخص جسے بات نہ چچے۔

شکابن بقول ناصر بن فتح اول و دوم و ضم باو نام ولایتی است از ولایات تبرستان

بر طرف رستمدار کہ نور و کجور باشد و در قریح الايام کہ افراسیاب بر منوچہر شکر کشیدہ منوچہر

از راہ لاریجان بہ آن حد و در فتنہ خیال را در وژ مورث محضن کردہ از آب دریا نہری برید

و خندق حصار را انباشتہ و آن محلی بود در میانہ نوشتہ دہ و قریہ کنس و گویند آثار خندق

سالہا باقی بود و شہر رویان را منوچہر بسیاد کردہ کہ ہنور در کجور معروف است و حکومت

آن ولایت درین سنوات با حبیب اللہ خان امیر شکابن باشد۔ حکیم مومن۔ صاحب

کتاب تحفۃ المؤمنین و راجا بودہ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این متحقق نشد (ارو)

شکابن ایک ولایت تبرستان کا نام ہے۔ مؤلف۔

شکار بقول جہانگیری با اول مفتوح و بٹانی زوہ دار وئی باشد کہ بدان زر و نقرہ

و امثال آن را با ہم پیوند کنند و آن را کشتہ نیز خوانند و بہندی سہا کہ گویند۔ صاحب

جامع می فرماید کہ عبری ملح الصناعہ و آن معدنی باشد و مصنوع ہم کہ یکجز و قلیا و یکجز و

وسه جزو پوره است۔ صاحب نامہری گوید کہ ما این را از برهان نقل کریم و در تہنک
نیافتیم۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده۔ صاحب مجید گوید کہ لغت فارسی است
و آن را البہری بوقر القناعیہ و الحام الذہب و الفضة و بیونانی قساوا و ہندی
سہاگہ و در انگریزی بوریس نامند معدنی را از جبال شمالی ہند مثل نیپال و غیرہ می آرند
و این بہتر است و مصنوعی آن بچند وجہ می سازند با بجا اقام آن گرم و خشک و آفرین
و لطیف و محتل و جالی و مستطاب و اسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ
اسم جامد فارسی زبان می نماید (ار دو) سہاگہ۔ و کمیو بوقر۔

<p>تنگ اندام استعمال۔ بقول بحروہا تنگ بہتر اصطلاح بقول بحر ہشتین غریبا کنایہ از نازک اندام (میخسروے) آہ کہ از موی دم اسپ در غایت تنگ تشی ازین تنگ قبا یان تنگ اندامان بکہ بافتد و ترشی پالا کہ ظریفی است مانند گیر نہ سرماندہ از غم شان فی سامان پو۔ سوراخ دارندہ و بدان چیز ہا را صاف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنندہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و موافق قیاس (ار دو) نازک اندام۔ (خان آرزو در سراج) ذکر این کرده اند۔ تن کاہی بقول فدائی ریاضت و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی خیری کہ مشقت مؤلف عرض کند کہ یای مصدری نزاکت و باریکی بہرہ اسم فاعل ترکیبی است (ار دو) برتن گاہ زیادہ کردہ اند و گاہ حاضر گاہیں بال کی نہایت بار یک جملہ حسن منی مالعات و غیرہ چنان است (ار دو) ریاضت محنت۔ مؤنث۔ اور و کمیو ترشی پالا۔ مؤنث۔</p>	<p>تنگ اندام استعمال۔ بقول بحروہا تنگ بہتر اصطلاح بقول بحر ہشتین غریبا کنایہ از نازک اندام (میخسروے) آہ کہ از موی دم اسپ در غایت تنگ تشی ازین تنگ قبا یان تنگ اندامان بکہ بافتد و ترشی پالا کہ ظریفی است مانند گیر نہ سرماندہ از غم شان فی سامان پو۔ سوراخ دارندہ و بدان چیز ہا را صاف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنندہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و موافق قیاس (ار دو) نازک اندام۔ (خان آرزو در سراج) ذکر این کرده اند۔ تن کاہی بقول فدائی ریاضت و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی خیری کہ مشقت مؤلف عرض کند کہ یای مصدری نزاکت و باریکی بہرہ اسم فاعل ترکیبی است (ار دو) برتن گاہ زیادہ کردہ اند و گاہ حاضر گاہیں بال کی نہایت بار یک جملہ حسن منی مالعات و غیرہ چنان است (ار دو) ریاضت محنت۔ مؤنث۔ اور و کمیو ترشی پالا۔ مؤنث۔</p>
--	--

<p>تنگ پغول اصطلاح - بقول خان آرزو بر مجرد بیان خان آرزو تسلیم نکنیم ازینکه همین لغت به کاف بکاف در سراج به کاف عربی و ضم نون بمعنی کسی که باند مبالغه از شرم سخن قبول کند مرادف (تنگ رو) می کنند و ماخذ این تأییدش می کند برخلاف که می آید مؤلف عرض کند که پغول بمعنی کنج و این معنی که خان آرزو گفته خیال می کنیم که تاج گوشه بجایش گذاشت ما این را بدون سند استعمل اوست (ارو) دیکھوتنگ رو -</p>	<p>تنگ پغول اصطلاح - بقول خان آرزو بر مجرد بیان خان آرزو تسلیم نکنیم ازینکه همین لغت به کاف بکاف در سراج به کاف عربی و ضم نون بمعنی کسی که باند مبالغه از شرم سخن قبول کند مرادف (تنگ رو) می کنند و ماخذ این تأییدش می کند برخلاف که می آید مؤلف عرض کند که پغول بمعنی کنج و این معنی که خان آرزو گفته خیال می کنیم که تاج گوشه بجایش گذاشت ما این را بدون سند استعمل اوست (ارو) دیکھوتنگ رو -</p>
--	--

<p>تنگ رشیدی بالکسر قصبه البیت مابین کولاب و حصار (سوزنی) ملکیت مرو را که نباشد در آن شریک پادشاه خطا و تنگت و اکیون و او زکند پادشاه ناصری هم فکر این کبیر اول و ثالث کرده مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده رشیدی مملکتی معلوم می نه قصبه معاصرین عجم با ما اتفاق دارند مخفی مباد که صاحب ناصری این را بعد لغت (تنگ به کاف فارسی آورده صراحت حلیه لفظ نکرد و معاصرین عجم کاف عربی درست دانند از روی تنگت. ایک مملکت ہے جو کولاب اور حصار کے درمیان واقع ہے۔ مؤنث -</p>	<p>تنگ رشیدی بالکسر قصبه البیت مابین کولاب و حصار (سوزنی) ملکیت مرو را که نباشد در آن شریک پادشاه خطا و تنگت و اکیون و او زکند پادشاه ناصری هم فکر این کبیر اول و ثالث کرده مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده رشیدی مملکتی معلوم می نه قصبه معاصرین عجم با ما اتفاق دارند مخفی مباد که صاحب ناصری این را بعد لغت (تنگ به کاف فارسی آورده صراحت حلیه لفظ نکرد و معاصرین عجم کاف عربی درست دانند از روی تنگت. ایک مملکت ہے جو کولاب اور حصار کے درمیان واقع ہے۔ مؤنث -</p>
--	--

<p>تنگ ترکان اصطلاح - بقول سروری تصحیف کتابت سروری باشد که به کاف نام موضعی از ترکستان (سعدی) عقلت عربی نوشت ما صراحت این کاف فارسی رو به معرفت یک جوم پادشاه من و گرتنگ ترکان کنیم (ارو) دیکھوتنگ ترکان - روم پادشاه ناصری این را هم بذیل تنگ تنگ جام اصطلاح - بقول بهار نشین کاف فارسی آورده گوید که در برهان موضعی آنکه باندک شراب خوردن بدست شود - است از ترکستان مؤلف عرض کند که (محسن تاثیر) با خبر باش که چون آینه در</p>	<p>تنگ ترکان اصطلاح - بقول سروری تصحیف کتابت سروری باشد که به کاف نام موضعی از ترکستان (سعدی) عقلت عربی نوشت ما صراحت این کاف فارسی رو به معرفت یک جوم پادشاه من و گرتنگ ترکان کنیم (ارو) دیکھوتنگ ترکان - روم پادشاه ناصری این را هم بذیل تنگ تنگ جام اصطلاح - بقول بهار نشین کاف فارسی آورده گوید که در برهان موضعی آنکه باندک شراب خوردن بدست شود - است از ترکستان مؤلف عرض کند که (محسن تاثیر) با خبر باش که چون آینه در</p>
--	--

در عالم آب که زود بی پرده نگریدی رنگ
جامی با مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است و اسم فاعل ترکیبی (ار دو) و شخص
جو تھوڑی سی شراب پینے سے بدست ہو جاتا ہے
تنگ جامی اصطلاح بقول بحر و آریه کاف فارسی کے ساتھ پست بہت کم طرف

بہشتین مرادف تنگ شرابی بسند و آریه کاف فارسی کے ساتھ پست بہت کم طرف

تنگ خوا اصطلاح بقول تحقیق الاصطلاحات
مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر تنگ
جام آورده اند مراد از بدستی است کہ در
انک شراب خوردن رود (ار دو) کند کہ معاصرین تنگ خور را بہ کاف عربی روانند
وہ بدستی جو تھوڑی سی شراب پینے سے عائد
ہو۔ مؤنت۔ مرادف تنگ حوصلہ باشد وہیں (ار دو) تنگ حوصلہ۔

تنگ حوصلہ اصطلاح بقول بہار۔ تنگ دل بقول بہار مرادف تنگ حوصلہ کہ
بہشتین مرادف تنگ دل کنایہ از کسی کہ اخلاک نہشت (ملا لطیری نیشاپوری) زکا
مال و راز نتواند کرد و بمعنی دون بہت (ملا) قرہ رکہای جان ششکا فندہ تنگدلی کہ چون
ابوالبرکات منیر (در سینہ مالو و تھان چشم پرینی وارو) (مولانا سانی) کی از
راز محبت پوشدا شک تنگ حوصلہ غماز فریب تو با صد زبان سانی گفت کہ در تنگ

دلی افسانہ ساختی بازم **مؤلف** عرض کنند قانع و در سراج ذکر هر دو معنی کرده **مؤلف**
 که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است - عرض کنند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است
 (ارو) و کیچوتنگ حوصله - (ارو) (۱۱) شریکین - شرمندہ (۲) و شخص

تن کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر جو تھوڑے مبالغہ سے بڑی بات کو قبول کرے
 این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کنند **تشکر** اصطلاح - بقول جهانگیری بافتح و به
 که (۱) بمعنی پیدا کردن و آفریدن معلوم می شود کاف عجمی و زای هوز مرادف تنکس که می آید
 و بمعنی (۲) تنخواه کردن هم که تن بمعنی تنخواه آید بمعنی درختیکه خارهای بسیار دارد و گل آن
 (اسدی طوسی) وی آور دینک و بدو برنگ گل کاسنی صاحب محیط ذکر این نکرد

خوب و زشت **روان** داد و تن کردن و **سروش** (ارو) (۱۱) پیدا کرنا (۲) تنخواه
تنک اصطلاح - بقول بحر بختین (۱) کند که صاحب محیط ذکر تنکس هم نکرد که صراحت
 صاحب شرم و حجاب و (۲) شخصی که باندک نزد این لغت می کردیم چاره بخیر نیست که یکی

مبالغه مطلب بزرگ را قبول کند - بهار بل ازین هر دو اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگری
 (تنک روی) بمعنی اول قانع (میرزا رضی دانش) را سببش چنانکه ایاز و ایاس یا سماروغ و زماروغ
 دوستی گردیده ام و دانش ز دشمن دیده ام **تنک** سببش چنانکه ایاز و ایاس یا سماروغ و زماروغ
 چون تنک رویان زمین عجیب را پنهان شد سراج انیقدر خافه کند که آتش نهیم این لغت شد ویر
تنک رویان زمین عجیب را پنهان شد سراج انیقدر خافه کند که آتش نهیم این لغت شد ویر
تنک رویان زمین عجیب را پنهان شد سراج انیقدر خافه کند که آتش نهیم این لغت شد ویر

تنگس کها هر جس کا پھول مثل گل کاسنی ہوتا ہے دیگر تنیز کا ارتکلی لرزہ کنیت تنیز ہوتا ہے مؤلف عرض کند کہ
تنگ زمرہ اصطلاح بقول بہار و انسد کنا یہ امر کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو)
 جہان وترسندہ (میر خرو) مرد تنگ زمرہ بخوبی نامرد و کم ہمت۔ ڈر بیونک۔

تنگس بقول سروری و ناصری بالفتح یہاں تنگ کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ ہر چیز
 تحقیق رسید ما ذکرش ہمدانجا کردہ ایم۔ این مبتدل آن باشد یا آن مبتدل این۔ اسم جا
 فارسی زبان تکمیل تعریف این بر تنگس کاف فارسی می آید (اشیرالدین خسیکتی) چہرہ ہمہ گلگونہ
 تذویر چو لالہ ہر چنگال ہمہ ناخن و زویدہ چو تنگس ہر (اردو) دیکھو تنگس۔

تنگست بقول سروری بفتح تا و کاف و سکون نون و سین نام مقامی کہ بلور آبی کہ جنبی
 از بلور است در غایت شہرت از ان آرند کذا فی المؤید خان آرزو در سراج ذکر این کردہ۔
 و تعریفی کہ بر تنگست بدون سین ہمہ گذشت نقل آن ہم درینجا فرمودہ مؤلف عرض
 کند کہ بخمال ما در ہر دو مقام فرق معلوم می شود و تحقیق آن از معاصرین عجم نشد (اردو)
 تنگست ایک مقام کا نام ہے جہاں بلور آبی بہت عمدہ قسم کا ہوتا ہے۔ مذکر۔

تنگ شراب اصطلاح۔ بقول بہار زینہار امی ساقی پو تنگ شراب تر ساغر گم
 بمعنی تنگ جام و مل تنگ و می تنگ مراد دہند پو (البوطالب کلیم) پای گمہ ندائم
 این است (امیر شاہی سہروردی) شیشہ پای کشیدم از درش پو توبہ سزای او بود ہر کہ
 زان سر نہد بی پای قدح پو کہ حرفی تنگ شراب تنگ شراب شد پو صاحب تحقیق الاصطلاحات
 افتاد پو (میر خرو) چو دل حریف تو شد ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم

فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو تنک جام۔
 تنک کشیدن پختی | مصدر اصطلاحی جاہل کو کھٹکتے ہیں۔

بقول بہارہ بحر خوشیتن را رسانیدن بوسے
 (شفیع اثر) بخش بودی افتادگی تن خود
 تنک گردیدن مایہ استعمال۔ بمعنی
 کمزور و ضائع شدن آن باشد مؤلف

را پچو ز رنجاک بہان سازد دشمن خود را
 مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری)
 مایہ صبر خوش تنک گردید پڑای ظہوری بحر سفر
 (اردو) اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچانا۔
 تنک ظرف اصطلاح بمعنی تنک حوصلہ کم رہنا۔
 چہ علاج پڑ (اردو) سرمایہ کا ضائع ہونا۔

(میرزا رضی دانش) بر تنک ظرفی چون
 بار است تکلیف چمن پد خندہ گل می کند از
 بید ماعی ترم پڑ مؤلف عرض کند کہ موافق
 قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو ترکیبی است (اردو) نازک لب۔
 تنک حوصلہ و تنک آوند۔
 (الف) تنک مایہ اصطلاح۔ صاحب

تنک فہم اصطلاح۔ بمعنی جاہل مؤلف
 عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل
 ترکیبی (عرفی) مرو در عرصہ دانش کثیر
 تنک فہان پڑ یقین را در پناہ پرودہ داران
 (ب) تنک متاع گوید کہ آنکہ متاع قلیل داشتہ باشد و برین
 قیاس است تنک بہرہ و تنک روزی و
 تنک روشنائی و تنک سرمایہ و تنک فہم۔

مؤلف عرض کند که الف مرادف آن و سبک متفرع مؤلف عرض کند که قریب بمعنی
 هر دو موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی (عربی) تنگ حوصله باشد پسند استعمال این پیش نشد
 توهم زحرف تنگ مایه تر زبان نشوی با گو که عیبی ندارد و معاصرین عجم بر زبان دارند (ارو)
 صورت این فرده از چه معنی زاد (ارو) و کمیو تنگ حوصله -
کرم متاع یکم مایه -
تنگ مزاج اصطلاح بمعنی گرم مزاج مؤلف و ضم کاف نام پادشاه خطا و ختن (گذاشتن) الافاد (افاد)
 عرض کند که مقصودش غیر از خشناک نباشد (عمید لویکی) با حکم قدیم توجه کسری و
 موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (ارو) چه قصیر و در پیش قضای توجه خاقان و چه
 تنگ مزاج بقول آصفیه تیز مزاج - زود بخا تنگ مزاج خان آرتو در سراج گوید که بقول رشیدی
 صحیح بگوید بیای فارسی و در جهانگیری مخفف
تنگ مشرب اصطلاح بقول بهاروند تا نگو نوشته به کاف فارسی به معنی حجام و
 مقابل فراخ مشرب مؤلف عرض کند که معنی بعضی تو نگو نیز به همین معنی آورده و هر دو
 تنگ ظرف است که گذشت (طالب آملی) صحیح چه حروف علت بهم در فارسی بدل شوند مؤلف
 (عقل تنگ مشرب است به که چو طالب عرض کند که در اینجا همین قدر کافی است که باعتبار
 و در کف آشفتگی زمام سپارم (ارو) سروری که محقق زبان خود است ما این را صحیح دانیم
 و کمیو تنگ ظرف تنگ مشرب بهی که میسکت (و به تشبیه این بوضوح نه پیوست (ارو)
تنگ معز اصطلاح بقول بهار بمعنی تنگو پادشاه خطا و ختن کا نام ہے - فکر -

تنگوب بقول ملحات برهان بروزن مرکوب اچاری که از ماست و سیر و مغرگردگان
 سازند **تنگوب** عرض کند که اسم جابد فارسی زبان دانیم و دیگر هیچ نسبت ماخذ این همین
 قدر قرن قیاس است که شاید در ترکیب این اچار سیر و مغرگردگان راحی گویند و الله اعلم
 معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) اچار کے ایک قسم کو فارسیوں نے تنگوب کہا ہوتا ہے
تنگ بقول ملحات برهان (۱) ورق طلا و نقرہ بہار گوید کہ (۲) بفتح اول و ختم دوم تنان
 پنہ دار یا چرمین کہ تاسر زانو باشد و خیلی تنگ بود و وقت کشتی می پوشند چنانچہ در ہند چرنی فرما
 کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (میرنجات ۵۲) تنگہ در قدش زود ز سم می پاشد ہر کہ ریش
 تنگ افتاد چنین می باشد ؛ صاحب سروری گوید کہ معروف و (۳۱) تنگہ بغرا یعنی برگ بغرا
 (بستی المصنوعہ ۵) قلدیہ سراف است و روغن مشتری ؛ در میان شان تنگہ بغرا خوشست ؛
 صاحب ناصری می فرماید کہ بفتح تا و کاف بہار زوہ (۴) نام شہر است در کنار دریا و در تواتر
 آمدہ کہ کہ شاسب حاکم آنجا راکشتہ و از خود حکم رانی در آنجا گذاشتہ و مغرب آن طنجه و آن
 از بلاد مغرب است دشر مہدیہ کہ از بلاد مہدی فاطمی است در قیروان در دوسہ منزلی
 قیروانست و طنجه در کنار بحر و رشتش منزلی مہدیہ واقع و ارستہ در مصطلحات متفق باہما
 خان آرزو در چراغ ہم و صاحب فدائی گوید کہ (۵) باہر و پیش آوندہ پای پہنی کہ از آہن
 یا توپال و گیر می بسازند و نسبت معنی دوم گوید کہ بچشم شلوار است کہ پہلو انان ہنگام ورزش
 می پوشند و بصراحت معنی اول می فرماید کہ سومہ ایست از زرو نام و نیزہ پولی است از
 زرویم کہ پیش ازینہا در ہند روانی داشتہ اکنون آن را کہ از سیم است روپیہ می خوانند ۔

صاحب روزنامه بواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار گوید که (۶) جائی بر رود که آن را در مهنی گها
نامند مؤلف عرض کند که بقول معاصرین عجم در فارسی قدیم این بمعنی مطلق ورق است بومین
است معنی اول فارسیان سنگ طلا و نقره را هم که مسکوک شده راج می شود تنگ طلا و نقره نامند
و بیجا زشلوار کوچک را نام کردند و بمعنی سوم مطلق برگ که تنگ بغرا از آن است که یک قسم آتش
را که بصورت برگ سازند نام کردند و صراحت آن بر بغرا گذشت و بمعنی چهارم علم است
که وجه شمیاء آن تحقیق نه پیوست ظاهر معلوم می شود که معنی ششم را در وجه شمیاء این دخل
است که این شهر را که برب دریا است تنگ نام کردند بیجا ط معنی ششم نسبت بمعنی پنجم عرض
می شود که این هم مجاز معنی اول است که طرفی بین را بدین اسم موسوم کردند و بمعنی ششم استعمال
معاصرین عجم باشد و نمیدانیم از کدام زبان این را گرفته اند (ار و و) ورق دیگر جیسے شونه
اور چاندی کا ورق یعنی سنگ دیگر (۲۱) چندی - ٹونٹ پہلوانون کی کوتہ از ارہیہ و کن کا
محاورہ ہے (۳) و کیو برگ بغرا (۴) ایک شہر کا نام تنگ ہے جو عجمین کنارہ دور یا پر واقع ہے
نگر (۵) چوڑا طرف - نگر (۶) گھاٹ بقول آصفیہ - نگر - دریا خواہ تالاب یا کنوین کا ایک
تنگ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی (۱) نقیض فراخ و (۲) یک
لنگ بار و (۳) خروار شکر و (۴) کنایہ از وہان خوبان و (۵) بمعنی فرو بردن و ناپید
کردن و (۶) ہر صفحہ یا تختہ کہ نشان و مصوران اظہار صنعت خود بر آن کنند عموماً و (۷)
نگار خانہ مانی خصوصاً وہ این معنی باثامی مشکثہ ہم آمده و (۸) نواری کہ بر زمین اسپ
منضبط کنند و دوالی کہ بدان بار بر پشت بار دار محکم سازند و (۹) درہ کوه و (۱۰)

نایاب و عظیم المثال و (۱۱) ستوه و آزرده و (۱۲) نام ولایتی باشد از بدخشان و (۱۳)
 نام مقامی از ترکستان که ترکان تنگی به آن منسوب و بخوش صورتی مشهورند و (۱۴) بعضی سخت
 مقابل است و (۱۵) بسیار مقابل اندک و (۱۶) قریب و نزدیک و (۱۷) تیر و کان عصاره
 و بستم اول (۱۸) کوزه سرتنگ کردن کوتاه و کبر اول (۱۹) مقدار مرغان را گویند (صائب
 ۱۵) چشم بر اطلال افلاک ندارد و صائب ۱۶ کاین قبائی است که بر جامه همت تنگ است ۱۷
 (انوری ۱۵) منصب مطلب که هر کجا هست ۱۸ هر خوار می همین دو تنگ است ۱۹ (امیر خسرو
 ۱۵) تنگ و همان من بیاتنگدلی من بین ۱۶ بی تو هنوز زنده ام سنگدلی من بین ۱۷ (مولوی
 معنوی ۱۵) در آن ختن که در و تنگ هست و صورت نیست ۱۶ مگر فلان چه کس است و فلان
 چه شد است ۱۷ (مختاری ۱۵) گرفت آن ارج و آن قسمت زبان ما ز مدح تو پا که تنگ از خاک
 مانی و چوب از زنده آذر پا (حکیم سوزنی ۱۵) زیر و زبر شود دل خصم تو در نبرد پا زینت
 چوبه شده ز بر تنگ و زیر تنگ پا (اثیر الدین خسیکتی ۱۵) عقاب تیر ترا چون کشاده
 که دو پیکر سرین و سینه بر دتخته آهوی تنگی پا (خواجوی کرمانی ۱۵) مبر نام دل گرچه ار تنگ
 نیست پا که این جنس در ملک ما تنگ نیست پا (قراری گیلانی ۱۵) تنگ آمده ام ز خون دل
 خوردن خویش پا من نیز جوان دوست شدم دشمن خویش پا (نظامی ۱۵) بر آورد لشکر
 به یکبار تنگ پا بر آراسته یک یک ساز جنگ پا (خواجہ سلمان ۱۵) گل فرخار ندیدیم
 بدین حسن و جمال پا ترک تنگی نه شنیدیم بدین شیوه تنگ پا (سالم یزدی ۱۵) اشب
 که خنجر ز پهلوی من نشست پا شادم که تیر جوهر تواند دل گذر داشت پا (شیخ سودان ۱۵)

کیوه کهنه عماد کرده پادچوب تنک دکان عتقاری پ (انوری ۱۵) تنک دهنش بعد و سوزی
ماند پادچوب که شد راست بوزی ماند پاد صاحب جهانگیری معنی سوم را ذکر نکرد غالباً داخل
معنی دوم کرده و معنی چهارم و پنجم و سیزدهم تا پانزدهم را هم ترک کرده صاحب جامع تبرک
معنی چهارم و پنجم گوید که (۲۰) بفتح اول و کسر ثانی مقابل تخیم و کثیف است - صاحب رشیدی
ترک معنی اول و چهارم معنی سوم را داخل معنی دوم می داند و معنی پنجم و هفتم و چهاردهم و بیستم را
گذاشته - صاحب سروری بجای ذکر معنی هجدهم کرده و بجای دیگر ذکر دیگر معانی فرموده معنی سوم
را ترک کرده مقصودش هم همین باشد که داخل معنی دوم است و معنی پنجم و دهم و دوازدهم
و چهاردهم و نوزدهم و بیستم را گذاشت بهر بر ذکر معنی اول تا سوم و ششم و هفتم و دهم و
شانزدهم و هجدهم قناعت کرده بذیل معنی دهم کیاب را هم آورده چون کیش تنک و وقت تنک
و مپنی (۲۱) آغوش هم آورده (محتشم ۱۵) چنان به تنک من اندر خوشی و آمد تنک پو
که گوئی آمد و تنک گرفت در آغوش پادخان آرزو در سراج معنی سوم را داخل معنی دوم کرده
و معنی هفتم را غیر از معنی ششم نداند و معنی بستم و بست و یکم را هم نیارد و در چراغ هدایت
و ذکر معنی اول فرموده بذیل معنی دهم کیاب مقابل ارزان را داخل کند و ارسته بر ذکر معنی ظرف
خاص گلاب و شراب و امثال آن قانع که داخل معنی هجدهم است - صاحب فدائی بر معنی اول
و بیستم و نهم و هجدهم اکتفا فرموده صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار این را معنی
نشسته شراب مخصوص کند که داخل معنی هجدهم باشد و صاحب بولبال بحواله معاصرین عجمی فرماید که معنی است و پس معنی
عرض کند که معنی اول و ششم و هفتم و یازدهم و دوازدهم و چهاردهم و پانزدهم و شانزدهم و هجدهم

و بستم اصل است و معانی دیگر بجاز و معنی پنجم چیزی نیست همان معنی دهم است بنقص تعریف بر آن
 است که همان معنی دهم را بشکل مصدر بیان کرد (اردو) (۱۱) تنگ - فراخ کا مقابل (۱۲)
 بسته عموماً - مذکر (۱۳) بسته شکر خصوصاً - مذکر (۱۴) معشوقون کا منہ - مذکر (۱۵) دیکھو و سون
 معنی (۱۶) صفحہ تختہ جس پر مصوّر تصویر کھینچے ہیں - مذکر (۱۷) البم جس میں متفرق تصویریں جمع
 رکھتے ہیں یا وہ مکان یا کمرہ جس میں متفرق تصاویر ہوں - مذکر (۱۸) گھوڑے کا تنگ - مذکر
 (۱۹) پہاڑ کا درہ - پہاڑی تنگ راستہ - مذکر (۱۰) نایاب - کم یاب (۱۱) دیکھو آزرودہ - (۱۲)
 بدشان کی ایک ولایت کا نام - موئنٹ (۱۳) ترکستان کے ایک شہر کا نام - مذکر (۱۴) سخت
 (۱۵) بہت (۱۶) قریب (۱۷) تیلی کا وہ ستون جس پر کھانا پھرتا ہے - مذکر (۱۸) کوزہ یا صراحی
 جس کی گردن چھوٹی اور تنگ ہو (۱۹) پرند کی چونچ - موئنٹ (۲۰) تیلہ - نازک (۲۱) دیکھو آغوش

تنگ آستینی اصطلاح - بالفتح و کاف **تنگ آغوش** اصطلاح - بالفتح و کاف

بقول بہار معروف صاحب اند تلک نگارش بقول بہار آنکہ آغوش تنگ داشته باشد -
 مؤلف عرض کند کہ بر زبان معاصرین عجم صاحب اند ہر باش مؤلف عرض کند کہ
 بمعنی نخل است و این کنایہ باشد و بہار سند اسم فاعل ترکیبی است و آغوش تنگ دارندہ
 خان آرزوی ہند نژاد کہ آوردہ برای معنی کنایہ از کم ہر یعنی کسی کہ محبت کم کند از قبیل تنگل
 تحقیق است (۱۵) جنون در عالم خود جانتہ بہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (صائب) (۱۶)
 میرزائی ہست بہ بود و حلقہ زنجیر ہا تنگ نسیم لطف بہار از شمار بیرون است بہ فغان
 آستینی ہا بہ (اردو) نخل - مذکر - کہ غنچہ این باغ تنگ آغوش است بہ (اردو)

ناهربان کو که می بینم مهر مهر و مهر -

تنگ آمد پادشاه از دست برآمد گریبان کردیم

تنگ آمدن از خیزی مصدر اصطلاحی

می فرماید که جناب سراج المحققین که مقصودش

بافتن بکاف فارسی بقول بهار کنایه از عاجز و از صاحب سراج و آرزوی اکبر آبادی است

محل شدن مؤلف عرض کند که مرادف تنگ می فرمایند که میرزای مذکور وقتی که این شعر را

آمدن که بجایش گذشت (میرنجات) گلا گفته در جرگه یاران سخن سخن خواند ملا محمد سعید

تلخ از یک غنچه معلوم است مقدارش پست اعجاز گفت جامه بر بالا کوتاه می باشد و در

آخر این دشنام دادن تنگ می آید و مخفی باشد بر تنگ - میرزا کور بعد استماع این حرف مصرع

که از سبب بالاستعمال مصدر آیدن پیدا است اول را چنین برگردانید (ع) کوتاهی کرد و با

که می آید (ارو) تنگ آنرا و یکپو تر آمدن جنون جامه صبر و لیکن سخن فهم می داند که این

مصرع بمصرع دوم من حیث المعنی حیسان

تنگ آمدن جامه استعمال بافتن نیست زیرا که در بدن جامه در صورت تنگی

بکاف فارسی بقول بهار برای جامه و مانند مناسب است نه در کوتاهی و نمی فهمد این معنی

آن بر بالا یا هر چه معنی او بود مشهور است و از این را اگر کسی که مهارت درین فن داشته باشد از خبر

بیت ناظم هروی معلوم می شود که این قید هم کاشی (لباس طلسم خورشید بر تنم تنگ

خرو نیت (لباس سستی ای است بگو که در طریقت دیوانه پیرم تنگ است

خضر و این جامه تنگ تا که نیست بگو (میرزا) (میرزا محمد حسین و اهب) بسی تنگ است

محمد زمان را (جامه صبر بالا ای جنون) بر اندام شوقم جامه هستی بگو نمی آید برون اندام

این قبا و ستم؛ مؤلف عرض کند که امثال یافته را نسخ را بهتر از مصرع اول ندانند نسبت آن
 ناظم هروی و سنج کاشی و واهب هر سه برای عرض می شود که آغاتنگ آمدن جامه یا کوتاهی
 تنگ آمدن نیست و سندر اسخ البته متعلق جامه درین شعر یعنی موزونیت جامه نیست بلکه
 به همین مصدر است و (تنگ آمدن جامه) یعنی اظهار ناموزونیت مقصود است و اگر جای
 عام کنایه باشد از نامناسب و غیر موزونیت تنگ کوتاه را جای دهم از آن هم تنگی مراد است
 مقصود را نسخ از مصرع اول همین که جامه صبر آری مهارت این فن داری که این تراکت
 برای بالای جنون کافی نیست - کوتاهی کردن یا معنی را پیدا کرده حق آنست که آنانکه ذوق
 تنگ آمدن یعنی مجازی هروی کی است و هر دو زبان دارند (اختلاف مابا خان آرزو) را
 داخل محاوره قصه که منسوب به راسخ کرده اند بفهمند که او کوتاهی جامه را مقابل درازی دانسته
 خداوند که از کجا گرفته اند. راسخ شاعر نامور است و ما کوتاهی را درین مصرع مرادف تنگی دانسته ایم
 و این شعرش را در اکثر کتب بر سبیل تمثیل دیده ایم تصفیه این کسی می تواند کرد که ذوق محاوره زبان
 و در کلام راسخ هم مگر اصلاح بیان فرموده دارد (اردو) جسم پر جامه تنگ هونا کوئی
 خان آرزو نمیدانیم زله بردارش را از کجا گیریم چیز غیر موزون او را کافی هونا -
 خود خان آرزو در سراج یا چراغ هدایت ذکر **تنگ آمدن مثل بر کسی** | **مصدر**
 این مصدر مرکب نگردانچه بهار بزبان سراج اصطلاحی - بالفتح و کاف فارسی - بهار و کر
 المتحققین گوید که (جامه بصورت تنگی مناسب این کرده از معنی ساکت صاحب اند می فرماید
 است نه در کوتاهی) و همین وجه مصرع اصلا که تنگ آمدن جای بر کسی مرادف این و تنگ

کردن جای بر کسی متعدی منه مؤلف عرض هنگامی که بارش هنگام بارود و از آن بگذرد
 کند که سبجان الله چه خوش تحقیق و تعریف آب چاه یا بخشک و تنگی آب بهر سه مؤلف
 است چه الهی فرماید که مصدر زیر بحث کنایه عرض کند که موافق قیاس است که موسمی
 باشد از گنجایش قیام باقی ماندن و سندیش باران را نام است (اردو) بدنگامی بوش
 کرده اش که از نظامی است متعلق به مصدر به دکن کا محاوره به سقامت فصل بھی
 (تنگ در آمدن منزل بر کسی است مرادف کتبه بین کم هنگامی که می سکت بین یعنی ده
 عرصه تنگ شدن بر کسی یعنی تاب اقامت فصل جس من بارش حسب عادت نه موی
 داشت کسی (ه) چون منزل در آمد به بدخواه بلکه کم موی هو -
 تنگ پو شربان بکین تیر کرد و دچنگ پو - **تنگا تنگ** اصطلاح - بالفتح و کاف
 (اردو) مقابله کی طاقت نهونا - قافیه تنگ فارسی بقول بهار یعنی بیار تنگ مؤلف
 نهونا - شرنه سکنه - عرض کند که به الف عطف است که اصل این
تنگ آوردن مصدر اصطلاحی بالفتح تنگ و تنگ بود تکرار برای مبالغه (میر خرو
 و کاف فارسی بقول فدائی مستوه آوردن و (ه) بود زان جایگاه تنگ تنگ پو آب دیا
 تنگ گرفتن کار است مؤلف عرض کند که بقدریک فرسنگ پو (اردو) بهت تنگ
 متعدی تنگ آمدن باشد موافق قیاس - **تنگ اختلاط** اصطلاح - بالفتح و کاف
 (اردو) تنگ کرنا - فارسی بهار و کر این کرده از معنی سکت
تنگابی بالفتح و کاف فارسی بقول فدائی و صاحب انند نفل نگارش مؤلف عرض کند

که اسم فاعل ترکیبی معنی کسی که اختلاط با همی کم هم خیمه نیلوفر است پ (ار و و) اختلاط
دار و معنی کم اختلاط است (نظیری) کم رکنه والا ف فارسی ترکیب سه کم
گاه از و تنک اختلاط کهر با پ مهر از و اختلاط کله سکتے مین

تنگ کار بالفتح و کاف فارسی بقول برهان که صراحت کاف فارسی نکرده بر وزن اعیان
دار و نی که صراحت کاشش بکاف عربی گذشت صاحبان رشیدی و سروری و مؤید هم
صراحت کاف فارسی کرده اند (حکیم اسمعیل کوفی) اگر تنگ را خواهی که سازی پوز
اجساد و آتش گدازی پوز خان آرزو در سراج ذکر این بکاف فارسی کرده مؤلف
عرض کند که ما صراحت کافی بکاف عربی کرده ایم خبرین نیست که این را مبدل آن و انیم خیا
کند و کند و از نیکه اسم جامد است جا دارد که این را باعث بار کاف فارسی اصل و ایم
و آن را مبدل این (ار و و) و کیهو تنگ کار

تنگ افتادون کار مصدر اصطلاحی **تنگ** یا **اصطلاح** بقول برهان و جامع
بالفتح و کاف فارسی بقول بهار و اند لازم بر وزن زنگبار (۱) نامی است از نام های
تنگ گرفتن کار مؤلف عرض کند که در شکل باری تعالی شانه و به اصطلاح سالکان حضرت
افتادون است و بس (محمد قلی سلیم) چاکا باری تعالی است باعتبار وحدت حقیقی که
سینه ام هر یک در پرتخانه است پوز از و ن آسجا گنجایش هیچ چیز نیست نه از طریق وجود
کار بهر اسلام تنگ افتاده است پ (ار و و) و نه از راه تعقل و (۲) شخصی را نیز گویند که
کام مشکل مین پرتما همه کس را پیش خود راه ندهد و مردم پیش او

بدشواری باریابند و (۳۱) چیزی را هم گویند که با اعتماد صاحب جامع و ناصری که تحقیقین صاحب
 بدشواری بدست آید و لغایت غریب الوجود - زبان اند معنی اول را صحیح دانیم و محتاج سند
 صاحبان جهانگیری و ناصری بر معنی اول و دوم نیست (ار و و) (۱۱) الله تعالی کا نام فاری
 قانع (شیخ نظامی ۵) وجود تو از حضرت مین تنگبار است - مذکر (۲) و شخص جس کے
 تنگبار پیکند پیک اندیشه را سنگسار پیک پیک پاس کسی کی رسائی دشوار ہو - مذکر (۳) مینا
 اسفرنگی (۵) در پرده وصل عاشقان را پیسیر - مؤنث (۴) و مقام جهان باریابی
 در کان خیال تنگبار است پیک صاحب سر و مشکلی ہو - مذکر -
 بر معنی دوم قناعت فرموده صاحب رشیدی **تنگ بخت** اصطلاح - بقول بهار و
 مذکر معنی دوم گوید که (۴) جانی که مردم بدشوار اند کنایه از مفلس و تهیدست (شیخ شیراز
 باریابند خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم (۵) مگر تنگ بخت فراموش شد پچودت
 و چهارم کرده نسبت معنی اول بیان کرده چهارم در آغوش آغوش شد پچ مؤلف عرض کند
 گوید که عجب است از وزیر چہ در شعر نظامی که موافق قیاس است (ار و و) مفلس -
 معنی نام باری تعالی درست نمی شود و غاش **تنگ برگیر** استعمال - بقول مؤید معنی
 بر جناب الوهیت از جهت نارسائی خلایق در کنار بگیر مؤلف عرض کند که (تنگ برگیر) گفتن
 نیز اطلاق می توان کرد و الله اعلم (اتهی) **لطف** مصدر است و امر حاضرش (تنگ برگیر) محاوره
 عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است خیال خان زبان بخند یک موخده این را قائم کرد و طاب
 آرزو نسبت معنی آخره من وجه درست و لیکن سند استعمال می باشیم که استعمال این از نظر مذکر

(اردو) لپٹ کر گلے لگالے۔ **تنگ بودن** استعمال۔ صاحب آصفی

تنگ بستن استعمال۔ بقول آصفی۔ ذکر این کرده از معنی ساکت و بذیل آن ذکر

تنگ بستن کمرو میان برای دو چیز می باشد ملحقات این کند مؤلف عرض کند که این مطلق

یکی برای زور کردن دوم در کارهای که بمعنی عام بود مقابل کشاده بودن و استعمال آن

استداد آنها مخطور باشد مؤلف عرض باضافت در ملحقات می آید (اردو) تنگ ہونا

کند کہ این مصدر صرف برای بستن ہر چیز تنگ رہنا۔

مستعمل و هیچ خصوصیت کمرو میان ندارد **تنگ بودن جای بر کسی** استعمال۔

(نظامی ۵) عنان تاب شد شاه فیروز بقول بہار بمعنی تنگ آمدن منزل بر کسی ہو

جنگ ہا کمربست بر کین بدخواہ تنگ ہا۔ عرض کند کہ بمعنی نبودن جای کسی بر مقامی بنا

و کلیم شہرستانی ۵) ای خوش کمران تنگ آصفی ہم ذکر این کرده (اردو) کسی مقام پر

بندید میان را ہر بر طاقت ما کار چنین تنگ کسی کو جائے نہ ہنا۔

مکیرید ہر مخفی مباد کہ از سند دوم استعمال **تنگ بودن خاطر** مصدر اصطلاحی۔

مصدر بنیدین پیدا است کہ بجایش می آید و تمیم بمعنی کلفت انگیز بودن خاطر است مؤلف

استعمال از کلام ظہوری پیدا است (۵) از عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ۵) خوش

من کہ قرب ساختہ پیراسن توام ہر خود را بہ روی کشادی بہ بد و نیک نمودم ہر گفتی کہ مگر

بستن بند قیامند ہا (اردو) تنگ ہونا خاطر ما تنگ نہواست ہا (اردو) طبیعت

اعم از نیکہ کمرو یا اور کوئی چیز۔ مگر ہونا۔

تنگ بودن فضائی گفتگو اصطلاح تنگ بودن کوی بر کسی استعمال

بقول بحر مجال سخن نبودن مؤلف عرض کند بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند که نویسنده
که مرادف تنگ بودن میدان گفتگو است که جای کسی در کوی و موافق قیاس (ظهوری
می آید) (اردو) مجال گفتگو نه ہونا۔ بات (۵) بود کویت تنگ بر ما از هجوم مدعی
کرنے کی مجال نہ ہونا۔ پای رستن خود بخود از فرق پا کر دیم و رفت

تنگ بودن قافیہ مصدر اصطلاحی تنگ بودن میدان گفتگو مصدر
بقول بہار کنایہ از صعوبت و سختی (ملا بخود) (اردو) کسی کو کسی کو چہ من جگہ نہ ہونا۔
تنگ بودن میدان گفتگو مصدر

جامی (۵) دلم زگلشن دوران چگونہ بکشا اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف تنگ بودن فضا
پہ بچہ قافیہ خندہ است تنگ اینجا پڑھو گفتگو۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حقیقی ہم و صراحت کافی ہمد را بخا (اردو) دیکھو
استعمال می توان کرد اگرچہ از سند بالا مصدر تنگ بودن فضائی گفتگو۔

تنگ بودن پیدائنی شود ولیکن عیبی ندارد تنگ پیر اصطلاح۔ بقول سروری۔

کہ معاصرین عجم ہم بزبان دارند (اردو) بوزن سنگ نیر یا لاون باشد و آن آلتی است
قافیہ تنگ رہنا۔ بقول آصفیہ کسی کامن حلو انیان را مانند گفتگو کہ بدان روغن و امثال
عجز رہنا۔ عجز نہونا۔ عاجز رہنا (آتش ۵) آن راصاف کنند کہ ذافی الموبد و جوال النسخ دیگر

بندش چست سے تیری آتش پڑ قافیہ تنگ اشارہ تنگ پیر ہم کنند کہ بہ کاف عربی گشت
رہا کرتا ہے پڑ (قافیہ تنگ ہونا) ہی صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض

<p>که بادی این لغت همین صاحب مؤید الفضلاست بدون سند استعمال نظر بالتعاقب سروری این درست دانیم. اسم فاعل ترکیبی است و در وقت زبان مانگ نیز رایج و اندک به کاف عربی گشت و بضم نون (ارو) و کیهوتنگ نیز.</p>	<p>انند معنی ناتوان (خواجہ نظامی) سپاه عز پشته تنگتاب بچو دیدند روی چنان بی نقاب مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ارو) ناتوان بی طاقت.</p>
<p>تنگ ترکان اصطلاح بقول برهان به</p>	<p>اصطلاح بقول</p>
<p>اضافت نام موصی از ترکستان صاحبان مؤید و بحر و جامع و برهان</p>	<p>اصطلاح بقول ببحر و جامع و برهان</p>
<p>مؤلف عرض کند که همین لغت به همین معنی بکاف تازی هم گذشت و بر لفظ تنگ هم همین معنی مذکور پس ما این را اصل دانیم و آنچه بکاف تازی گذشت مبدل این چنانکه گذشت و کند (ارو) سخن قبول کند آورده یعنی مرادف (تنگ رو) و کیهوتنگ ترکان.</p>	<p>دنیا و روزگار مؤلف عرض کند که همین لغت ببای فارسی هم بقول رشیدی و مؤید و انند و (جهانگیری و ملحقات) خان آرزو این را به کاف عربی و صمغ نون بمعنی کسی که به اندک مبالغه از تنگ تازی گذشت مبدل این چنانکه گذشت و کند (ارو) سخن قبول کند آورده یعنی مرادف (تنگ رو) و کیهوتنگ ترکان.</p>
<p>تنگ کاو اصطلاح بقول ناصر و انند</p>	<p>مؤلف عرض کند که پیچوله ببای فارسی</p>
<p>بمعنی کنج و گوشه چشم گذشت و پیچوله بوجه نیامده پس ب صحیح باشد و الف را تصحیف کتابت دانیم (ارو) و نیامونث مندانند تنگ تاب اصطلاح بقول بحر و بهار و</p>	<p>بمعنی کنج و گوشه چشم گذشت و پیچوله بوجه نیامده پس ب صحیح باشد و الف را تصحیف کتابت دانیم (ارو) و نیامونث مندانند تنگ تاب اصطلاح بقول بحر و بهار و</p>

که مرکب اضافی است (ار دو) تنگ تکا و اول سوم و پنجم گوید که (۴) نو دولت و (۵) فقیر -
 کوه کیلویه فارس بین ایک درے کا نام ہے جہاں موئیائی ہوتی ہے - مذکر -
تنگ تنگ اصطلاح - بقول بحر و زن باشد صاحب ناصری در ملحقات بر معنی
 مؤید بسیار بسیار مؤلف عرض کند کہ این معنی اول و ششم قانع - صاحب سروری در ملحقات
 مخصوص باشد بجائی کہ ذکر سامانی کنند کہ بتنگ بر معنی اول قناعت کرده (شیخ سعدی ۱۵)
 تعلق دارد مثلاً می گویند کہ درین خرماتنگ نہ آن تنگ چشمست بازارگان ہا کہ بروی سر
 تنگ شکر است یعنی بسیار شکر است و در از کہ بر آسمان ہا بہار بذر معنی اول و ششم
 تعریف این تکرار بسیار ہم تسامح محققین بالا گوید کہ معشوق را ہم کہ بطرف کسی میل نمی کند
 است - غور بر محاورہ زبان نگرند و از تکرار و بحسن خود مغرور می باشد یا از جہت حیا بود
 تنگ در معنی ہم تکرار نقطہ بسیار کردند - تا آنکہ بر جلال خود منظر داشتہ باشد چنانکہ در
 (ار دو) بہت - قرآن مجید در تعریف حوران بہشت واقع شد
تنگ چشم اصطلاح - بقول برہان کہ هن قاصرات الطرف ای زمانیکہ نظر از شوہر
 و جامع ۱۱ کنایہ از مردم نجیل و مسک و (۲) خود در نگذرانند و استعمال این لفظ در محل
 ترکان را نیز گویند و (۳) مردم نادیدہ و (۴) تعریف معشوقان خاصہ قدماست و در کلام
 دیورنگ و (۵) زنی کہ بغیر از یک شوہر دیگر متاخرین دیدہ نشد (خواجہ نظامی ۱۵) می
 باشد - صاحب بحر بذر معنی اول و دوم و مرغ و ریجان و آواز چنگ و ببت تنگ چشم

اندر آغوش تنگ : مؤلف عرض کند که معنی بحواله غیات بذکر هر دو معنی گوید که کنایه از نخل
 دوم متعلق از همین معنی بیان کرده بهار یافته بلحاظ آنکه صاحبش بسبب دودن همی بدنیای
 می شود که شعر عاشق را ترک گویند ولیکن معنی فانی بسند نموده و کنایه از کم نگاهی معشوق و
 محققین بالا معنی دیگر پیدا کرد باین حال : این لفظ در صفت معشوق واقع شود از آن جهت
 همه معانی بالا کنایه باشد و نسبت معنی چهارم که معشوق از غرور حسن یا از فرط حیا بسوی کسی نمی
 عرض می شود که بد صورتان چشم خرد و تنگ بیند مؤلف عرض کند که یا می مصدر می بر
 دارند از اینجا است از تنگ چشم که اسم فاعل تنگ چشم زیاده کرده اند و پس (ارو) (دو)
 ترکیبی است دیو رنگ مراد گرفتند و مقصود (۱) بخیل - مذکر (۲) معشوقون کی کم نگاهی نش
 ازین بد صورت و زشت صورت است تنگ حوصلگی اصطلاح - خان آرزو
 و پس (ارو) (۱) تنگ چشم بقول آصف در چراغ هدایت گوید که بفتح اول و سکون دوم
 بخیل - پنجوس - ممسک (۲) معشوق - مذکر و به تحریک نیز چنانکه گذشت هر دو صحیح است
 (۳) و هر مرد جس نے عورت کو نہ دیکھا ہو گا کہ تنگی حوصله و تنگی حوصله هر دو موجب افشای
 (۴) بد صورت (۵) و هر عورت جس نے صر چیز است مثلاً اگر کوزه تنگ باشد معنی ضیق
 ایک شوهر کو دیکھا ہو مؤنث (۶) نو دولت است و اگر تنگ بود معنی بسیار کم ضیامت
 جو آسانی دولت مند نهو - (۷) فقیر - مذکر - غرض از هر دو آب تراوش می کند دوم شهو
 تنگ چشمی اصطلاح - بقول بحر و اندلا است (طفراس) از شرم تنگ حوصلگی دو
 نخل و (۲) کم نگاهی معشوق - صاحب اند بر نخاست پامشب که سوخت آتش می همچو

خس مراد مؤلف عرض کند که تنگ حوصله آن جان نیکوان بپوشیده ایم آن که تنگ
 بجاف عربی بجایش گذشت و تنگ حوصله می آید خانه را بپوش (ار دو) تنگ مقام رکبته والا
 بای مصدری بران زیاده کرده اند و این معنی **تنگ** خواص اصطلاح - صاحب تحقیق الا
 کم ظرفی و رذالت است و بس (ار دو) تنگ گوید که معنی بدخلق است مؤلف عرض کند
 حوصلگی بقاعده فارسی که سکتی بین کم ظرفی - که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (صنا
 رذالت - مؤنث - (ه) زرخش نیست خوشتر بیج خلقی تنگ یا
تنگ حوصله اصطلاح - بقول بیار - را بپوشیت سر نباشد عذر خواهی زشت و یا
 مقابل فراخ حوصله و مرادف تنگ حوصله که به را بپوش (ار دو) دیکو بدخلق -
 کاف تازی گذشت (صائب ه) چو تنگ **تنگ داشتن عرصه برسی** مصدر
 حوصلگان دور گذران از خود پاک آب رفته اصطلاحی - متعدی تنگ بودن جای برسی
 درینجا بجوئی آید **مؤلف** عرض کند که مؤلف درینجا بپوشیت عرصه برسی
 قیاس است (ار دو) تنگ حوصله - دیکو **مؤلف** عرض کند که مؤلف درینجا بپوشیت عرصه برسی
تنگ حوصله -
تنگ خانه اصطلاح - بیار ذکر این (شفیع اثر ه) گراجل میش آید از شادی
 کرده از معنی ساکت و انداختن نگارش مؤلف می زنده عرصه بر خیم تو از بس تنگ دارد
 عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است معنی مقام تنگ روزگار بپوش مخفی مباد که درین سزا استعمال
 دارند (شیخ اوحدی ه) اگر در میان لاغر مصدر و آید ن است که بجایش می آید -

(ارو) میدان تنگ کرنا۔ رہنے دنیا۔	(ارو) بہ تنگ درزی ربطہ آشنا چہ نم، ولم
رہنے کا موقع دنیا۔	خوشست کہ بیگانہ ہنشینت نیست، پاخان ارزو
(۱) تنگ در آغوش کشیدن	مصاد و پیرایہ ہدایت ذکر این کردہ مؤلف عرض
(۲) تنگ در آغوش کر فتن	اصطلاحی کند کہ در زمبغنی شکاف جامہ می آید ظاہر اثر
(۳) تنگ در بر کشیدن	بقول تنگ با درزی ویای مصدری این مصدر را
(۴) تنگ در بر گرفتن	بہار ساختہ اند و معنی کنایہ با الفاظ مرکبہ تعلق لطیف
(۵) تنگ در بغل گرفتن	وانند نذر والبتہ (تنگ و رزی) بہ واو عوض وال
معروف مؤلف عرض کند کہ معانقہ کردن	مہمل بہتر ازین می نماید در محاورہ زبان واستعمال
بہ محبت تمام (فطرت مشہدی ۱۵) نکشتم تنگ	ورزی کہ از مصدر و رزیدن است در اکثر
در آغوش نگاہش ترسم پد کہ خلد خار بہ پیراہن	لغت ہای فارسی می آید چنانکہ خلاف ورزی
نازک بدنی پد (مخلص کاشی ۵) از دو و	و کشا و رزی عجیبی نیست کہ تصحیف کتابت ہر
ولم جامہ اورنگ گرفت است پد یا سوختہ	محققین بالا را در غلط انداختہ باشد معاصرین
و بغلش تنگ گرفت است پد (ارو و)	عجم با اتفاق دارند (ارو و) زیادہ میل
(۱) تا (۵) کمال محبت کے ساتھ معانقہ کرنا	جول اندگر گہری دوستی۔ مؤنث۔
سینے سے لگا لینا۔	تنگ درسی رسیدن مصدر اصطلاحی
تنگ درزی اصطلاح بقول بحر و	بقول اندک جوازہ غوامض سخن قریب رسیدن
بہار رنج وال مہلچسپان اختلاطی (محسن تاثیر	باو (فردوسی ۵) رسید انگی تنگ شد شاہ

روم و خروشید کای مرد بیدادشوم **مؤلف** گوید که نیازمند باشد که مقصودش غیر از معنی اول
 عرض کند که هر چه با ازین سند خیال می کنیم **مصدر** نیست **مؤلف** عرض کند که معنی اول و دوم
 شدن پیدا است که بجایش می آید و **مصدر** زیر تعریف اسم فاعل ترکیبی است الا معنی دوم خلاف
 محاوره زبان نیست قائل (ار و و) کسی که قیاس است معلوم می شود که مقصودش از بیان
 قریب هونا **تنگدستی** اصطلاح بقول برهان بر در کتابت و اعطف میان **تنگدستی** و بی چیز
 وزن رنگ بست (۱) کنایه از فقیر و مفلس این فساد پیدا کرد که معنی دوم قائم شد از اینجا
 و بی چیزی فرماید که (۲) **تنگدستی** و بی چیزی هم که دیگر محققین ازین معنی احتراز کرده اند و ما هم
 و (۳) **مسک** و **بخیل** و (۴) **سند** کوچک و تسامح برهان و انیم و معنی پنجم بیان کرده بسیار را
 مندی که کم بدست آید صاحب جامع معنی دوم که تعمیم دارد و متعلق به معنی اول و سوم کنیم که فقیر و
 را ترک کرده صاحب سروری و ملحقات **مسک** هر دو قیمت و **تنگ** بخت اند و لیکن
 بر معنی اول قانع (شیخ سعدی ۱۵) **ترش** حق آنست که از تعریف **تنگدستی** این تعمیم پیدا
تنگدستی دو حرفی نوشت که ای نیک فرجا و بدون سند استعمال معتبر ندانیم (طهوری ۱۶)
فرخ سرشت و صاحبان (ناصری در ملحقا) **تنگ** دستان چهل دست فراخی دارند و نشود
 و مؤید متفق با او صاحب بحر و ذکر معنی اول و دوم صد همه یک هیچ بهمت سوگند (۱۷) (و)
 و چهارم کرده بهار **تنگ** معانی می فرماید (۱) فقیر مفلس **تنگدستی** بهی که میگویند
 که (۵) **تنگ** بخت است صاحب فانی (۲) **تنگدستی** مفلسی نوشت (۳) **مسک** بخیل

(۳۷) چھوٹی سند - مؤنث (۵) کم قسمت - پیداست مخفی مباد که اند سند بالا استعمال مصدر

تنگستی اصطلاح - بقول غذائی (۱) باشیدن پیداست که بجایش گذشت (ارو)

بی پولی و نیازمندی - صاحب مؤید گوید که معنی الف (۱) ملول (۲) تنگدل - بقول آصفیه -

فقیری و (۲) مسکی و بجلی مؤلف عرض کند که بجیل کنجوس (ب) ملول ہونا -

یامی مصدری بر تنگدست زیادہ کردہ اند و دیگر **تنگدل** **نشستن** استعمال - بمعنی ملول نشستن

بیج (اردو) (۱) تنگدستی بقول آصفیه - است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری)

فارسی - مؤنث - مفلسی - ناداری - فلاکت - (۵) زندانیان بجلی نشیند تنگدل پوزین باغ

(۲) مسکی بجلی - مؤنث - دکن میں بحالت و بوستان کہ برندان سپردہ اند مخفی مباد کہ از

کھیتے ہیں - مؤنث - بالا استعمال مصدر نشیندن پیداست کہ بجایش -

(الف) **تنگدل** اصطلاح - بقول بخرو می آید (اردو) ملول بیٹنا -

وانشد (۱) ملول و ناخوش (خواجہ شیراز) **تنگدہان** اصطلاح - بقول بہار و اتندو

غنیہ گو تنگدل از کار فرو بستہ مباحث پوزم رشیدی (۱) از اسمای محبوب است خان

صبح مددیابی و انفس نسیم پوزم مؤلف عرض آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف

کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس عرض کند کہ این کنایہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی

معاصرین عجم (۲) بمعنی بجیل ہم استعمال کنند - کسی کہ وہان او تنگ باشد کہ داخل حسن است

و از سند بالا مصدر - (اردو) تنگ دہان (۱) معشوق (۲) وہ

(ب) **تنگدل** بودن بمعنی ملول بودن شخص جس کا منہ چھوٹا ہو -

تنگ رزق | اصطلاح - خان آرزو است (ار دو) تن و پانیا به دکن کامی
 در سراج بجاف عربی گوید که معنی کمی رزق است. لباس پهنای جسم کو لباس من چپانما -
 است مؤلف عرض کند که سکندری خود **تنگ روزی** | اصطلاح - بقول بهار
 است اسم فاعل ترکیبی بجاف فارسی باشد و بحر و اند تنگ دست (میر خسرو) بران
 یعنی کسی که رزق تنگ دارد و مرفه الحال نباشد **تنگ روزی** باید گریست، که از بیم تنگی بود
 ماشاء الله محقق نامور نظر بر قواعد فارسی خوب **تنگ زیست** | مؤلف عرض کند که مؤلف
 دارد که تنگی رزق را مرادف تنگ رزقی قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (ار دو) مجلس
 و اند مخفی مباد که اگر بجاف عربی هم گیریم اسم **تنگری** | بقول اند کبریم و سوم در فارسی
 ترکیبی است معنی رزق کم دارند نه بمعنی زبان خدای تعالی و تقدس را گویند مؤلف
 کمی رزق (ار دو) تنگ رزق بقاعده عرض کند که ظاهر اسم جامد فارسی قدیم می نماید
 فارسی اس شخص کو که سکتے ہیں جبکی آمدنی کم ولیکن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی
 ہو اور باعتبار معیشت مرفه الحال نہ ہو - ذکر این کرده خبرین نیست که فارسیان استعمال
 تن گرفتار **در چیری** | مصدر اصطلاحی این کرده اند (ار دو) خداوند تعالی - ذکر
 بقول بحر پوشیدن تن در چیری صاحب آصفی **تنگر** | بقول برهان و جامع ورشیدی بهمان
 بند خسرو ذکر این کرده (س) تن چو دران **تنگر** که بجاف تازی گذشت مؤلف عرض
 خلعت روشن گرفت، بخون یو اقیقت گیر و ن کند که ما اشاره این همد را بجا کرده ایم (ار دو)
 گرفت | مؤلف عرض کند که موافق قیاس و کمیو تنگنر -

تنگ زعفران اصطلاح - بقول بحر و نند بقول آصفی سخت کردن آن مؤلف عرض کند
 و مؤید باضافت - برگ های زرد که در خزان که تشبکل انداختن کار است (حالی صفایابی) می ریزد بهار هم بخواه کشف اللغات ذکر این بردهاش خط اندام کار را چون تنگ ساخت
 کرده مؤلف عرض کند که خلاف قیاس با اینقدر دانه برات بوسه را تنخواه نیست به (ارو) باشد مشتاق سند است حال می باشیم ازینکه کام کو وقت او تشبکل من و الی سخت کردینا
 محققین اهل زبان ازین ساکت اند (ارو) **تنگسار** اصطلاح - بقول برهان و جامع
 و زرد پسته جو خزان من درختون سے گرین و ناصری بر وزن سنگسار (۱) بمعنی فسح است
تنگرست اصطلاح - بقول بحر و نند - و فسح در لغت بمعنی ضعف و جمل و فساد را
 مفلس و تنگ دست مؤلف عرض کند که و نقصان عقل باشد و با اصطلاح اهل تاسخ -
 اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که زندگی به (۲) چیزی را دو مرتبه بتزل واقع شدن چنانکه
 تنگی کند موافق قیاس (ارو) و کیو تنگست انسانی بصورت حیوان دیگر جلوه نماید و او را
 بگذار دو بصورت نبات چمن پیرا شود - خان
 کے پہلے معنی -
تنگس بقول برهان و رشیدی و جامع - آرزو در سراج می فرماید که در فرنگهای مقبره
 همان تنگس که بجاف تازی گذشت مؤلف دیده نشد غالباً تصحیف سنگسار است بمعنی کسی
 عرض کند که ما اشاره این هم در اینجا کرده ایم که سن مثل سرگ باشد چه سار بمعنی سر آمده
 اسم جامد فارسی زبان است (ارو) و کیو تنگس مؤلف عرض کند که سجان الله چه خوش قیاس
تنگ ساختن کار اصطلاحی که لفظاً و معنی چیز دیگر است - صاحب سفرنگ

بشرح نوزدهمی فقره (نامه شت ساسان نخست) یا اسماک باران بود. دکن مین بدین گام او کرم گام	تنگسار را به فتح تابی فوقانی و سکون نون گفته که گفته مین - مؤنث -
معنی دوم است و این قدر صراحت فرید که انسان	تنگست بقول جامع همان تنگست
که برویندگان پیوند و آنکه از بدی در تن -	که بجاف عربی گذشت مؤلف عرض کند که
جانوران ناگو یا در خور خوی در آیند آن را تنگسار	صراحت معنی عهد را بجا کرده ایم نظر با اعتبار جامع
به فتح نون و سکون نون ثانی نام است مؤلف	که محقق زبان خود است این را سببش میدانم
عرض کند که لغت زند و پازند باشد معاصرین عجم	چنانکه کند و کند (ار دو) و یکو تنگست -
ازین بی خبر اند باعتبار جامع و ناصری که هر دو	تنگ سودا اصطلاح - بهار ذکر این
ایل زبانند این لغت را بهر دو معنی اسم جاد کرده	از معنی ساکت صاحب اند نقل نگار
فارسی قدیم دانیم (ار دو) (۱) صنف -	مؤلف عرض کند که معنی گران فروش
جهل نقصان عقل - مذکر (۲) اصطلاح ایل	اسم فاعل ترکیبی است (سجرا کاشی) (۳) مذکر
تناسخ مین روح انسان کی ده حالت جو دو سکر تا جر شاده دل باید پاتنگ	سودا کشت زبان
خشم مین نباتات مین منتقل موزن سبب پیدایم	مؤلف (ار دو) گران فروش -
تنگسال اصطلاح - بقول بحر و اند معنی	تنگ شاپور اصطلاح - بقول ناصری
سال قحط و اسماک باران مؤلف عرض کند	و اند تنگی است در حوالی شهر کازران
که موافق قیاس است و معاصرین عجم هم	تنگ فارس که آن را خوره شاپور گویند و در آنجا
این می کنند (ار دو) ده سال حبس مین قحط	شهری بوده که شاپور پادشاه ایران بنام خود

بنا نموده و در میان آن تنگ فراخ رودی می گذرند و نقش طرف دیگر کوه که اوسیریه شاپور
 آب روان است که آن را رود شاپور گویند می ماند و اکنون نمی از تن آن باقی است از زیر
 و هر دو طرف رود و تجاریها بر کوه کرده اند و
 صورتها ساخته اند و چهار مرتبه مقرر داشته اند
 از طرف یمن شکل سوار است گشیده اند
 و چنان می نماید که چهار نعل سواران بحرکت
 آمده و هر مرتبه شانزده شکل سوار است و
 طرف دیگر پیاده صف کشیده و در زیر نقش
 شاپور در مرتبه ثالث شکل سوار ایستاده است
 که خود شاپور باشد که یک تن را در زیر پای
 اسب انداخته و گویند صورت قیصر روم است
 که بدست شاپور را گیرشته و هنگام سواری
 می خفته و شاپور پای بر شانه و کتف آن می نهاده
 سوار می شده و پیادگان هر یکی در دست چتر از در سفید به کارزان و بشیر از می رستم عمداً
 دارند یکی شیر می کشد و یکی پیل می راند و دیگری
 اسب با عزا ده در حرکت آورده بعضی شمشیر
 و بعضی نیزه در دست دارند که از نظر سلطان
 تجاری و نقاری شده که تفصیل آن درین مقام

<p>لازم نیست مؤلف عرض کند که مرکب اضافی بقول بهار بمعنی حقیقی است و خصوصیتی با است (ارو) تنگ شاپور یک دره ^{میشو} لفظ جامه و بالا انداز و بلکه برای مرادفات کانا نام ہے جس کو شاہ شاپور نے حوالی شہر کا زرا ^ن آہم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس میں بنایا ہے جس میں سنگی تصاویر ہیں۔ ذکر است (محمد قلی سلیم) جسم زار مار بس تنگ شام اصطلاح بقول بحر و بہار بالید از عنہای او پڑ شد لباس زندگانی و اندگیر گیر شام (مخلص کاشی) باین حال تنگ بر اندام ما پ (ارو) لباس جسم پریشان خندہ بر صبح وطن دارو پڑ دل آوارہ ام بر تنگ ہونا۔</p>	<p>در تنگ شام حلقہ موئی پ مؤلف عرض کند تنگ شدن خبر مصدر اصطلاح کہ مقصود محققین بالا از وقت تنگ شام است بقول بہار کنایہ از کم بہر رسیدن و دشوار کہ میان روز و شب بسیار کم باشد (ارو) یاب شدن خبر است (ظہوری) ظلم شام۔ مؤنث۔</p>
<p>تنگ شدن جا استعمال بمعنی حقیقی در لب قاصد نہم خبر تنگ است پ مؤلف است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس عرض کند کہ موافق قیاس است اگر چه از سند (ظہوری) ہر برونی بدرون آمد و جا بالا استعمال این مصدر لفظ پیدائیت و شد است پ بیم دارم کہ نگیرند من بیرون را لیکن عیبی ندارد حاصل آن ہمین است پ (ارو) جگہ تنگ ہونا۔</p>	<p>است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس عرض کند کہ موافق قیاس است اگر چه از سند (ظہوری) ہر برونی بدرون آمد و جا بالا استعمال این مصدر لفظ پیدائیت و شد است پ بیم دارم کہ نگیرند من بیرون را لیکن عیبی ندارد حاصل آن ہمین است پ (ارو) جگہ تنگ ہونا۔</p>
<p>تنگ شدن جا استعمال بمعنی حقیقی در لب قاصد نہم خبر تنگ است پ مؤلف است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس عرض کند کہ موافق قیاس است اگر چه از سند (ظہوری) ہر برونی بدرون آمد و جا بالا استعمال این مصدر لفظ پیدائیت و شد است پ بیم دارم کہ نگیرند من بیرون را لیکن عیبی ندارد حاصل آن ہمین است پ (ارو) جگہ تنگ ہونا۔</p>	<p>است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس عرض کند کہ موافق قیاس است اگر چه از سند (ظہوری) ہر برونی بدرون آمد و جا بالا استعمال این مصدر لفظ پیدائیت و شد است پ بیم دارم کہ نگیرند من بیرون را لیکن عیبی ندارد حاصل آن ہمین است پ (ارو) جگہ تنگ ہونا۔</p>

بقول بهار و بحر و ثوار یاب شدنش مؤلف و تخصیص معنی دوم و سوم هم درست نباشد
 عرض کند که مقصودش غیر از تنگ شدن قدرت مثلاً اگر گوئیم که قبابی عقل بر و تنگ شد
 و طاقت نباشد (صائب ۵) اگر باین معنیش همین باشد که کم عقل شد یا بیدانش
 دستور گردد و دستگاه عیش تنگ و صبح نتواند پس برای مصدر زیر تعریف معنی اول کافی
 قیسم را اگر ساختن و محضی مباد که از سند بالا است منتهی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
 استعمال تنگ گردیدن و دستگاه پیدا است شون پیدا است که بجای خودش می آید
 عیبی ندارد که شدن و گردیدن مرادف (اردو) و یکو تنگ شدن جامه
 یکگیر است (اردو) قدرت او و طاقت تنگ شدن کار استعمال بقول بهار
 کم هونا - لازم تنگ گرفتن کار (سلیمان ساوجب ۵)
 تنگ شدن قباب استعمال بهار و کار شد تنگ برین دل خبر یا کنید و دوست
 این کرده (۱۱) مرادف همان تنگ شدن بهر خدا چاره بیا کنید و (صائب ۵)
 جامه باشد و (۱۲) بقولش کنایه از بی طاقت چنان ز حسن تو شد کار تنگ بر خوبان و که دو
 شدن و (۱۳) تنگی معاش (نعمت خان خوبی مه در حصار پاله گذشت و (طهوری
 عالی ۵) از شوق اینکه روی تو گل رنگ (۵) کار بر توبه ز ساقی شده خوش تنگ و گر
 می شود و کل راقبای رنگ بر تنگ می شود و دل گرفتار باین وسعت مشرب شده است
 و مؤلف عرض کند که و رای معنی اول یعنی و مؤلف عرض کند که این لازم تنگ کردن
 دوم و سوم بصورت اضافت باشند بدون آن است بمعنی تنگی کار یعنی کشایش در کار باقی

نماندن از قبیل تنگ شدن میدان (ار و و) رقم و امثال آن (صائب ه) از شکوه حسن	نماندن از قبیل تنگ شدن میدان (ار و و) رقم و امثال آن (صائب ه) از شکوه حسن
کام مین کشایش اور وسعت باقی زمینا کام کم مینا میدان تنگ برهمن شد است ه و امین صح	کام مین کشایش اور وسعت باقی زمینا کام کم مینا میدان تنگ برهمن شد است ه و امین صح
تنگ شدن متاع مصدر اصطلاحی زیک و یوانه پرچون شد است ه (عرفی ه)	تنگ شدن متاع مصدر اصطلاحی زیک و یوانه پرچون شد است ه (عرفی ه)
بقول بهار قیاس تنگ شدن خبر صاحب بحر عرفی همه لافی بدعاتی قلم پوش تاب که میدان	بقول بهار قیاس تنگ شدن خبر صاحب بحر عرفی همه لافی بدعاتی قلم پوش تاب که میدان
گوید که معنی دشواریاب شدن متاع است و نشود تنگ رقم را پ مخفی مباد که از سند دوم	گوید که معنی دشواریاب شدن متاع است و نشود تنگ رقم را پ مخفی مباد که از سند دوم
خصوصیت بامتناع نذار و بلکه برای مانند متاع استعمال مصدر شودن پیدا است که بجای خود	خصوصیت بامتناع نذار و بلکه برای مانند متاع استعمال مصدر شودن پیدا است که بجای خود
هم تنگ شدن را مضاف توان کرد مؤلف می آید (ار و و) میدان تنگ هونا وسعت	هم تنگ شدن را مضاف توان کرد مؤلف می آید (ار و و) میدان تنگ هونا وسعت
عرض کند که موافق قیاس باشد (مخلص کاشی میدان باقی نه رهنه)	عرض کند که موافق قیاس باشد (مخلص کاشی میدان باقی نه رهنه)
(ه) زینمایت متاع دل چنین گرتنگ خواهد شد تنگ شدن وقت استعمال بقول	(ه) زینمایت متاع دل چنین گرتنگ خواهد شد تنگ شدن وقت استعمال بقول
پوز قحط دل میان دلزبایان جنگ خواهد شد بهار عبارت از کم فرصتی مؤلف عرض کند	پوز قحط دل میان دلزبایان جنگ خواهد شد بهار عبارت از کم فرصتی مؤلف عرض کند
که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است (صائب	که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است (صائب
تنگ شدن میدان استعمال بهیا ه) تا نگردید است از خط تنگ وقت آن ها	تنگ شدن میدان استعمال بهیا ه) تا نگردید است از خط تنگ وقت آن ها
بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بوسه زان لعل شکر بار می خواهد و لم پ مخفی مباد	بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بوسه زان لعل شکر بار می خواهد و لم پ مخفی مباد
وسعت میدان باقی نماندن موافق قیاس است که از سند بالا استعمال تنگ گردیدن وقت	وسعت میدان باقی نماندن موافق قیاس است که از سند بالا استعمال تنگ گردیدن وقت
و بمعنی حقیقی و لیکن بحالت اصناف این بسوی پیدا است عیبی نذار و که شدن و گردیدن هر دو	و بمعنی حقیقی و لیکن بحالت اصناف این بسوی پیدا است عیبی نذار و که شدن و گردیدن هر دو
چیرا معانی دیگر پیدا می شود که حاصل آن تنگی مراد ف یکدیگر است (ار و و) وقت تنگ	چیرا معانی دیگر پیدا می شود که حاصل آن تنگی مراد ف یکدیگر است (ار و و) وقت تنگ
همان مضاف الیه باشد چنانکه تنگ شدن پیدا هونا فرصت کم هونا	همان مضاف الیه باشد چنانکه تنگ شدن پیدا هونا فرصت کم هونا

تنگ شوق استعمال

از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی شیرین افتاده (سعدی ۵) از راوی چنین
 شکاف زائد نثارنده اسم فاعل ترکیبی یاد دارم خبر که پیش فرستاد تنگ شکر (حکیم
 است (عرفی ۵) حرف مقصوره و می ریزد شغاف (۵) آن زمان می کشی پشیمانی و گریز
 زود و خامه طالع ماتنگ شوق است و کتم به تنگ شکر (صائب ۵) بوسه ارب
 (اردو) سخت شکاف جیسو قلم سخت شیرین توای تنگ شکر و ماگرتییم نخواهیم عطا
 شکاف می یعنی اس کا شکاف سخت و او کم تو کجاست و وارسته بر معنی سوم قناعت کرد
 تنگ شکر اصطلاح بقول برهان و ناصری در ملحقات بر معنی اول خان آرزو
 کنایه از دمان معشوق است مؤلف عرض در سراج همزبان صاحب تحقیق الاصطلاحات
 کند که این استعاره باشد و (۲) بمعنی حقیقی معنی چهارم را آورده بخیاں ما و رای معنی دوم
 مرکب اخفافی است که بسته شکر است بالفتح دیگر همه معانی استعاره باشد نسبت معنی سوم
 صاحب بجز بکر معنی اول گوید که (۳) فنی می شود که چون استعمال فن کشتی کنند هیئات
 است از کشتی و آن هر دو پای حرف تنگ مغلوب بشکل تنگ شکری باشد که درست
 گرفته زور بر سر و سینه اش آورده بر زمین غالب است (اردو) (۱) تنگ شکر بقاعد
 زون است بهار بکر معنی اول و سوم گوید فارسی دمان معشوق کو که سکتی مین مذکر (۲)
 که (۴) بمعنی محبوب هم صاحب سروری و تنگ شکر بمعنی حقیقی بسته شکر مذکر (۳) فن
 ملحقات بر معنی اول و دوم قانع (خاقانی ۵) کشتی کا ایک مخصوص واؤن مذکر (۴) معشوق مذکر

(۱۵۰۱)

تنگ شکر مرخاستن	اصطلاحی مراد تنگ ظفر رنگ می مدوش می سازد مرا
-----------------	--

پیدا شدن تنگ شکرست مؤلف عرض کند	(بیدل) ز چشم تنگ ظرف خود چشمیت
---------------------------------	--------------------------------

که موافق قیاس باشد (ظهوری)	دستی بر می آیم پوچیان گرداب گیر و بگرد و حلقه می
----------------------------	--

باین تنگی و این شیرینی که بهر حرفش تنگ شکری	(اردو) تنگ ظرف - بقول آصفیه
---	-----------------------------

برخیزد و محقق میباید که از سند بالا استعمال مصدر کم حوصله - پست همت	
---	--

برخیزدین پیدا است عیبی ندارد که بجای خوش	(الف) تنگ عیش اصطلاح - بقول
--	-----------------------------

می آید (اردو) تنگ شکر پیدا یونما -	برهان و بگرد و رشیدی کنایه از مفلس و بی خبر
------------------------------------	---

(۱۵۰۲)

تنگ شکر کشادون	اصطلاحی و صاحب اندوه - خان آرزو در سراج نمر با
----------------	--

بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند که موافق	برهان و در چراغ هدایت هم (سلیم)
---------------------------------------	---------------------------------

قیاس (ظهوری) تنگ شکر اگر کشانید بر	چسبیت و گرتنگ عیشی مرغان که غنی گرد چو
------------------------------------	--

سوال پوکی بشنود از ان لب شیرین جواب	گلبن فراخ دامن را پو بهار گوید که مرادف تنگ
-------------------------------------	---

تلخ پو (اردو) تنگ شکر کهولنا به شکر کشاد	روزی است (کمال خجسته) بی رخت شد
--	---------------------------------

تنگ ظرف	اصطلاح - بقول ملحات چون دمانت عیش من پو تنگ عیش است آنکه
---------	--

برهان بمعنی ساده لوح بهار گوید که مرادف	همایش نیست پو مؤلف عرض کند که اسم
---	-----------------------------------

تنگ ظرف است که بجاف تازی گذشت -	فاعل ترکیبی است و این را اول استعمال ...
---------------------------------	--

مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او	(ب) تنگ عیشی هم پیدا است که بمعنی مفلسی
-----------------------------------	---

(صائب) دیدن لعل لبش خاموش می	باشد (اردو) الف مفلس ب مفلسی نیست
------------------------------	-----------------------------------

تنگ فرصت اصطلاح - بقول انند صاحب آصفی ذکر تنگ کردن کار کرده گوید کہ

بمعنی کم فرصت می فرماید کہ در قصیدہ مرزا و از اسخت کردن آن (صائب) بر طوطی ما
بیگ جویا مستعمل است مؤلف عرض کند کہ شکر اگر کار کند تنگ و چون خوش سخن طوطی ما
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تنگ فرصت را شکری هست و مؤلف عرض کند کہ بمعنی
کم فرصت -

تنگ کردن استعمال - بقول بهار بمعنی کردن کار بر کسی (اردو) کام بین دشواری
سخت گرفتن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس پیدا کرنا -

است بمعنی حقیقی و بحالت اضافت این مصدر **تنگ کردن معده** مصدر اصطلاحی
بسی دیگر معانی دیگر پیدا می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) تنگ کرنا -

تنگ کردن جای بر کسی مصدر - تنگ و چوبیند کسان بر شکم بته سنگ و پاهو

اصطلاحی - بقول بهار متعدی تنگ بودن جا عرض کند کہ موافق قیاس است مخفی مباد کہ درین
بر کسی که گذشت (صائب) خط جای بوسه بالا استعمال مصدر گذدن است کہ بجای خودش
بر لب لعل تو تنگ کرد و پائیش سزا کہ حرف می آید (اردو) سیری کے ساتھ کھانا -

بجانشنود کسی و مؤلف عرض کند کہ موافق **تنگ کردن نقش** مصدر اصطلاحی

قیاس است (اردو) جگہ تنگ کرنا - بقول بهار خفه کردن (صائب) نقش
تنگ کردن کار بر کسی مصدر اصطلاحی بر آئینہ نتواند نقش را تنگ کرد و از چوچم غمگند

تنگ میدان خانه ام پد مولف عرض کند که مؤلف صاحب آصفی ذکر این کرده میفرماید که تنگی سختی میباشد شدن
 قیاس است (اردو) دم رو کنا تنفس کونید است مولف عرض کند که کافی نبودن
 تنگ کشادون استمال - صاحب آصفی جامع حقیقی این است و کنا به باشد از سختی و
 ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض تنگی (صائب ه) نقش بر آئینه نتواند نفس
 کند که معنی حقیقی و اگر در تنگ شکر و امثال راتنگ کرد و از هجوم غم نگر و در تنگ میدان
 آن (امامی هروی ه) عقد لولو نموده دریا تو خانه ام پد (اردو) جگه تنگ هونا تنگی مین
 پد تنگ شکر کشاده در گرفتار (اردو) تنگ مستیلا هونا -
 شکر و غیره کو کھولنا -
 تنگ گردیدن دستگاه مصدر اصطلاحي صاحب آصفی گوید که معنی تنگ شدن وقت
 صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که کم بهم رسد است مولف عرض کند که موافق قیاس
 و دشواریاب شدن آن است مولف ولیکن از سند صائب بمعنی کم فرصت شدن
 عرض کند که معنی تنگ شدن قدرت و کم شدن پیداست و همان باشد مقصود آصفی (صائب
 اقتدار باشد و بس (صائب ه) اگر باین (ه) تا نگر وید است از خط تنگ وقت آن
 دستور گردد و دستگاه عیش تنگ پد صبح نتواند بشم و بان پد بوسه زان لعل شکر بار می خواهد دم
 را نگر ریاضت پد (اردو) قدرت تنگ پد (اردو) کم فرصت هونا -
 هونا باقتدار گھٹنا -
 تنگ گردیدن میدان مصدر اصطلاحي بحر تنگ کردن و تنگ بودن - بهار گوید
 تنگ گرفتار مصدر اصطلاحي بقول

بمعنی سخت گرفتن (علی خراسانی) در جمله تنگ گشتن استعمال صاحب آصفی
 نیست علی طاقت آبی و از بسکه مشتوق بی - ذکر تنگ گشتن میدان (کرده گوید که بمعنی مبتلا
 تنگ گرفتست و (مخلص کاشی) کثیر شدن به تنگی و سختی است مؤلف عرض کند
 بروم گرت امید بقاست و که کفش تنگ همین که تنگ گشتن مرادف تنگ شدن بمعنی چسبیدن
 یکدور و زبر بر پاست و صاحب فخرانی می فرماید است اضافت این بسوی جا و میدان و وقت
 که بچشم سخت گیری است برای در مانده ساختن همه بمعنی تنگ شدن آن است و تنگ گشتن
 و بیچاره گردانیدن مؤلف عرض کند که در کسی بمعنی تنگ شدن کسی است (کمال اصغرانی
 سند دوم استعمال گیردن است که بجایش می آید) گشته بر دشمن تو روی زمین تنگ چنان
 (اردو) تنگ کرنا به تنگ هونا سخت بر تانا و که نیاید بخرا از زیر زمین جای مفر و (صائب
 تنگ گرفتن کار مصدر اصطلاحی - (از بس کشید ابر بر تنگ باغ را پرمیدان
 صاحب آصفی ذکر این کرده می فرماید که سخت خنده بر دهن غنچه گشت تنگ و (اردو)
 گرفتن است مؤلف عرض کند که بمعنی سختی تنگ هونا -
 کردن در کار باشد (کلیم عمادانی) بر طایفه تنگ گیری اصطلاح - بقول بهار و بحر
 ما که چنین تنگ گیرید و ای خوش کمران تنگ وانند کنایه از سخت گیری است (صائب
 بندید میان را پرمختی مباد که در سند بالا استعمال شد) از تنگ گیری چرخ خمیس نزدیک
 مصدر گیردن است که بجایش می آید (اردو) است و که در گلوی همان صائب استخوان
 کام بین سختی کرنا به سختی کرنا - ماند و مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر

تنگ گیردن است (اردو) سخت گیری سختی - مؤنث -

(الف) تنگلو ش

(ب) تنگلو ش

الف - بقول برهان وجهانگیری و جامع بالام بروزن پرده پوش
(۱) نام کتاب لوشای حکیم رومی است و صنائع و بدائع این کتاب
در برابر صنائع و بدائع ارتنگ مانی نقاش است و همچنین که کتاب مانی را ارتنگ خوانند این
کتاب را تنگ نامند و معنی گویند (۲) علم خانه رومیان است در صورت گری و صنائع
و بدائع نقاشی و این در مقابل نگارخانه چینی است و معنی گویند (۳) نام حکیمی است بابل -
صاحب رشیدی معنی سوم را ترک کرد صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که اصح اینک تنگ
لوش از اهل بابل و معاصر خلیجک بر ملت صابین و صاحب کتاب و جوه و حد و بوده است
(حکیم خاقانی ۵) بنام قیصران سازم تصانیف مژبه از ارتنگ چین و تنگ لوشا (نظامی
۵) قطب آن سیکر جنوب و شمال پارتنگ لوشای صد هزار خیال پرخان آرزو و در سراج
بذکر هر سه معانی بالا گوید که در نسخه غایه المراد فی وفق الاعداد مسطور است که بدانکه آنچه درین
باب از اعمال انبیا و اولیا و مکاشفات حکما و قدما بافاده و استفاده رسانده باشد چون مصحف
قمر ادریس و حواصل درجات و ثبات تنگلو شاه بابل و از نوامیس افلاطون الهی و خواص
طلسمات هندو سیطاس و بلیناس و از کلیات ارسطو و ذخیره اسکندری و از سخنان طلم
و ثقیه هندی و از شاعری نکاحی و از سرگرمی امام فخر الدین رازی و از کتاب خاتم امام محمد غزالی
اقتباس رفته پس ازین عبارت واضح می شود که تنگلو ش نام حکیمی است از ساکنان بابل
که در علم طلسمات و نیرنجات و ارشماطی مشهور و معروف بود و غایتش در بیت خاقانی

درین صورت یک گونه مسامحت خواهد بود و نام صاحب کتاب بمعنی کتاب استعمال کرده می شود
 چنانچه لفظ اینگونه که بجای کتاب او استعمال نمایند و این طرز در زبان تازی بسیار استعمال کرده
 می شود و کما لا یخفی علی المتبع مؤلف عرض کند که خیال ما همین قدر است که تنگوش نام
 حکیم است و تنگوش نام کتاب یا نگارخانه اش که معنی اقل و دوم است و همین است
 خیال صاحب ناصری هم والله اعلم بحقیقه الحال (اردو) الف و ب (۱) ایک کتاب کا
 نام ہے جو فن صنایع اور بدائع سے متعلق ہے جس کا نام تنگوش ہے۔ مؤلف (۲) ایک مکان جس
 میں حکیم تنگوش کے صنایع اور بدائع جمع تھے۔ مذکور (۳) ایک حکیم کا نام ہے جو اس کتاب کا مصنف

تنگ معاش اصطلاح۔ بقول بہار و بحر پر وہ پوش پامی خواب آلود صائب و امن است
 و اند بمعنی تنگ عیش (عرفی ۵) به نخل وعدہ باگران جانی ز خاک تنگ میدان مسرور
 تراش و قناعت عیاش به بصدق تنگ معاش مؤلف عرض کند کہ (۱) از سند اول معنی پیدا
 و خوشامد جزار به مؤلف عرض کند کہ موافق تنگ پیدا است و بدین معنی قلب اضافت
 قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) با شرواز سند دوم (۲) اسم فاعل ترکیبی
 تنگ عیش۔ (اردو) (۱) تنگ میدان۔ وہ میدان جو

تنگ میدان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر تنگ ہو (۲) وہ شخص جس پر میدان تنگ ہو
 اند آنکہ میدان کوتاہ و اشتبہ باشد (شیخ شیراز) **تنگ میدانی صبح** اصطلاح۔ بقول بحر
 (۵) قزون بنیم اوصاف شد از حساب به ننگبد بمعنی بی بقائی صبح مؤلف عرض کند کہ
 درین تنگ میدان کتاب (۵) صاحب است۔ موافق قیاس است۔ صاحب ملحات برہان

این را آورده (ارود) صبح کی ناپایداری بخیزد (ناریابی) از هموم قهرت اندر تنگناست
تنگنا اصطلاح بقول ناصری ضد فراخ معرکه و چون عرق بیرون تراود متغیر خصم از
 ۱۱) بمعنی جای تنگ و (۲) دره میان کوه و (۳) استخوان بزرگ مؤلف عرض کند که معنی اول
 راه میان دو کوه و (۴) محل رحمت و رنج - حقیقی است و دیگر همه معانی مجاز آن قلب احسان
 (خواجہ حافظ) در تنگنای حیرت از نکوت نامی تنگ است و اسم فاعل ترکیبی هم مخفی مبارک
 رقیب بیار بباد آنکه گداخته شود و پیوسته آید که نام بمعنی محل و مکان هم آمده چنانکه برهان هم در
 که (۵) کنایه از قبر و محدث صاحب فدائی بر ماخذ این ذکرش کرده (ارود) (۱) تنگ جای
 جای تنگ قانع خان آرزو در سراج بزرگ معنی مؤنث (۲) پهاڑی دره - مذکر آگهائی - اسم
 اول و دوم و چهارم گوید که بمعنی قالب آدمی مؤنث بقول آصفیه دو پهاڑون کے
 و (۱) بمعنی دنیا هم و تحقیق آنست بنوان بمعنی در میان کار راسته (۲) رحمت اور رنج کا
 مقدار است چنانکه فراخ و پهاڑ صاحبان بحر مقام مذکر (۵) قبر مؤنث (۶) انسان کا قالب
 و برهان و جامع بر آنگنای که فرید علیہ همین مذکر - (۷) دنیا مؤنث -
 است ذکر پنج معانی اول کرده بهار گوید که **تنگنای خاک** اصطلاح بقول بحر و ملحقا
 آنست که بمعنی مطلق جای تنگ است چنانچه برهان (۱) دنیا (۲) قالب آدمی (۳) قبر چنانچه
 از مواقع استعمال همین معلوم می شود (مجدد) مؤید بر معنی اول و دوم قانع مؤلف عرض کند
 (۷) در تنگنای حلقه این اثر دہای پیر باشد کہ ہر سہ معنی موافق قیاس و کنایہ باشد (ارود)
 چون لعاب افمی در خلق من زلال پڑ (ظہیر) (۱) دنیا مؤنث (۲) قالب انسان مذکر (۳)

قبر مؤنث -

بحر و ملحقا ت برهان آسمان دنیایا (۳) زمانه

شکنا می و هر اصطلاح بقول بحر و ملحقا مؤلف عرض کند که قلب اضافت نهنگ

برهان و مؤید دنیا باشد مؤلف عرض کند ششیم است و موافق قیاس (ار و و) (۱۱) آسمان

که موافق قیاس است (ار و و) دنیا مؤنث مذکر (۲) دنیا مؤنث (۳) زمانه مذکر -

شکنا می ظلمت اصطلاح بقول بحر (۱۱) تنگ نظر اصطلاح بهار و اند ذکر این کرد

کنایه از دنیا مؤلف عرض کند که شک نیست از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱۱) قلب

که موافق قیاس است و (۲) برای قبر هم استعمال اضافت نظر تنگ است و (۲) کنایه از نمک هم (۱۱) اضافت

توان کرد (ار و و) (۱۱) دنیا (۲) قبر مؤنث (۱۱) اشکم که بهر تنگ نظر گرم خوشم با آهم که بهر سرخس

شک ششیم نهنگ اصطلاح بقول یا ربا ششم (ار و و) (۱۱) نظر تنگ مؤنث و (۲) بخیل نمیک

شکو بقول برهان و جهانگیری و جامع بالفتح با و او مجهول بر وزن بدرو نام پادشاه ختا و ختن

است (عمید لویکی ۱۱) با حکم قدیم توجیه کسری و چه قیصر و در پیش قضای توجیه خاقان و چه تنگو

و صاحب رشیدی می فرماید که صحیح پیوست بای فارسی و یای حلی و بقول جهانگیری محقق

تا نگو یعنی حجام صاحب مؤید بحواله ادات متفق با برهان مؤلف عرض کند که نمیدانیم صاحب

رشیدی تصحیح این لغت به پیچ و چگونه کرد و پیچ و بجای خودش گذشت و اشاره ازین معنی در

نمیت اما باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را صحیح دانیم علم است و وجه

تسمیه بوضوح نه پیوست البته تنگو به کاف عربی به همین معنی گذشته است و متحقق نشد که

درین هر دو اصل کدام است و سببش کدام (ار و و) تنگو پادشاه خطا و ختن کا نام

تنگور بقول انند و غیاث بالفتح و کاف فارسی مضموم و سکون زای میجره و قبل از ان و او غیره
 بمعنی خوراک است مؤلف عرض کند که اگر سزا استعمال بدست آید اهم جامد فارسی قدیم
 و انیم (ار دو) خوراک - مؤنث -

تنگ بقول برهان و جامع بفتح اول و ثالث و دیکھو تنگہ کے پہلے معنی (۲) تنگ مقام مذکر
 سکون ثانی (۱) مقداری از زر و پول باشد (۳) تنگ راستہ - مذکر -

تنگہ بھرا اصطلاح - بقول برهان و بحر و
 با اصطلاح ہر جامی بہار گوید کہ نوعی از نقد
 راج ہندوستان و آن دو فلوس باشد و بوالہ
 صاحب تاریخ فرشتہ گوید کہ در ان عصر یک تولہ
 طلا و نقرہ مسکوک رامی گفتند (الخ) (میر خسرو)
 (۵) بود را احسان جلالی بدوام ہر تنگہ زامروہ
 ہزارم العام ہر صاحب بول چال بوالہ معانی
 دیکھو تنگہ کے تیسرے معنی اور برگ بھرا -

تنگی بقول فدائی - دو شمان فراخی و فراوانی
 عجم گوید کہ (۲) مقام تنگ را ہم گویند و (۳)
 راہ تنگ مؤلف عرض کند کہ اصل این کہ کم بودن چیزهای خوراکی باشد و بنازی قحط
 بمعنی اول یہ کاف عربی است کہ گذشت و این و غلا (ظہوری ۵) ہیچیکس مہر و محبت یا نقد
 مبدل آن چنانکہ کند و کند و معنی دوم و سوم در دل خجید و طاق و آرام را از تنگی جارت
 فارسی جدید و موافق قیاس است کہ ہائیت است ہر مؤلف عرض کند کہ یابی مریدی
 بر لفظ تنگ زیادہ کردہ اند (ار دو) (۱) باللفظ تنگ مرکب است موافق قاعہ (ار دو)

تنگی - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - فراخی
کے خلاف کوتاہی کمی -

استعمال و گیرشقات این مصدر در فارسی با
از نظر مانگدشت و این مصدر را محققین اهل زبان

تنگ یاب اصطلاح - بقول برهان و

جامع و بحر و سروری و ناصری و بهار یابی طی ترکیب بالفاظ دیگر درست ندانیم مثلاً می توان
بر وزن فتح یاب آنچه بدشواری بدست آید و گفت که عرصه را برو تنگ یافتیم (اردو)
غریب الوجود (حکیم خاقانی) صاحب ستران تنگ یابا -

همه بانگ برایشان زدند و کاین عزم کبریا تنگی اند و خشن استعمال - مصیبت و
بار بود تنگ یاب (وله) خاقانی و غالب پریشانی دست خود جمع کردن و بر خود گرفتار
ز اهل عصر از آنکه در تنگنای دهر و فتنای پیا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
شد و خان آرزو در سراج گوید که تنگ و بیخا (ظهوری) عبت نبود دل آن تنگی که می
معنی کم است مؤلف عرض کند که اسم فعل اندوخت با چنین فراع غمش هیچ جامی دانه
ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) کنیا نشست (اردو) پریشانی او مصیبت
و به چیز جو کم بل سکتی ہو - مؤنث -

تنگ یافتن استعمال - صاحب آصفی

تنگی خانه از برون در است مثل بهار

و گرا این کرده از معنی ساکت و سبزش بهمان گوید که کنایه ایست که وجود نیک و بد امروزی
که بر تنگ یاب گذشت مؤلف عرض کند نیست بلکه از روز ازل است صاحب آند
غیر از تنگ یاب که محاوره زبان است نقل نگار بهار بدین اختلاف که برون را درون

کردہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم قول **شکلی سال** اصطلاح بقول بہار و انند
 بہار رامی پسند و فارسیان این مثل را بجای و بجر کنایہ از اساک باران و قحط (باقراشی) (۵)
 (سالی کہ نکوست از بہارش پیداست) استعمال آتکس کہ فراخ روزی آمد و از تنگی سالی غم نداشت
 کنند مقصود آنست کہ خانہ تنگ است یا کشادہ و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
 از در اوطا ہر می شود و ضرورت آن نداشت (ار و و) اساک باران قحط نہ کردہ
 کہ ما از داخل مکان این امر را معلوم کنیم بلکہ از **شکلی کشیدن** استعمال بہار و کر این
 بیرون معائنہ در آن ہم معلوم می شود پس حالت کردہ از معنی ساکت و صاحب اند نعل نگار
 دل انسان از مشاہدہ روش معلوم می کرد کہ مؤلف عرض کند کہ بتلای تنگی شدن و ز
 قیافہ انسان خبرش می دہد و در ہمین قسم مواقع تنگی برداشتن است (صائب) (۵) چہ کار
 استعمال این مثل می کنند پس آنچہ بہار تعریف اند زہیم فشار تنگی قبر و کسان کہ تنگی مسکن
 این مثل کردہ است درست نباشد فتا مل کشیدہ اند امروزہ (ار و و) تنگی مین بتلای
 (ار و و) و کن مین کہتے مین یا گھر کی گنجایش **تن محرم آسا** اصطلاح بقول لمحات
 دروازہ مین ہے جس کا مطلب یہ ہے برہان و بجر کنایہ از تن برہنہ است باعتبار بی
 کہ ہمکو دروازہ سے خود معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر نقطہ بودن لفظ محرم صاحب مؤید بحوالہ قنہ
 چھوٹا ہے یا بڑا اس کا استعمال اس مقام پر ذکر این کردہ گوید کہ شاید بنا بر آنست کہ لفظ
 کرتے مین جہاں کسی شخص کے بطون کو قیافہ محرم را ہیچ نقطہ نیست بخلاف اسامی نامہا
 سے معلوم کرتے مین کہ منقوٹا اند و اللہ اعلم بحقیقہ اکمال مؤلف

عرض کند که یکی از معاصرین عجم گوید که در ایران کند که این مخفف تنده باشد که اسم فاعل مصدر
 مجربان را لباس نمی دهند غیر از لنگی مختصر و این تنیدن است بمعنی اول و تنده و مبتدیش تنه
 رسم و آئین معلوم می شود که درین اصطلاح اعراب که کسر نون را به فتح بدل کردند نتیجه می
 مجرم است که محققین بالا آنرا محرم خوانده اند و زبان است و بگیا هیچ و معنی دوم بر سبیل مجاز
 از نیکه لطف معنی در لغت مجرم به از بی نقطه لفظ باشد که کابل هم مثل عنکبوت بر یک جای باشد
 محرم است همین قیاس صحیح معلوم می شود و سیر بسیار نمی پسند (اردو) (۱)، مکرری
 (اردو) ننگا - برهنه - مؤنث (۲) است او را کابل -

تنده بقول برهان و جهانگیری و جامع و (الف) تنده و الف بقول برهان مراد
 رشیدی بر وزن کند (۱) عنکبوت باشد (ب) تنده تنده که گذشت و ب
 و (۲) مردم کابل و قتل را نیز گویند صاحب بقولش (۱) مرادش و (۲) آلتی هم که جولاهاگان
 برهان می فرماید که تنده و هم زیادت و او آخر آن را ملوک می گویند و (۳) بمعنی تنیدن و
 بمعنی اول می آید صاحب سروری بمعنی اول و کشیدن صاحب جامع نسبت الف هم نش
 قانع و صاحب ناصری گوید که تنده و تنده و و نسبت ب بزرگ هر سه معنی بالا اینقدر اضافه
 تنده هر سه مرادف یکدیگر بمعنی اول (آغازی) کند که (۴) فاعل آن صاحب رشیدی هر دو
 (۵) زبانی و سستی هر دو پایم و تو گوئی را مرادف یکدیگر بمعنی اول و اند (میر معزی الف
 بیشکی پای تنده است و صاحب نوادر نیل (۵) شود در پناهت چو سکن در اگر خانه
 مصدر تنیدن ذکر این کرده مؤلف عرض سازم ز تار تنده و و هم او ذکر معنی دوم

<p>ب ہم کردہ صاحب سروری نسبت الف</p>	<p>تن نہادون بر چہری المصدر اصطلاحی جاتی</p>
<p>بروز کر معنی اول قناعت معرودہ و نسبت ب معنی</p>	<p>آصفی و بہار و بحر ذکر این کردہ گویند کہ معنی رضا</p>
<p>اول و دوم را آوردہ صاحب ناصری الف</p>	<p>داون و شول کردن است مؤلف عرض کند کہ مؤلف</p>
<p>باب معنی اول آوردہ صاحب فدائی نسبت الف</p>	<p>قیاس باشد درود کی سمرقندی (۵) گریبای عاشقی</p>
<p>گوید کہ باہر دوزیر بچم تندو کہ عنکبوت است</p>	<p>من بلای ایندولیت پرتن نہادوم بر بلا و دل بہتر</p>
<p>مؤلف عرض کند کہ ب اسم فاعل مصدر</p>	<p>باقضای (۵) (۵) فرق غریزہ پیلوی</p>
<p>تمیزن است بمعنی چہارم کہ حقیقی است و الف</p>	<p>مازک نہادہ تن پو مسکین بہ خشت بالشی</p>
<p>مبتدیش و معنی اولش مجاز آن کہ عنکبوت ہم تنندہ</p>	<p>و خاک بستری پو (۱۰) و کیمون داون</p>
<p>تار خود است و معنی دوم ب ہم مجاز معنی چہارم</p>	<p>بر چہری</p>
<p>کہ آئند کور ہم کار تمیزن می کند و معنی سوم بیان</p>	<p>بقول برہان و جامع و سروری و مؤید بر</p>
<p>کردہ برہان غلط است کہ اسم فاعل اصل معنی</p>	<p>وزن زلوا (۱) قوت و توانائی صاحب فدائی نمی تواند</p>
<p>مصدری نمی کند و صاحب جامع ہم و معنی سوم کہ</p>	<p>(۲) زورمند و (۳) دولت پادشاہی</p>
<p>با برہان سکندری خورد و امی بر این محقق اہل</p>	<p>و آنچه بازی قوت و قدرت و طاقت و</p>
<p>زبان کہ از قواعد زبان خود کار نمی گیرد (۱۰) و</p>	<p>سلطنت می نامند مؤلف عرض کند کہ بریا</p>
<p>الف - مکرری مؤنث - ب (۱) مکرری مؤنث</p>	<p>و او نسبت برتن چنانکہ ہندو است (۱۰)</p>
<p>(۲) جولاہون کا ایک آلہ جس سے بننے کا کام</p>	<p>(۱) قوت - توانائی - مؤنث (۲) طاقت و</p>
<p>لیتے ہیں (۳) ناقابل ترجمہ (۴) بننے والا -</p>	<p>(۵) دولت پادشاہی - مؤنث -</p>

شوب بقول برہان واند۔ لفتح اول وضم ثانی و سکون واو و بای ابدال بفت رومی نام درختی است در کوه پای روم کہ قطرہ آن را از پنج آن گیرند و آن را عبری صنوبر صغیر خوانند چه مانند صنوبر است لیکن کوچک تر از آن۔ صاحب محیط بر قسم صغیر صنوبر قانع و ہرچہ بر صنوبر نوشتہ مؤلف عرض کند کہ نقلش بر ارس کردہ ایم۔ اگرچہ این لغت فارسی نیست ولیکن فارسیان استعمال این کنند کہ لغت خاص زبان خود ندارند ازینجاست کہ اہل لغت پابند فارسی زبان این را جادوہ اند (اردو) چھوٹا صنوبر۔ صنوبر کا بیان ارس پر گذرا ہے۔

شوتاس بقول برہان و جامع با نوقانی بالف کشیدہ و بسین فی نقطہ زدہ صاحب علم و عمل را گویند صاحب ناصری بجا کہ برہان ذکر این کردہ گوید کہ در دیگر فرسنگ ہانیا فتیم صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ تاس بمعنی میل و خواہش گذشت و تن مقابل ہر مؤخری ہم پس معنی ترکیبی این مناسبتی با معنی صاحب علم و عمل مزار و مالین را اسم جاد فارسی قدیم دانیم و حالابر زبان معاصرین عجمیت (اردو) صاحب علم و عمل۔ وہ شخص جو عالم بھی ہو اور عامل بر علم بھی۔

تن و توش استعمال۔ بہار ذکر این کردہ شوبہا با این تن و توشی کہ خدا وادہ ترا پی بر خیزو از معنی ساکت و صاحب است نقل گارش مؤلف میان من او حائل شوہا (اردو) تن و توش عرض کند کہ بمعنی جسامت و فربہی است و توش بقاعدہ فارسی اردو میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر بمعنی تن باشد کہ می آید (علی خراسانی) شو بمعنی جسامت۔ موٹاپن۔ فربہی۔

تو بر و شوکتی مائل شوہا یا آنچہ خدا وادبان قائل **شودون** مصدر اصطلاحی بقول برہان و جامع و نا

و رشیدی بر وزن نبودن بمعنی دانستن و صاحب نوادر نهر بانس در معنی خان
 (۳) کشیدن باشد که می آید. (ناصر خسرو) آرزو در سراج بزرگ هر دو معنی گوید که
 چگونه بساود و مگر ز پاکی علم و دان که جان و دولت جز به معنی اقول مبتدل تنیدن یا برعکس آن
 از جهل و فعل بدنه تنود و صاحب بحر این را نه مرادف مؤلف عرض کند که در اینجا
 سالم التصریف داند که غیر از ماضی و مستقبل و قدر کافی است که این را مبتدل تنیدن
 اسم مفعول نیاید و معنی با برهان اتفاق دارد و دانیم که تحتانی بدل شده و او چنانکه تارین و تار
 صاحب موار و این را کامل التصریف داند و صراحت ماخذ تنیدن بر تنستن گذشت (اردو)
 را به سکون نون و فتح و او مضارع این پندارد (۱) و کمی تنیدن به اسکے کل معانی بر شام (۲) که معنی
 تنور بقول برهان بر وزن ضر و لفظی است مشترک میان فارسی و عربی و ترکی (۱) بمعنی
 محل نان پختن صاحب ناصری می فرماید که محل طبخ نان است و آن خم مانندی است که بنا به
 این حلقه را تنوره گفته اند خان آرزو در سراج بزرگ این گوید که مرادف تنوره همه معانی که
 می آید و می فرماید که امام سیوطی در مذهب از این درید و جوابی نقل کرده که این لفظ فارسی
 باشد و از جمله لغات عجمی است که در کلام الله واقع شده پس اغلب که بتشدید معرب باشد
 و به تخفیف فارسی و (۲) قسمی از سلاح مانند جوشن که هنگام جنگ به پوشند و (۳) بمعنی حلقه زدن
 لشکر و غیره نیز که آن را جر که و کرنگ خوانند هم او در چراغ هدایت می فرماید که (۴) حوضی که کاغذ
 گران مایه را در آن به آب حل کرده کاغذ سازند (وحید) ز آب تنور است کارش روا که
 از بین آب می گرد و این آسیا پوز نانش بود آب دائم چکان و ندید است کس

در تنور آب و نان یکپار بند کر معنی اول و چهارم گوید که معنی اول سرد و فسرده و گرسنه نان
 گرم از صفات و شکم از تشبیهات اوست و بالفاظ مافتن مستعمل مؤلف عرض کند که در معرب
 بودن این شکلی نیست - صاحب محیط المحيط این را در عربی زبان مرکب از تن و نور نوشته و تن
 بمعنی و نان آورده که لغت عرب نیست و صاحب سوار السبیل که محقق معربات است این را قائم
 کرده می فرماید که فارسی قدیم تنور را بواسطه سریانی یا عبرانی است و از دو کلمه تن که بمعنی وود است
 و کلمه نور که بمعنی آتش و مرکب باشد می فرماید که بعضی عربی دانند بمعنی محل نان پختن مؤلف خیال
 می کند که فارسیان این را از تن و نور مرکب کرده اند که تن بمعنی خود است یعنی جسم و نور بمعنی حقیقی نور
 یک نون از دو نون مجتمعه حذف شد پس معنی ترکیبی این چیزی است نور در تن دارد و کنایه از مقام
 پختن نان که آتش در آن روشن می باشد عربان این را بر سبیل تعریب به تشدید نون خوانده اند
 معنی اول حقیقی است و بمعنی دوم مخفف تنوره دانیم که می آید و معنی سوم مجاز باشد که حلقه لشکر است
 و معنی چهارم بیان فرموده خان آرزو یعنی بر کلام وحید است و وحید در کلام خود از تنور آله گرفته
 که فی زمانه آن را انجن گویند و آب در جوشد و بخار آب پیدا شود و از قوت این بخار کارها
 می گیرند و آسبادهایم می رانند پس فارسیان این آله را تنور آب گویند که در آن آب می جوشد
 ازین تعریف تنور بمعنی چهارم حوض کاغذگران نیست بلکه انجن است و بس (ار و و) (د) تنور
 مذکور و بگو آتش دان (۲) اسلحه سه جوشن کی ایک قسم دیکھو تنوره - مذکور (۳) لشکر کا حلقہ مذکور
 (۴) وہ انجن جس میں پانی گرم ہوتا ہے اور جس کی حرارت سے کام لیا جاتا ہے - مذکور -

تنور از نان خود گرم داشتن - اصطلاحی - بقول بحر بی نیازی روزگار تنور

مؤلف عرض کند که معنی بالا موافق قیاس
 صاحبان خزینه الامثال و امثال فارسی و محبوب
 است ولیکن استعمال این از سطر مانگدشت
 الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت
 مشتاق سزا استعمال میباشیم معاصرین عجم بزرگان
مؤلف عرض کند که فارسیان چون بپند که
 ندارند (اردو) بے فکری سے زمانہ بسر کرنا۔ کسی باوجود قدرت کاری خوب نمی کند و بدو
تثویر بدن اصطلاح بقول بحر باضافت
 وی بخود یا دیگران نمی دهد می گویند آغای تنور
 همان که در عرف آن را کوته گویند بهار
 آگرم است نان توان بست یعنی حالا اقبال
 همراهش و صاحب اند نقل نگار هر دو موافق
 و قدرت داری و تراقا با حاصل است کار
 عرض کند که سبحان الله چه خوش تعریف است
 خود یا دیگران را درست توانی کرد نباید این موقع
 چرا نمی فرمایند که این کنایه باشد از معده (اردو)
 از دست دی (اردو) دکن مین کتے
 معده دیکھو اشکنہ۔
تثویر یافتن استعمال صاحب آصفی فکر
 مین چوٹا گرم رہے تک سیکھ لو، بن آئی
 ہے تو بنا لو۔
 این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند **تثویر خانه** اصطلاح بقول برهان و جامع
 که روشن شدن تنور است (سعدی ۵) ورشیدی و بهار و بحر مطبخ را گویند خان ازو
 تنور شکم و مبدع یافتن پرمصیبت بود روز گوید که این مجاز است که مشهور گشته **مؤلف**
 نایافتن به (اردو) تنور روشن هونا تنور عرض کند که نه خیر حقیقی است و خواجہ تاش مالی
 مین آگ رہنا تنور سلگنا۔
تثویر تا گرم است نان توان مثل
 حقیقت نبوده در مطبخ امر او سلاطین و فقیه
 و مطبخ متوسطین هم تنوری باشد برای انعام

خاض بخت و نیز پس مطبخ را تنور خانه گفتن مجاز
 نباشد بلکه معنی حقیقی است (اردو) باور چنانچه (منطامی ۱۷) تنوره ز قفسیدن آفتاب و
 تنور کمر اصطلاح بهار بذر این از معنی بسوزندگی چون تنوری بتاب و (حکیم اسدی
 ساکت صاحب اندهمربانش مؤلف عرض ۱۷) تنوره بزرگدوش اندر سپاه و ز سر سو به
 کند که کارگیری که تنور درست می کند آن را زخمش گرفتند راه و (ذوقی اردستانی ۱۷)
 فارسیان بقاعده خود تنور گر گویند از قبیل زگر تنوره بلیان بر سر تنوره صد و سفید مهره گر
 (سیفی ۱۷) مبه تنور گر از هر خود چنانم سوخت و ره قلندر زد و (حکیم سنائی ۱۷) چون تنوره
 و که آتش غم او منقر استخوانم سوخت و (اردو) آن طارم و همه آهن دبان و آتش دم و صفا
 و ده لوهار جو تنور بنا تا به بزرگ جامع ذکر هر شش معنی بالا کرده صاحب ماصری
 تنوره بقول برهان نغیج رابع (۱۷) سلامی بذیل تنور این را هم آورده معنی دوم را ترک کرد
 باشد مانند جوشن لیکن غیبیه های تنوره در از تر و غالباً آن را داخل معنی پنجم خیال کرد صاحب
 از غیبیه های جوشن باشد و عینه آهن جوشن را گوشت رشیدی ذکر نموده معانی بالا آورده صاحب سرور
 و (۲۱) حلقه زدن مردم هم و (۳۱) پوستی باشد معنی پنجم را ترک کرد و مقصودش همین باشد که
 که قلندران مانند لنگی بر میان بندند و (۴۱) داخل معنی دوم است خان آرزو در سراج
 گویی که در پهلوی آسیا سازند تا آب از سوراخ بهار می فرماید که (۵۱) گرد و باد و (۸۱)
 آن بر پڑهای چرخ آسیا خور و آسیا بگردش ظاهره که روز جنگ نوازند و ذکر معنی اول
 در آید و (۱۵۱) معنی چرخ زدن و گرد کردن هم و سوم و چهارم هم کرده مؤلف عرض کند که

ماہمین را اصل دانیم واسم جامد فارسی زبان بود که آب در آن جمع شد و بر پڑہ آسیا کہ از
 تنور مخفف این است بحذف ہای ہوز معنی چوب می باشد می زند و آسیا را بگردش می آرد
 ہفتم و ہشتم بیان کردہ بہار را بدون سند (نور الدین طہوری) از حساست برای
 استعمال تسلیم نمی کنیم مخفی نہاد کہ صاحب بحر بذیل دانہ مسہر آسیا گشتہ بر تنورہ خون و صاحب
 تنورہ آسیا این بمعنی حوضی نوشتہ کہ کاغذ گران بحر بذکر معنی و سند بالا گوید کہ تنورہ مطلق معنی
 مایہ کاغذ را در آن حل کردہ کاغذ سازند مایہ است محل جمع آمدن آب باشد و آنکہ بعضی اغرہ
 کہ این معنی بوسیہ معنی تنور پیدا کردہ خان آرد و تنورہ آسیا بمعنی چیزی کہ در تہ آسیا سازند تا
 کہ حقیقتش مہدر انجا بیان کردہ ہم (ارو) آرد و در آن ریزد و نوشتہ اند خلاف اہل لغت
 (۱) مثل جوشن کے ایک آہنی لباس مذکر (۲) و محاورہ دانان ایران است خان آرد و در
 انسانوں کا گھیرا مذکر (۳) ایک قسم کا پوت چراغ ہدایت همان معنی بیان کردہ است کہ
 جس کو قلندر بجائے لنگ استعمال کرتے ہیں صاحب بحر تردیدش کردہ و وارستہ ہم با صاحب
 (۴) ایک حوض جو پن چکی کے قریب ہوتا ہے بحر اتفاق دارد و مؤلف عرض کند کہ ما اتفاق
 جس کا پانی پن چکی کو چلاتا ہے مذکر (۵) چکر داریم با صاحب بحر و وارستہ کہ تنورہ آسیا
 مذکر (۶) تنور مذکر (۷) بگولا مذکر (۸) نقارہ مذکر (۹) زہار برای محافظت آرد و نہا شد (ارو)
 تنورہ آسیا اصطلاح بقول بہار برج پن چکی کا وہ حوض جس کے پانی سے چکی چاتی ہے
 بلندی کہ از آبک و سنگ سازند و سرش جو مقام آسیا سے بندی پر ہوتا ہے مذکر
 دراز باشد و مشرف بر آب بود و رتہ آن متغیر تنورہ و زردن مصدر اصطلاحی بقول بحر

(۱) بمعنی هوا اگر گفتن دیو بود می فرماید که این اصطلاح
از ترجمه بها بجات معلوم شد و صفا پانی می گفت
که آواز خیشومی است که دیو در وقت هوا گرفتن
بر کشد بهار گوید که (۲) بمعنی چرخ زدن و
گرد گشتن و حلقه بستن است چنانکه گرد باد
تورومی زند و ذکر معنی بیان کرده بجز هم می کند
(محمد قلی سلیم ۵) بسوی آسمان از شهر و پوره
بازبان دیو زود آتش تنوره پو (حکیم اسدی ۶) پوشیدن همان سلاح که بمعنی اول تنوره گشت (نیر ۷)
هزاران دلیران جوینده کین پو بگروش تنوره پو می نگیرد به رزم بهر فلاح پو خرناسان و تنوره هیچ صلاح
از کین پو خان آرنه و در چراغ هدایت بر معنی پو (اردو ۸) تنوره لینا تنوره پهننا -

دوم قانع - و ارسته متفق اللفظ با صاحب بحر و
بهار مؤلف عرض کند که معنی اول لغو و ضل
و پیدا کرده محققینی که بر معنی سدا قول غور نکرده اند
تنوره زدن بمعنی دوم است و بس (اردو ۹)
چکر پیرنا - حلقه باندننا -
استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از
معنی ساکت مؤلف عرض کند که بدست آوردن و
پوشیدن همان سلاح که بمعنی اول تنوره گشت (نیر ۷)
می نگیرد به رزم بهر فلاح پو خرناسان و تنوره هیچ صلاح
(اردو ۸) تنوره لینا تنوره پهننا -

(الف) تنوره

(ب) تنوره

(الف) تنوره بقول برهان و جامع الف با و او مجهول بر وزن تنور بمعنی چاک و شکاف باشد
صاحب ناصری الف وب هر دو را مراد فیکدیگر بمعنی چاک و شکاف گفته
(خاقانی ۵) بر تن ز سر شک جامه عیدی پو و ز ماتم دوست دل تنوره پو خاقانی صبح خیز
هر شامی پو بکشد خبر بخون دل روزه پو می فرماید که ازین سندا استعمال این به تشدید می کشاید
صاحبان برهان و رشیدی برخلاف ناصری در الف وب فرق کرده اند یعنی الف بمعنی چاک
و شکاف و ب بمعنی شکافه و چاک زده خان آرنه و در سراج بر الف قانع و بذیل آن ذکر
ب کرده با برهان متفق مؤلف عرض کند که قیاس هم همین می خواهد که الف اسم جامد

فارسی زبان است بمعنیش وب باضافه های هوز در آخرش که افاده معنی مفعولی کند بمعنی چاک زده صاحب جهانگیری هم بذیل ب ذکر الف کرده فرق معنی پرو و طاهری کند بمعنی مباد که در نقل سند اکثر محققین تحریف کرده اند ما این قطعه خاقانی را چنین یافتیم (و هوذا) بر تن ز سر جامه عیدی بوز در ماتم دوست دل تنوزه بک خاقانی صبح خیر شام بکشتا از خون قلب روزه بک اندرین صورت ضرورت تشدید هم یافته نمی شود (ار و) الف چاک شکاف - نگر ب چاک زده شکاف یافته -

<p>نومند اصطلاح - بقول برهان و بحر بفتح اول و نند بمعنی صاحب اما آنچه در برهان بمعنی شاد</p>	<p>و نند بمعنی صاحب اما آنچه در برهان بمعنی شاد</p>
<p>و میم و سکون نون و وال ابجد توانا و نند رست و تن پرور و خرم نوشته غالباً درست نیست</p>	<p>و میم و سکون نون و وال ابجد توانا و نند رست و تن پرور و خرم نوشته غالباً درست نیست</p>
<p>و بلند و بالا و عریض و صاحب قوت و فربه را گویند استعمال گواه کافی است و می فرماید که نتوانیجا</p>	<p>و بلند و بالا و عریض و صاحب قوت و فربه را گویند استعمال گواه کافی است و می فرماید که نتوانیجا</p>
<p>و شاد و خرم دارند تن را نیز گفته اند که تن پرور بمعنی تن است یعنی بدن بلکه همان تن است</p>	<p>و شاد و خرم دارند تن را نیز گفته اند که تن پرور بمعنی تن است یعنی بدن بلکه همان تن است</p>
<p>باشد صاحب جهانگیری گوید که مرادف تساوست که و او در آن زیاده کرده اند و این محض در</p>	<p>باشد صاحب جهانگیری گوید که مرادف تساوست که و او در آن زیاده کرده اند و این محض در</p>
<p>که مرقوم شد (نظامی) نومند را قدر خندان ترکیب کلمه مند زیاده کنند و پس و نظیر این لفظ</p>	<p>که مرقوم شد (نظامی) نومند را قدر خندان ترکیب کلمه مند زیاده کنند و پس و نظیر این لفظ</p>
<p>بود بک در خانه کالبد جان بود بک صاحبان برومند است که بمعنی بارور آمده و اینکه تنورا</p>	<p>بود بک در خانه کالبد جان بود بک صاحبان برومند است که بمعنی بارور آمده و اینکه تنورا</p>
<p>سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند بمعنی قوت گفته اند سندان در نسخه معتبره دیدم</p>	<p>سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند بمعنی قوت گفته اند سندان در نسخه معتبره دیدم</p>
<p>و صاحب فدائی گوید که کسی که دارای پایان نور شد پس می تواند که بجز صاحب قوت را گفته</p>	<p>و صاحب فدائی گوید که کسی که دارای پایان نور شد پس می تواند که بجز صاحب قوت را گفته</p>
<p>و نیرو باشد در همه چیز بوشه و شهنشاهی بخا باشند و بمعنی توانائی می تواند است بیای تلمانی</p>	<p>و نیرو باشد در همه چیز بوشه و شهنشاهی بخا باشند و بمعنی توانائی می تواند است بیای تلمانی</p>
<p>آرزو در سراج گوید که تنو بمعنی قوت است به نون پس تنورا به تصحیف تنو خوانده باشند</p>	<p>آرزو در سراج گوید که تنو بمعنی قوت است به نون پس تنورا به تصحیف تنو خوانده باشند</p>

و دیگر نظیر این لفظ خود ورنه است بمعنی عاقل (ار و و) (۱۱) تنومندی بقاعده فارسی -

چنانکه در سروری آورده و سندش هم پیش کرده موٹا یا کوکله سکتے ہیں - مؤنث - (۲۱) قوت - مؤلف عرض کند که درست می فرماید اتفاقاً طاق - مؤنث -

و اریحیم با او که معنی لفظی این صاحب تن و تش تنومندی داوون استعمال عطا کردن فرهی است و فریه و مجازاً بمعنی قوت مند و محققین قوت و طاقت داوون مؤلف عرض کند که موافق قیاس

اهل زبان شاد و خرم را و معنی این نه نوشته اند است (مطامی) بکشتن تو دای تنومندیم باریده تسامح برهان می نماید که نوشت (ار و و) تنو را پنجه کشتم بر و منیدیم (ار و و) تنومندی عطا بقول آصفیه فارسی ریشه زور زور آور قوی کرنا قوت اور طاقت دینا -

موٹا تازہ - قومی جتہ - ساند سیمہ زور تنو تنوئی بقول ملحات برهان ترجمه شاخص است مؤلف تنومندی استعمال بمعنی (۱۱) تنو توشی و عرض کند که شاخص بمعنی حیران باشد و معلوم میشود که در

فرهه است و مجازاً (۲۱) معنی قوت و طاقت ترکیب لفظ تن و اخل است و وی لضم کلمه السیت که مختل است مؤلف عرض کند که موافق قیاس با وحیرت گویند و در هند زنان بر زبان دارند پس استعمال

یای مصدری بر تنومند زیاده کرده اند این بلحاظ ترکیب بفتح و ضم و او باشد ولیکن بقول محققین (ظهور می) بی ستون را بنگر چون تنومند یا عجم کبر و او مستعمل و حالاً در محاوره غیر مستعمل

عشق و میل بازوی خارا شکنی ساخته اند (ار و و) حیران - حیرت زده -

تنو لیس بقول مؤید بمعنی بزرگی و ذکر این بذیل لغات فرس کرده مؤلف عرض کند که دیگر نم

محققین اهل زبان و زبان دان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود ما این را اسم جامد فارسی

زبان و انیم و اعراب این هم متحقق نشد معاصرین عجم ازین لغت بی خبر اند همین لغت بدون
 سین مهله هم می آید و تکمیل بحث این عهد را بجا کنیم (ار و و) بزرگی مؤنث -
 تنوید بقول ملحات برهان بمعنی تنوید مؤلف عرض کند که در بعض نسخ قلمی مؤید همین لغت
 را عوض تنوید آورده و در بعض نسخ تنوید بدون سین مهله بخیال ما همین است لغت قدیم
 که تصحیف کتابت در بعض نسخ مؤید این را بزیادت سین مهله قائم کرده لغت عرب یا ترکی نیست
 فارسی قدیم می نماید (ار و و) بزرگی مؤنث -

تنوید بقول برهان و جامع لغت اول و ثانی (۱) (منوچهری ۱۵) خسرو تنه ملکیت او چون و	تن و ترکیب و جبهه را گویند (۲) تنیده عنکبوت ملک و ملکست چو قران او چون معنی قرانست و
هم و (۳) بمعنی قبول و رضا چه تنه شدن بمعنی (نظامی ۱۵) چند پری چون کس از بهر قوت و	قبول کردن و راضی شدن می آید صاحبان و در دهن این تنه عنکبوت و (سیف استغری ۱۵)
سروری و ناصری و جهانگیری بر معنی اول و دوم برگذر خنقی مورچه با خرم او و و رتنه عنکبوت	قانع و ارسته بر معنی سوم قناعت کرده صاحب حصن بر آرد و حسین و (نقشه جلایای طباطبائی ۳)
فدائی بزرگ معنی اول گوید که (۴) تنه درخت آن فلانی را که بخت روزگار و تنه مادر زاده است	بخش درخت را گویند که میان کنده و شاخار بخت و تنه کرده دستش را بر پشت بسته پیش شما
باشد چنانکه از درخت آنچه در زمین است بر میشه فرستاد و خان آرزو در سراج بزرگ معنی اول	های باریک کنده می نامندش و آنچه بیرون است و دوم و چهارم نسبت معنی سوم بفرماید که در عرف
آجائی که دستی از آن بر نیامده تنه اش می گویند حال بمعنی راضی و قبول کننده لیکن اکثر استعمال	

در شاید بازی است - بهار به معنی سوم قناعت و او ایسته گوید که (۳) بمعنی خالی هم آمده (ساکن)
 فرموده مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جانشین (۱) و درون کلمه تنها بیاد او ساکن و بهر ارگونه
 فارسی زبان و بمعنی دوم مخفف تنیده بخند سخن بآلب خوش زخم و بهار گوید که معنی سوم جانشین
 شکتانی و دال بمعنی سوم مخفف تن و داده فارسی است مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جانشین
 را بزیادت های تویز بر آخرش که افاده معنی معنوی فارسی زبان باشد و بمعنی دوم جمع تن و بمعنی سوم
 کند بمعنی راضی و قبول و رضا استعمال کرده باشد بمعنی اول (ار و و) (۱) تنها میخورد (۲) کمی
 بود بمعنی چهارم های نسبت است بر لفظ تن که شکتانی کمی بدن تن کی جمع (۳) خالی -
 به تن حصه پائین درخت را گفته اند که زیر شاخها **تنها آمدن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این
 و بالای پنج باشد و آنچه تنه بمعنی اول است های کرده از معنی ساکت و سندی پیش نکرده حواله
 آخره را در آن زائد و انیم (ار و و) (۱) و بگوید بهار و به مؤلف عرض کند که عیبی ندارد که بر
 تن (۲) و بگوید تنیده (۳) راضی او رضا بمعنی زبان معاصرین عجم است (ار و و) تنها آند
 رضامندی - مؤنت (۴) تنه و بگوید بر که اکیلے آنا -

تیسرے معنی -

تنها بودن استعمال - بمعنی مجرد بودن است
 تنها بقول برهان و ناصری (۱) معروف است مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد
 که از مفروض بودن مراد باشد و (۲) بمعنی اجسام نیز (سه شش پوری) عبارت نمکین تر از شور محبت
 چه تن بمعنی جسم است (ملا علی نوری او) فرمودند اگر تنها می بودی چنین بودی چون شکر
 ز تنها اگر کسی تنها نشیند و نشیند با خدا هر جا نشیند واری می توان ساخت کسی چه سازد

(اردو) تنہا رہنا۔ اکیلا رہنا۔ کہ بجائش می آید و مراد فتن است (اردو)

تنہا پیش قاضی رومی راضی فی مثل تنہا جانا۔ اکیلا جانا۔

صاحبان مخزنۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال تنہا رہنا۔ اصطلاح۔ بقول فدائی ہر کہ باہمرا

ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف کسی را نہ پیاید و تنہا راہ رود و از ہمرا

عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنت کہ مردم کنارہ گزیند (ولہ ے) باش چون آفتاب

تصفیہ استغاثہ آن بعیاب مقابل می شود و تنہا رو بہ نہ چومہ باستار گمان مگرد و با مؤلف

آنست کہ چون مقابل تو پیش قاضی نیست یعنی عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)

پس فیصلہ قاضی بحق تو باشد (اردو) اس تنہا رہنا و بقاعدہ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے

فارسی مثل کا استعمال دکن میں ہے جس کا مطلب میں جو تنہا جاتا ہے۔

یہ کہ قاضی کے پاس صرف ایک فرقہ کے تنہا شکفتن استعمال یعنی شکفتن در

جو تصفیہ ہوئے اس میں وہی کامیاب ہوتا ہے۔ تنہا بی مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

تنہا رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این (ظہوری ے) ہیکس ورجین عشق تو چون

کر وہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کسی ناشکفت ہلالہ زار است جگر داغ تو تنہا

را با خود داشتہ رفتن و مجرذبات خود رفتن۔ شکفت ہ (اردو) تنہا شکفتہ ہونا۔

(سعدی ے) دیدہ سعدی و دل ہر اہت تنہا ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

ہو تا نہ پنداری کہ تنہا می روی پو مخفی مباد کہ این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

از نہ بالاستعمال مصدر روییدن پیدا است بمعنی خالی بودن و ماندن است (ظہوری ے)

(۵۹۰)

ذوق در بار عام چندان نیست و بزم خاص کسی نباتات بهتر از انست که تمییم را گیریم (ار و و) جسم
که تنه مانند (ار و و) خالی رہنا جیسے آج کی کاشش غم کی وجہ سے یکتوت عذاب کا
مجلس بالکل خالی ہے۔ شکنجہ بند کر۔

تنہائی بقول فدائی (۱) تنہا و بکس ماند **تنہ شدن** استعمال بقول برہان کہ بذیل
است و (۲) بار وادون پادشاہان و بزرگان تنہ نوشتہ و بقول بحریم معنی قبول کردن و راضی
کسی را بی انبار و گیری می فرماید کہ این روز با شدن باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
خلوت می گویند مؤلف عرض کند کہ تنہا است و لیکن بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست
قرید علیہ تنہا است کہ گذشت و زیادت یا محاورہ قدیم باشد (ار و و) قبول کرنا راضی
مصدی تنہائی معنی تحقیق بی کسی و تجر و است ہونا۔ ماننا۔

و معنی دوم مجاز آن کہ خلوت را تنہائی گفتند تنی بقول برہان بروزن غنی بمعنی جسمانی تنہا
(ار و و) تنہائی (۱) و کیو با خویش (۲) خلوت نامری گوید کہ بمعنی منسوب بہ تن است چنانکہ
تنہ خواری اصطلاح بقول بحر و اندکاش تنائی بمعنی جسمانی گذشت۔ خان آرزو در
تن کردن از باعث غم و اندوہ و شکنجہ و عذاب سراج گوید خود این بمعنی جسمانی است و تنیان
ظہوری۔ در تعریف باغ نورس پور گوید کہ جمع این مؤلف عرض کند کہ حقیقت تنیان
طای از تنوندی اشجار خزان در تنہ خواری بجایش می آید و این موافق قیاس است۔
واز بر و مندی شاخسار بہار و بر خور واری (ار و و) جسمانی منسوب بہ جسم بقاعدہ فارسی
مؤلف عرض کند کہ استعمال این تخصیص اس کا استعمال ہو سکتا ہے جیسے (جسمانی قوت)

تثانی | القبول برهان بفتح اول و کسر ثانی و کسر ف و می طراند که در جهانگیری بمعنی خاموش
تثانی بالف کشیده و بنون زده بمعنی جهانیا شدن نیز آورده لیکن تن زدن مشهور است
باشد صاحب ناصری بصراحت معنی اول گوید که و در رشیدی تن زدن بجز بمعنی خاموشی است
(۳) اولادی که از یک پدر و یک مادر باشند صاحب فدائی می فرماید که تفسه بانی تندوست
مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد و اگر در خود برای شکار گس و (۴) بالیدن
معنی دوم اصطلاحی را باعتبار صاحب ناصری کرم ابریشم در پیه و ذکر معنی دوم و سوم هم
تسلیم کنیم که محقق زبان خود است (ار و و) فرموده صاحب بحر می فرماید که (۵) بمعنی کشیدن
(۱) جسمانی کی جمع (۲) و اولاد جو ایک باب چون کشیدن تا عنکبوت و صراحت معنی اول
اور ایک مان سے ہو جسکو محاوره میں حقیقی کہنے کہ بافتن است بهقیم و (۶) پید کردن
بین علاتی کا مقابل مؤنث - و (۷) اگر در دهنی گردیدن و (۸) توجه
تثین | القبول برهان بر وزن رمیدن (۱) والتلغات نمودن و ذکر معنی دوم و سوم هم کند
معروف است و (۲) بمعنی خاموش بودن (کامل التصریف) گوید که مضارع این تند است
و (۳) فریب دادن صاحب جامع بکر هر صاحب موارد معنی اول و دوم و سوم و هفتم
معنی صراحت معنی اول کند که بافتن عنکبوت تا و هشتم را نوشته (منه ۵) عشق او عنکبوت
خود راست صاحب ناصری بمعنی دوم و سوم را ماند که تثید است تنه گرد وطم صاحب
قناعت فرموده و طرز بیانش معنی دوم را هم نوادراین را مرادف تثین و تنودن دانند که
در شک می اندازد خان آرزو در سراج می فرماید بجایش گذشت (محسن تاثیر ۵) نظاره لب

علت باغبین نہ تند پامکس کہ شہد چہین مت بیان بود ہر و محققین آن را ترک کردہ اند یعنی
 ہر چہین نہ تند پاشک بی تو نگہ پای و رخاوار فارسیان (۲) آرنک بوت را تئیدہ گویند و مت
 پامہر و ماہ نہ بیند جور عین نہ تند پاشک کجا قیاس باشد (ار و و) (۱) تئیدن کا اسم مفعول
 مالہ می توان دیدن پامکس تو اگر خطا غیرین نہ اس کے تمام معنوں پر شامل (۲) مکاری کا جالانہ
 پامکس و دلق اگر ہست دسترس تاثیر پامکس تئیدہ ریسمان اصطلاح بقول ہر چہین
 پسیدہ ہر و رہ آن و این نہ تند پامکس عرض کہ ہندی اٹیا گویند صاحب اند نقل نگار غیاث
 کند کہ صراحت ناخذ این بر تنستن کردہ ایم معنی و غیاث ہم ہریان صاحب ہر مؤلف عرض
 اول و چہارم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن کند کہ وای برین محققین کہ در تعریف این لغت از
 (ار و و) (۱) مکاری کا جالانہ (۲) خاموش صراحت کافی کار نگرفتند و بیان نکردند کہ اٹیا
 ہونا (۳) فریب دینا (۴) پھولنا (۵) کھینچنا چہ چیز است ما ازین نقطہ ہندی بی خبریم صاحب
 (۶) پیدا کرنا (۷) کسی چیز کے اطراف پھرنا (۸) سا طع ہم ساکت و از سکوت آصفیہ معلوم می شود
 توجہ اور التفات کرنا کہ در اردو استعمال لغت اٹیا نیست کہ بالف
 تئیدہ بقول برہان بروزن رسیدہ (۱) یعنی و تائی ہندی و تھانی و الف باشد و معاصرین
 خاموش گردیدہ و معروف صاحب ناصری کہ عجم ہم ازین لغت فارسی بی خبر اند معنی اصطلاح
 این با مصدر تئیدن کردہ مؤلف عرض کند الا انیکہ بمعنی حقیقی درست و اند معنی چہری کہ
 کہ اسم مفعول مصدر تئیدن است بر جملہ معانی از ریسمان تئیدہ است البتہ در دکن اٹالا
 مفعولیش شامل ضرورت بیان نبود و ہر چہ قابل بالف و تائی ہندی و الف دیگر و لام و الف

سوم مقامی را گویند که در خانه بر بندگی ازین زبان کیسه های اقدود و انگلیسی زبان آن را
 درست کنند و سامان بی کار و غیر مستعمل بران بلیت گویند و خیال ما همین است که محققین بالا
 نهند که من وجه بتنیده ریمان مناسب دارد و ترجمه لغت هندی انشا را اشیاء نقل کردند همین
 ولیکن هرگاه فارسیان تنیده ریمان را بمعنی تعریف آخر الذکر قرن قیاس است (اردو)
 خاص بر زبان ندارند و محققین اهل زبان و اشیاء بقول غیاث بر (تنیده ریمان) هندی حس
 زبان دان و رای بجز و غیاث ازین کی تعریف فرید نهوسکی اور انالا دکن میں
 ساکت اند صراحت فرید بیرون از حیطه امکان اس رستی کی جال کا نام ہے جس کو گھر کے
 ماست و الله اعلم بحقیقه الحال اگر ترجمہ ہندی ایک کونے میں ملندی پر قائم کرتے ہیں جس
 این را انساب الف و نون و تائی ہندی و الف غیر مستعمل سامان مخوطا کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے انالا پر
 صحیح و انیم البتہ در ہندی زبان بازی را گویند اسباب خانہ اثاث البیت لکھا ہو نہ کر اور بلحاظ تعریف
 بر سر تختی کنند کہ در چار گوشہ آن کیسہ های شگ آبخر بلیت ایک بازی کا انگریزی نام ہے
 از ریمان تنیدہ می باشد و گوی عاجی در بازی آن جو نیز پر کھیلتے ہیں۔ مونت -
 تیسرہ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و انشد بازی ہوزر بروزن بیچہ بمعنی طرف
 و دامن چنانکہ گویند تیسرہ کوه کہ ازان دامن کوه مراد باشد (مطامی ۵) شاہ بہرام زین
 قرانگشت بسوی شہر آمد از تیسرہ دشت پرخان آرزو در سراج این را آورده مؤلف
 عرض کنند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و حالا بر زبان معاصرین عجمیت (اردو)
 طرف۔ دامن۔ مذکر۔

تینین فلک اصطلاح بقول برهان و جامع و انند و غیاث و مؤید اشاره بعقد و راس و ذنب که محل تقاطع فلک حامل قمر باشد یا مائل و مجرّه را نیز گویند که گاه کشان است صاحب رشیدی بر راس و ذنب قانع بهار گوید که (۱) عقد راس و ذنب و (۲) کهکشانشان خان آرزو بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که صراحت کامل معنی اول بر اثر در کرده ایم و تعریف گاه کشان بجایش می آید و این مرکب از لغت تینین و فلک است مرکب اضافی است و تینین بقول منتخب آنچه در آسمان از تقاطع منطقه فلک چو زهر و مائل بصورت مار بزرگ باشد که یک طرفش را راس گویند و طرف دیگر را ذنب (اردو) (۱) و دیگر اثر در که پیله معنی (۲) و یکجوا کهکشانشان نمک

فوقانی باواو

لو بقول برهان و جامع لفتح اول و سکون ثانی (۱) بمعنی تاب است که تابش آفتاب و اشراق آن باشد و (۲) جایی را نیز گویند در صحرا که آب در آن استاده بود و لبربی غدیر خوانند و بضم اول و ثانی مجهول بمعنی (۳) پرده و تپه و لای چنانکه گویند تو بر تو یعنی پرده در پرده و لای بر لای و تپه به تپه و (۴) بمعنی درون هم که در مقابل برون است و (۵) قیماق را نیز گفته اند و آن پرده باشد که بر روی شیر بند و (۶) یا ثانی ساکن معروف که لبربی انت گویند و (۷) بمعنی خود هم آمده که آن را خویش و خویشین خوانند و (۸) بهمانی و ضیافت هم (عکیم سوننی) (۹) منکر شوار توانی ناز شیر را تا اندر و بخت لبربی و بر توی پا (شاعر) (۱۰) ز دست تو ای شتی تندوست پورخ من چو دشتی و چشم چو تو پا (مولوی معنوی) (۱۱) رحمت صد تو بران بلفقیس با و پا که خدایش عقل صدمه بداد پا (فخر گرگانی) (۱۲) تنی دارم لبان موی باریک و جهان

بر چشم من چون توی تار یک پد (نظامی شاه) ای نظامی پناه پر تو پد بر کس مرش از تو تو
 پد (حکیم شرف الدین شفا فی شاه) هلاک حوصله دیده های گستاخم پد که چون نظاره روی تو تاب
 می آرد صاحب جهانگیری بر معنی اول و سوم قناعت فرموده صاحب رشیدی بذر معنی اول
 و نقل سند حکیم سوزنی گوید که توی را بهون نوی نیز توان خواند یعنی ناله کنی و بلرزی مای گوئیم که
 اصلاح در کلام قدما بر قیاس فضولی است و بذر معنی سوم این رایه یای تختانی نوشته با عرض
 کنیم که آن فرید علییه این است و یای آخر زائد و بذر معنی چهارم و ششم نسبت معنی هشتم گوید که ظاهر
 بدین معنی زبان مغول است و بطای حلی دیده شد خیال ما نیست که تصرف در اطا از عربان عجم واقع
 شده باشد و آنچه نسبت زبان مغول نوشته باشد که همچنین باشد و این تأسید معنی لغت است فقط
 که این لغت فارسی زبان و مال مغول است نه دیگری صاحب سروری بجائی ذکر معنی دوم فرمود
 می فرماید که جائے آب در دشت است و بجای دیگر ذکر معنی سوم و چهارم و پنجم کرده و بجای سوم
 معنی ششم و هفتم را آورده صاحب ناصری بر معنی اول و سوم قناعت فرموده خان آرزو و
 سراج بذر معنی سوم گوید که ظاهر الف بواو بدل شده و ذکر معنی چهارم هم فرموده نسبت معنی ششم
 گوید که بدون اظهار و او است و ضمیر مفرد مخاطب که بعربی انت گویند و می فرماید که گاهی اظهار و او
 هم شود لیکن در آن حال و او مجهول بود و بجوای جهانگیری معنی اول را آورده گوید که مشتق از فتن
 است ما گوئیم که سکندری خورد و فتن از تاف وضع شد و تو معنی تاب و تالش مبتدأ تاب است
 که اصل این تاو بود و بابدل شده و او چنانکه آب و او و الف حذف شد و ذکر معنی هشتم را کرده
 گوید که جشن و میزبانی هم داخل این است با عرض می کنیم که مقصودش جزین نباشد که معنی عام جشن است

که جهانی و میزبانی داخل آن باشد چهار بر دو که معنی چهارم و ششم و هفتم قانع صاحب فدائی برنی
 چهارم و صاحب بول چال بگواله معاصرین عجم همزبانش مؤلف عرض کند که اسم جانم فارسی
 زبان بهمه معانی بیان کرده برهان که صاحب جامع هم با او اتفاق دارد که محقق زبان خود است
 جادارو که این را بمعنی سوم مبتدا بگیریم چنانکه اوسه و اوسویه یا بالعکس این و از معنی سوم
 سرشیر مراد است که در سندی بالائی و طائی گویند (اردو) (۱) و کیوتالاب (۲) و جگه جهان
 پانی که بر اهوری مؤلف (۳) و کیوتیه (۴) داخل اندر (۵) بالائی اور طائی مؤلف (۶) تو باو و معروف
 (۷) خود آب (۸) جشن مذکر جهانی میزبانی مؤلف است.

توا بقول برهان و جاکگیری و جاس و رشیدی بر وزن هوا بمعنی ضائع و خراب و تلف (مولا
 منگهری ۵) زیر و زبر بگو و همه خانمان خراب و اسباب ملک جمله تلف کرده و تو باو
 خان آرزو در سراج گوید که بعضی گویند بدین معنی عربی است می تواند که مخفف تبا باشد
 که با باو بدل شود درین صورت بی تکلف فارسی باشد مؤلف عرض کند که تو و بقول منتخب
 لغت عرب است بمعنی هلاک شدن و جادارو که این را منقرض گیریم و ماخذ بیان کرده خان
 آرزو هم خلاف قیاس نیست و بالفهرس راقوی و انیم (اردو) ضائع خراب تلف.

توا بقول برهان و جامع و سروری و مؤید بر وزن خرابه نام مبارز است تورانی که سپر
 او بر تها نام داشت مؤلف عرض کند که وجه تشبیه این بوضوح نه پیوست و همین لفظ بانون
 عوض موخده می آید (اردو) تو باه یک پهوان تورانی کا نام ہے مذکر و کیوتوانه.

توا بقول طحقات برهان ریمانی که بدان باد بر چار و ابندند صاحب مؤید بگواله لسان

<p>ذکر این کرده مؤلف عرض کند که اسم جامد دیگر همه محققین صاحب زبان ازین سکت فارسی زبان دانیم ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم ازینکه سندی پیش نشد و بوجه باند تئیمین - مؤنث -</p>	<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>
<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>	<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>
<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>	<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>
<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>	<p>تواریفت عرب است بقول غیاث بروزن تفاعل باهم یکی فرو آمدن و باصطلاح شعرا واقع شدن مصرع یا بیت از طبع و شاعری اطلاع یکدیگر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این با مصداق خود هم کنند که در ملحقات می آید (اردو) تواریفت قبول آصفیه عربی - اسم نکر لغوی معنی باهم ایک جگه اترنا - اصطلاحی دو شاعرون کا باهم مضمون لڑ جانا - ایک ہی مضمون دو شخصون کے ذہن میں آنا -</p>

پس صاحبان جهانگیری و ناصری بر معنی دوم قانع صاحبان سروری و رشیدی بر معنی چهارم خان
 آرزو در سراج بزرگ احوال محققین بالا گوید که معنی سوم درست است که قوسی نیز چنین آورده مؤلف
 عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم و صاحب جامع معتبر تر از قوسی که محقق زبان خود است
 و در هر چهار معانی تشفق بابرهان (ارو) (۱۱) ششمین بقول آصفیه فارسی اسم مذکر خلوت
 پرندون کا گھونسلا مکان (۲۱) و دیوار جو گھانس اور بانس سے بنائیں موٹ (۳۱) دیوار باغ
 یا فالیر وغیرہ پر لگائے ہوئے کٹے مذکر (۴۱) و گھر جس میں گھانس اور کچر اکوڑا جمع رکھیں مذکر

تواردین بقول موار و مرادف رسید گذشت های توار حذف شده تحتانی معروف برو
 می فرماید که مضارع این توار و مؤلف عرض زیاده کرده و با علامت مصدر و آن کتب
 کند که دیگر محققین مصداق این را ترک کرده اند ساختند باصول با مصدر اصلی است که اسم این
 اسم مصدر این همان تواره باشد که بمعنی گزین ^{پیدا} مصدر مال فارسی زبانت (ارو) گننا

تواسی بقول برهان و جامع و رشیدی و سروری کبر اقول و سین بی نقطه تحتانی رسید
 (۱) فرش منقش را گویند مانند قالی و (۲) گلیم و پلاس الوان صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع
 بدین الفاظ که گلیم فروش منقش است (عبد القادر زانی ۵) فکندست فراش باد بهاری و تواسی
 الوان ابرکوه و کرد در بوخان آرزو در سراج بر فرش منقش قانع گوید که قالین باشد یا دیگر
 مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد اگر چه صورت لفظ تقاضای آن می کند که
 این را ترکی دانیم ولیکن لغات ترکی ازین ساکت فارسی قدیم دانیم معاصرین عجم بر زبان نادر
 معنی دوم حقیقی می نماید و معنی اول مجازش (ارو) (۱) و فرش جس منقش و گار ہو قالین ہو

تواضع پانا خوش اخلاقی پانا۔
تواضع کر دین استعمال صاحب آصفی
 صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر کنند کہ بمعنی حقیقی است یعنی اخلاق و فروتنی کر دین
 این کر دہ از معنی و محل استعمال ساکت لفظ (نوفانی شیرازی) قربان آن شوخم کہ چون از
 عرض کنند کہ فارسیان استعمال این بحق غشی و ور می بیند مرا چندان تواضع می کنند کہ انفعالم
 مالدار می کنند کہ متواضع باشد مقصودشان ہمین می کشد با مخفی میاود کہ از سند بالا استعمال مصدر
 کہ این تعریف او نیست از نیکہ مفلسی او وجہ تواضع کردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو)
 است و برعکس صفت تواضع برامی گردن افرازا تواضع کرنا۔
 قابل تعریف است (اردو) یہی فارسی مثل
 دکن میں مستعمل ہے۔
تواضع عزیزت کند و جہان مقولہ
 صاحب محبوب الامثال ذکر این کر دہ از معنی
 و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
 بصفت تواضع این را بر زبان دارند مقولہ است
 نہ مثل (اردو) دکن میں کہتے ہیں عا جی
 محبت بڑھاتی ہے اور بد مزاجی دشمن بناتی ہے ایک بعض مقامات پر یہ بھی کہتے ہیں یا خشک
 یہ کہاو مت تعریف تواضع میں مستعمل ہے۔ اخلاق کب تک کچھ دیکھئے بھی۔

تواضع گری استعمال صاحبان اند و

تواضع نمودن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی

بہار بذیل تواضع ذکر این کرده گویند کہ شدہ مؤلف

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ

عرض کند کہ از قبیل چارہ گری و در یوزہ گری است

مرادف تواضع کردن باشد و سببش کرده اش

موافق قیاس بمعنی حاصل بالمصدر مستعمل یعنی تواضع

مستعمل بمعنی تواضع است کہ بجای خودش می

سازی (خسرو) خوشہ پر شد بہ تواضع گری

مرادف نمودن (امیر خسرو) جنگ ز گشتہ تواضع

خوشہ جایی بزبان آوری (اردو) تواضع نمودن

بہادنگر سرافکندہ نای (اردو) دیو تواضع کردن

تواضع بقول بہان بضم اول و ثانی بالف کشیدہ و فتح غین نقطہ وار و سکون جیم بفتح رومی نام

نام پوست درختی است و آن سفید و بسیار تلخ و بواسیر را نافع است صاحب اند نقل نگارش۔

مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط این را ذکر کرده و دیگر محققین فارسی زبان ہم این را ترک کرده

فارسیان از برای این لغت زبان خود ندارند ازینجا است کہ لغت رومی را جادادہ اند و لیکن بمعنی

کامل این معلوم نشد کہ بدیگر السنہ این را چه نام است و از خواص ہم ذکر می نشد (اردو) تواضع

ایک درخت کے پوست کا نام ہے جو رنگ میں سفید اور نہایت کڑوا ہوتا ہے اور مرض بواسیر

کو نافع ہے افسوس ہے کہ اس کا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔

تواالی بقول مؤید بالفتح طمانیہ کذا فی ز فائگو یا و در شرف نامہ این لغت را در ترکی آورده است

و بجای لام نون باشد مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این بگو

اگر سنا استعمال این بہت آید تو انیم عرض کرد کہ مبتدل و منحرف باشد چنانکہ نیلوفر و لیلوفر و تولی

بدین معنی در لغات ترکی یافتہ نشد (اردو) طمانیہ مذکور۔

توان | بقول برهان و جامع لضم اول بروزن جوان (۱) قوت و قدرت و توانائی و (۲) بمعنی
ابر که عبری سحاب گویند و (۳) امکان چیز را هم (علیم از قی ۵) نیاز آرزوی من است
مشرف بدان قدر که بود قدرت و توان برسان (۴) امیر خسرو (۵) رسیدگی که بر کوه ریزد توان
و شود بر سر کوه کشتی روان (۶) کلیم (۷) کز اقبال ثانی صاحب قران (۸) شکار چنین صید و شتی
توان (۹) صاحبان جهانگیری و سروری و ناصری بمعنی اول قانع و صاحب فدائی بمعنی اول
خان آرزو در سراج بزرگ بمعنی اول و دوم گوید که در جهانگیری لضم است و در برهان بروزن
جوان کثرت استعمال مصدق قول اخیر است و اغلب کفتح و ضم اختلاف لهجه جاهاست
و هم او در چراغ هدایت ذکر معنی اول کرده می فرماید که ازین ماخوذ است توانست و تواند
و آن اکثر بلفظ کرد و غیره مستعمل چنانکه توان خورد و توان کرد و گاهی تنهائیر بهار نقل بخارش
مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جاد فارسی زبان است و معنی سوم مجازش و معنی دوم
هیچ تعلق ازین ندارد بلکه بدین معنی هم اسم جاد است مخفی مباد که این بمعنی اول اسم مصدر
توانیدن است که بجایش می آید و آن و رای مصدر توانستن باشت فرق در هر دو همین
قدر که توانیدن کامل التصریف است و توانستن سالم التصریف آنانکه تواند مضارع توانستن
و انسته اند سکنه ری خورده اند و آنانکه تواند و توانست را ماخوذ از توان خیال کرده اند از
قواعد زبان بی خبر اند ازینکه توانست ماضی مطلق توانستن است و تواند مضارع مصدر
توانیدن (ار و و) (۱) قوت قدرت توانی مؤنث (۲) امیر مذکر (۳) امکان بزرگ

توانا بقول بهار بمعنی قوی و مقابل این	توانا است و برین تقدیر ناتوان خفت
---	-----------------------------------

<p>تا توانا باشد (شیخ نظامی) جهان آفرین از توانا که گذشت اصل این است و توانای مرید جهان بی نیاز و توانا کن و تا توانا که از پیش صاحب آن که بران یای مصدری زیاده کردند و گیر اند نقل نگارش صاحب فدائی گوید که دارای پنج (ار و و) توانائی قوت مؤنت - توان است که صاحب زور و نیرو و دولت و توانا توانا بقبول برهان و جامع و رشیدی و</p>	<p>قدرت است که بتازمی قادر است مؤلف سروری و ناصری بر وزن و معنی طباخچه است عرض کند که هر سه از حقیقت این بی خبر و سکن که بعربی طمه خوانند صاحب جهانگیری گوید که خورده اند این اسم جامد نیست بلکه از قبیل همان تباخچه باشد که گذشت خان آرزو و</p>
<p>دانا و بیاست که بر امر حاضر توانیدن که توان سراج می فرماید که تحقیق آنست که این مبدل توانا است الف فاعلی مرکب کرده اند که افاده معنی است و فارسی دانان عربی خوان تایی قمرش فاعلی کند آنکه مصدر توانیدن را نمی دانند را به طای خطی بدل کرده اند از عالم طبعیدن و تواند را اما خود از توان پندارند نمی توانند که چنانکه گذشت مؤلف عرض کند که موافق بحقیقت رسد (ار و و) توانا قوی توانا قیاس است (ار و و) و کمیو تباخچه -</p>	<p>توانائی بقبول اند با ضم معروف صاحب (الف) تواناست الف (۱) ماضی مطلق فدائی گوید که زور مندی و نیرو مندی که بتا توانستن ب باشد و (۲) بعضی قدرت است (یکم سنائی) اگر چند این را اسم جامد معنی قوت خیال کرده اند</p>
<p>از توانائی زنده همچو خالکی با و اگر چند اشکیا و ب بقبول بحر نفیم اول و کسرون قوت و قدرت خورنده همچو سندی با مؤلف عرض کند که و توانائی داشتن بر کاری و چیزی می فرماید</p>	<p>توانستن (الف) توانستن (ب) توانستن (ب) باشد و (۲) بعضی قدرت است (یکم سنائی) اگر چند این را اسم جامد معنی قوت خیال کرده اند</p>

که تانستن محقق آنست. کامل التصریف باشد هم همچون پیکرستن (ار دو) الف (۱) ب کا
و مضارع این تواند صاحب موار و مهربانش ماضی (۲) دیکهو توان (ب) قدرت اور قوت
(سلمان ۵) دبیر چرخ همی خواست تا کند اور توانائی رکھنا (کسی پر یا کسی چیز پر)
قلمی و چونیشکر شکر شاه نتوانست و صاحب توانش بقول سروری بکسر نون بمعنی توانائی
نوادرم این را آورده مؤلف عرض کند که باشد (حکیم سنائی ۵) سوی عالم نه سوی صا
همه تحقیقین بالاحق تحقیق او اند کرده اند اسم مصدر طن و دانش جان به از توانش تن و مؤلف
این توانست که بمعنی توان باشد. توانیدن کامل عرض کند که این حاصل بالمصدر توانیدن است
التصرف است و این سالم التصریف که از اشتقاق که می آید (ار دو) دیکهو توانائی. مؤنث
این بدون ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و توانکن بقول ماضی و اند نون موقوف
آنانکه تواند را مضارع این خیال کرده اند کنند و کاف مضموم بمعنی آدمی یا نیروی توانا بکار که هر چه
خورده اند آن مضارع توانیدن باشد و این بخوابد کردن تواند و بران قادر باشد و ترجمه
مضارع نذر و که سالم التصرفات فارسیان توانست فاعل مختار است بیارسی زیر که توانا بمعنی قادر
را با علامت مصدر رتن مرکب کرده اند و یک و ناتوان بمعنی عاجز است. صاحب سفرنگ شرح
فوقانی را از دو فوقانی مجتمعه حذف کرده مصدر نود و هشتی فقره (و سائر آسمانی بفرز اباد و خشتور
وضع ساختند جا دارد که اسم مصدر توانستن هم و خشتور) ذکر این کرده گوید که بمعنی فاعل مختار
همان توان باشد که گذشت و سیم جمله در است مؤلف عرض کند که معنی لفظی این گفتند
وضع مصدر زیاده کرده اند چنانکه در دیگر مصا هر چه خواهد و مرادف توانا. فارسی قدیم است

دیکھو توانا۔

کہ حال اور محاورہ زبان مستعمل نیست (اردو)

توانگر کہ گزیری بصدری زیادہ کرده اند و فوق

قیاس است (اردو) توانگری دیکھو بانوان

توانگری بدل است نہ بمال مثل

توانگر بقول بہار (۱) بمعنی صاحب قوت

مکتب از توان بمعنی قوت و گر کہ کلمہ نسبت است

و بہار (۲) بمعنی مالدار و مستغنی استعمال یافته

و در رسم خط بدون الف نوشتن خطا است

و خواندن روا (سلمان ۱) اگر بقاعده

خدمت نمی دہد دستم بہ از انکہ نیست بقوت مرا

توانگری پای بہ صاحب بحر بہار صاحب

فدائی می فرماید کہ خداوند مال و ثروت را گویند

مؤلف عرض کند کہ رسم الخط معاصرین عجم بدو

الف است (ظہوری ۱) تو نگرم بچون گرچہ

مفسر بخود بہ خطای ظہوری ثواب گردیدہ است

ہ (اردو) (۱) دیکھو توانا (۲) تو نگری بقول صفحہ

فارسی یعنی مالدار دولت مند

توانگری بقول فدائی بمعنی دولت مندی و

بہ نیازی و اشتغال مؤلف عرض کند کہ بر لفظ

صاحب محبوب الا مثال ذکر این کرده از معنی

و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ

فارسیان این مثل را در تعریف توگری استعمال

می کنند و از قبیل (بزرگی بعقل است نہ بسال

مقصود آنست کہ اگر دل تو نگراست مسکین

ہم تو نگری می کند (اردو) دکن میں کہتے

فدائی می فرماید کہ دل سے ساری تو نگری

توانا بقول خان آرزو در سراج بروزن

خزانہ نام مبارز تورانی مؤلف عرض کند

کہ وجہ تسمیہ این ہمین معلوم می شود کہ بر لفظ توان

ہای نسبت زیادہ کرده اند و بلحاظ قوت و طاقت

لقب او باشد نہ نام و اندر علم مخفی سباد کہ ہمین

لفظ بہو تہ عوض نون چہارم بہ ہمین معنی گذشتہ

است معلوم می شود کہ ہمین اصل و ان تصحیف

(ارودو) تواند. ایک پہلوان تورانی کا نام اور اینجا ہمیں قدر کافی است کہ این مبدل
یا لقب ہے۔ مذکر۔
توانیدن | مصدر است مرکب از اسم توان و مصدر است برهان و جامع بفتح اول و ہای
مصدر توان و ہای معروف علامت مصدر ہوز (۱) قلیہ بادانجان را گویند و (۲) کوکو و
وان۔ باصول مؤلف مصدر اصلی است خاکینہ و (۳) گوشت پنچہ نازک و (۴) کباب
از نیک اسم این مصدر مال فارسی زبان است ہم۔ صاحب رشیدی این را بتباہہ نوشتہ۔
مرادف توانستن کہ بجایش گذشت محققین ہر دو را مرادف بتباہی گوید۔ صاحب سروری
مصادر این را ترک کردہ اند و مضارع این نسبت معنی اول می فرماید کہ نام طعامی است
را کہ تواند است مضارع مصدر توانستن کہ مرکب باشد از گوشت و بادانجان چنانچہ مرقی
قرار دادہ اند۔ کامل التشریف (ارودو) و ہا و ہا و آن را بتباہہ نیز گویند کذا فی الشرف
توانستن۔
تواہج | بقول ملحقات برہان گوشت پنچہ نسخ معنی سوم و چہارم ہم و نسبت معنی سوم صراحت
نرم و نازک صاحب رشیدی بتباہی کہ ہمین کمزید کہ گذشت قیمہ باشد و در روغن جوشیدہ
معنی گذشت ذکر این کردہ است صاحب صاحب ناصری بہ نقل جملہ معانی بیان کردہ ہر
مؤید بر معروف قانع خان آرزو در سراج گوید کہ در فرہنگہا نیافتیم مہان تباہہ است ہا
ہم این را بتباہی نوشتہ مرادف گوید مؤلف کہ تصحیف شدہ باشد خان آرزو در سراج گوید
عرض کنند کہ صراحت کامل ہمد را اینجا گذشت کہ با لغت نام طعامی است و بعضی گویند از گوشت

و باد انجان باشد می فرماید که تحقیق بهمان است که در او ایم و دیگر معانی که وری معانی تبایه در اینجا
 که در فصل بای موحده گذشت مؤلف عرض مذکور است بجز (ار و و) (۱۱) گوشت
 کند که مقصودش از فصل بای موحده بای دوم کاوه قلیه جوین کے ساتھ پکائین دیگر (۲۰) اند
 است مگر آن را فصل گفتن در غلط انداختن - کاغذ گینه دیگر (۳۰) پکا هوا قیسه دیگر (۴۰) کتاب دیگر
 حاصل نیست که او این را مبتدل تبایه بنماید **تواری** بقول برهان و جامع و ناصری بر وزن
 چنانکه آب و آو و دیگر معانی بالا هم هیچ نداند و معنی تبایه است که نابود کرده شده و ضایع
 و ما با او اتفاق نداریم و به سند قول صاحب گردیده و بحال نرسیده باشد - خان آرزو
 جامع که محقق زبان خود است همه معانی بالا و در سراج گوید که مبتدل تبایه است مؤلف
 را هیچ پذیریم حقیقت ما خد همین قدر که این عرض کند که موافق قیاس است چنانکه آب و
 مبتدل تبایه باشد و صراحت ما خد بر تبایه او (ار و و) و کچو تبایه مؤلف -

توپ بقول ملحات برهان بر وزن خوب یعنی را دیده و (۲۱) طاقه که بهندی تهمان
 مانند صاحب مؤید بواله زفا نگویا بر معنی اول قناعت فرموده - صاحب آصفی بواله بها
 گوید که (۳۱) یکی از آلات جنگ است که از بهفت جوش ریزند که استعمال این با صا در و
 ملحات می آید مؤلف عرض کند که بهار این را به بای فارسی نوشته - تسامح صاحب آصفی
 معلوم می شود که در اینجا قائم کرده و لیکن از زبان بعضی معاصرین عجم ما این را بمعنی موسم بهای عربی
 هم شنیده ایم و خبر نیست که مبتدل توپ باشد چنانکه آب و اسب - اسم جابد فارسی زبان
 دانیم (ار و و) (۱۱) دیده - دیگر (۲۱) تهمان - دیگر (۳۱) و کچو توپ -

توبال بقول ملحات برهان بزتر باشد صاحب سروری بحواله آدات الفصلا گوید که لغت
تا سکون واو و بعد از واو بای تازی و فتح رای همله است بمعنی بزتر صاحب مؤید هم این را

آورده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید بسیاری از محققین اهل زبان و زبان
دان این ترک کرده اند عجب است از صاحب سترنگ سیما جامع (ار و و) بزتر چچیلان ذکر
توبال بقول برهان بمعنی داس باشد که عبری نحاس گویند می فرماید که بای فارسی هم آمده و

براده و سونش مس و نقره و امثال آن را نیز گفته اند و بعضی گویند مس و آهن و امثال آن را چون تبا
و چکش و تپک بران زنند ریزه های که از آن می ریزد و می پاشد آنها را توبال می گویند و این اصح
است چه توبال النحاس ریزه های را نامند که بوقت چکش زدن از مس تافته می پاشد و آن را
پوست مس می گویند و آن لطیف تر از مس سوخته است و همچنین توبال الحديد آنچه از آهن تفته
ریزد و اگر توبال و براده آهن بر کسی بزند که در خواب دندان بزدان بساید و بکراچد دیگر آن
مخل نکند و اگر از آن قدری در شراب بزم آمیخته ریزند زهر را بخورد و اگر آن شراب را
بخورند زیان نکند - صاحب جامع این را به بامی موخده و فارسی هر دو بمعنی عام براده و ریزه
طلا و نقره و مس و غیره گوید و فرماید که ریزه های که بوقت چکش زدن از مس تافته و آهن تابیده
صاحب اند نقل نگار برهان و این را لغت فارسی داند صاحب مؤید می طراز و که مس باشد که تبا
نحاس نامند و در لغات طب است توبال پوست مس معنی سونش - صاحب محیط گوید که معرب
تعال فارسی است و یونانی ایاطیطس نامند و آن ریزه هاست از مس و آهن تفته که هنگام گویند
جدا شود و از مطلق آن مراد توبال مس است مؤلف عرض کند که توبال اسم جامد فارسی با

است و توفال مبدلش همچون سپید و سفید و این بقول محیط مقرب که فارسیان این را هم بر زبان
دارند (ار و و) (۱۱) تانبا نکر (۲) سونے چاندی تانبے۔ لوبے وغیرہ کے ریزے جو
اسکو گرم کر کے ٹھوکنے اور گھڑنے کے وقت گرتے ہیں۔ بقول محیط اعظم اصطلاح طبی میں
صرف توبال سے تانبے ہی کے ریزے مراد ہیں۔ نکر۔

توبالین بقول برہان و انند بنیم مہیم و لام و سکون نون بلغت یونانی نوعی از تیو حالت
و آن را بعرابی علقی خوانند بر آن مانند برگ کبر باشد چون شاخی را شکست شیر بیماری از آن روان شود
صاحب محیط گوید نباتی است کہ آن را بیونانی اوسیرس نامند ہم او ذکر اوسیرس نکند البتہ
اوسیرس را نوشتہ می فرماید کہ نباتی است کہ در سوختن آتش مستعمل و چوب آن در ابتدا مائل
بسیاهی و در آخر مائل سبزی می شود و شاخهای آن باریک و بدشواری کوفتہ می گردد و برگ
آن مثل برگ کتان و در طعم تلخ فلنداد و آن تعلیق بالغ است مشرب آن مفتوح سد و چون طبع آن
بنوشند یرقان را نفع دهد و گاهی از چوب آن کاسہ ساختہ در آن آب می نوشند و یرقان را مفید
می شود مؤلف عرض کند کہ خیال ما این است کہ در کتابت آرا شکل و آو نوشتند یا و او
را شکل را و تصدیق این ازین می شود کہ صاحب محیط بر علقی ذکر اوسیرس کرد و بجایش عوض
اوسیرس را نقل کرد و الله اعلم بحقیقہ احوال ما حقیقت فرید این نتوانستیم معلوم کرد و
عجیب نیست کہ این همان درخت است کہ آن را در کن کوروی و کوروی نامند کہ همچون شعل
می سوزد و مخفی سباد کہ فارسیان از برای این لغتی در زبان خود ندارند و همین لغت یونانی را استعمال
کنند ازینجاست کہ صاحب برہان این را جادادہ (ار و و) ایک درخت کو فارسیون نے

(ار و و) (الف و کیموتہ بہ تہہ (ب) تہہ آن و جادار و کہ این را سبیل تہہ بر تہہ دانیم
 بہ تہہ کرنا گہری کرند لیشنا۔ کہ ہای تہہ بدل شود بہ واو چنانکہ او سہ واو سہ
 تو پر تو اصطلاح بقول برہان و بحر و جامع مخفی سباد کہ بمعنی سوم حلوائی کہ گفتہ اند آن
 باو و مجہول بر وزن مو بر مو بمعنی (ا) لا بر لا و تہہ ہم ورق بورق آرد باشد کہ در سندی آن یا
 بر تہہ و (۲) پی در پی و ونبال یکد گیر و (۳) نام پورن پوری نامند (ار و و) (ا) تہہ تہہ
 حلوائی و (۴) ہزار خانہ گو سفند و (۵) مرم (۲) پی در پی (۳) پورن پوری۔ مونث۔
 سرور خود و (۶) حرام توشہ۔ صاحب ناصری مٹھائی کی ایک قسم (۴) ہزار خانہ۔ مذکر۔
 بذکر معنی اول گوید کہ (۷) چند خانہ کہ درون۔ دکن میں بکرے کی ایک خاص نوعی گو کہتے ہیں (۵)
 یکد گیر ساختہ باشند (نخبی ۷) دل خود در تہہ خود سر شخص خود را سے (۶) حرام خوار (۷)
 چاہ وقت شنام بیدلان تو بیفتند اگر تو چند گھر جو ایک احاطہ میں ہوں جن کے اندر سے
 بر تو پڑا (ناصری ۷) اسی ہدایت گر خدا جوئی ایک دوسرے کا دروازہ ہو۔ مذکر۔
 تو دنیا جو مباحش پڑ جائت چون پاکست و نیکو تو پرہ بقول سروری انچہ در وجود کاہ کنند
 بدول و بدخو مباحش پڑ بر پراکن لعل و رمان و بر سر اسب و استر و خرمند تا بخورد (طہیر ۷)
 دار تا بر تمانہ پڑ بر سر آورد و عمان سار تو ہم از بہر مرکب تو کہ نعلش سر و بلال پڑ شد کہ کشان
 تو مباحش پڑ و بجوالہ برہان ذکر دیگر معانی ہم فرمود چو آخر یہ دین چو تو برہ ہادی فرماید کہ سجد و او
 صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع مؤلف نیز آمدہ صاحب انند بجوالہ تفائس گوید کہ لضم
 عرض کند کہ معنی اول حقیقی و دیگر مہمعانی مجاز اول و سکون و او مجہول و ہای موحده و رانی

و ہا در آخر لغت فارسی است بمعنی کیہ مذکور مرامی دانی یا بعضی از معاصرین عجم گویند کہ در عجم
 و لہری آن را مخلصہ گویند و بفارسی تیرہ ہم کنند این را بہ شکل دراز می سازند و همچون توب
 را و صاحب فدائی ہم این را آورده می فرماید می نماید کہ مرکب است با توب و راہ یعنی راہ
 کہ پیلہ ایست کہ از چرم یا پشمینہ دوزند و بر دو مثل توب دارندہ الف حذف شد و ہمین
 جای دہنہ آن دو ال یا رسی می پیوندند و است وجہ تسمیہ این (ار و و) توبرا بقول آصفی
 و ران جو و گاہ رخیہ از گردن ستور گونہ می آویزند اسم مذکر فارسی من توبرہ گھوڑے کو دانہ چرخانے
 کہ پوزش و ران رو و و آن را بخورد و صاحب کائنات یا چمڑے کا تھیلا۔
 رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ہم **توب رنجین** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
 توکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جادو فانی این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
 زبان است و حیف است کہ بحقیقت این شہر کند کہ مراد ف ہمان توب بستن است
 کہ بمعنی دیگرش گذشت اشارہ این در اینجا کہ بہ جایش گذشت (طاہر نصیر آبادی)۔
 شد از اینجا کہ بتلافی مافات سندش را برای رنجین توب تازہ شد تعیین پادشاہ
 ہمین جالقل می کنیم (حافظ) بستہ بر آخر راہ عقیدت ز صدق شد پویان پر (ار و و)
 او استرین جومی خورد و پکثرہ افشاں و بین گفت و میگو توب بستن۔

توبرہ بقول برہان و جامع باثانی مجہول و فتح زامی ہوزر بر وزن موصدہ (۱) ساق خربزہ
 را گویند۔ صاحب رشیدی این را بمعنی (۲) بیخ بیارہ خربزہ گوید و صاحب جہانگیری ہمین
 صاحب ناصری می فرماید کہ بضم و و او مجہول و با و زامی مفتوح بیخ و بن و ساق بوئہ خربزہ

را گویند۔ خان آرزو در سراج بر پنج بیارہ قانع مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
 است و باعتبار صاحب نامری ہر دو معنی را تسلیم کنیم (اردو) (۱) خزیرہ کی بیل ہوٹ
 (۲) خزیرہ کی جڑ ہوٹ۔

توپک بقول برہان و جامع بضم اول بروزن توپک بمعنی گنجینہ و مخزن باشد صاحب برہان
 می فرماید کہ بفتح اول نیز باین معنی گفتہ اند و یہ ہمین معنی بجای بای ابجد تائی قرشت و نون و یائی حلی
 و بیائی فارسی عوض بای ابجد ہم آمدہ صاحبان جہانگیری و نامری ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو
 در سراج بذکر تعریف بالامی فرماید کہ قوسی در فصل کاف تازی آورده و در اینجا کاف فارسی
 است و در ادات بفتح تائی اول و دوم و در شرف نامہ بجای تائی دوم نون و بقول رشیدی
 توپک بیائی فارسی در اول و تائی مفتوح بمعنی زریکہ در قدیم رائج بود و بحیال ما این سہو
 است از وجہ پوتہ بیائی فارسی بمعنی خزانہ نہ از رائج قدیم و بدین معنی توپکی بیائی تھانی است
 نہ توپک بحدف آن مؤلف عرض کند کہ حاصل تعریفش ہمین کہ بالغت ہذا اتفاق دارو و
 باعتبار جامع و نامری ہم ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و اتفاق اکثر محققین بر کاف فارسی
 است و بعض محققین کاف عربی (اردو) مخزن خزانہ نہ ذکر۔ دیکھو توپک کے پہلے معنی۔

توپکی بقول برہان بسکون بای ابجد بروزن سروری ہنر بانس (استاد عمارہ س) بابر حجت	
توپکی نام درمی است کہ در قدیم زودہ بودند ماند ہمیشہ دست امیر چگونہ ابرکیا توپکیش بارت	
و رائج بود و طر تعریف برہان کاف عربی را طہر صاحب رشیدی بذکر این کاف عربی گوید کہ این	
کند و صاحب جامع ہم بہ کاف عربی نوشتہ است نیز توپکی ابجد قدیم بابر تا مؤلف عرض کند کہ	

ما بر توبک تسلیم کرده ایم که بمعنی مخزن باشد و دانیم (اردو) توبکی - ایک قدیم سکری
 یای معروف در آخرین برای نسبت است و نام ہے جو رائج تھا جس کی تحریف فرید
 بس و باعتماد محققین اہل زبان این را صحیح معلوم نہ ہو سکی - مذکر -

توبہ بقول برہان لضم اول و سکون ثانی و فتح بای ابجد (۱۱) قوس قزح را گویند و باین
 معنی بجای بای ابجد یای خطی ہم آمده صاحبان جامع و مؤید ہم این را آورده اند بہار گوید کہ
 (۲) باز ماندن از کار ہای بد و ناقص و نادرست سنگین و شکستہ از صفات اوست و با
 لفظ دادن و شکستن و فرمودن و کردن و گستن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول لغت
 فارسی زبان است و بمعنی دوم بقول منتخب لغت عرب فارسیان استعمال این
 بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بامصادر فارسی مرکب ہم کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵)
 و اماں رندم گشتہ ترای شیخ از من در گذر بآلودہ چون سازم و گرا از توبہ استغفار را بآ -
 (اردو) (۱۱) قوس قزح - مونث - و یکھوا غلیسون (۲) توبہ - بقول آصفیہ - مونث - عربی -
 و یکھو تیت -

توبہ بخشیدن استعمال - صاحب آصفی توبہ برای شکستن مثل - صاحبان
 و گرا این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض خزینه الامثال و امثال فارسی و گرا این کرده
 کند کہ ہایت دادن توبہ باشد (سعدی ۵) از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
 گرا و توبہ بخشید بماند و درست و کہ پیمان مانی تھا کہ فارسیان می خوار و میخانہ استعمال این بحق
 است و مست و (اردو) توبہ کی ہایت کسی گفتہ کہ از میخواری توبہ کردہ باشد گویند

۱۰ آنجا توبه برای شکستن است یعنی لشکر کردن یعنی خواستن که توبه کند مؤلف عرض
 توبه راومی خواری کن (اردو) توبه توری کند که موافق قیاس است (نہوری ۵)
 کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ یہ اس کا لفظی ترجمہ نہوری خوش توبہ می خواست ساقی ہارنی
 ہے دکن میں کہتے ہیں اس توبہ موچکی پھر غلغلے و رگڑی توبہ شد (اردو) توبہ چاہنا
 کر لینا یعنی اب توبہ توڑ دو اور پھر توبہ کرلو **توبہ داؤن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
 یہ اکثر مستعملین مستعمل ہے۔
توبہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این صاحب آصفی مذکور این کردہ از معنی ساکت
 کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم با بحر۔
 بمعنی توبہ کردن است (سلمان ساوجی) و اصل این حکم توبہ داؤن بود در محاورہ زبان
 آن نرگس است را بخوابانی و من پر از شکستہ لفظ حکم حذف شدہ توبہ داؤن باقی ماند۔
 باریستم توبہ (اردو) توبہ کرنا۔ (کمال اصفہانی ۵) پارسا از لب ساغر بند
توبہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر آب آرد و دیگران رازی و نقل چہ توبہ دیدہ
 این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند مخفی مباد کہ سند بالامتعلق با مصدر و ہمیدین
 کہ بمعنی قائم بودن توبہ باشد (سعدی ۵) است کہ بجایش می آید (اردو) توبہ کا حکم دینا
 یار ویرین مرا گوئی زبان توبہ مدہ پا کہ مرا توبہ توبہ وہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف
 بشمشیر نخواہد بودن پا (اردو) توبہ قائم مینا و از ملاء نظیری نیشاپوری سندش آوردہ۔
توبہ خواستن استعمال۔ بمعنی خواہش توبہ (۵) الفت دہ ہجران و وصال است مصوری

و مخموری می توبه ده و توبه شکن شد مؤلف **توبه شکن** استعمال به بیمار گوید که معروف
 عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حکم **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
 دهنده و متعلق به مصدر (توبه و پیدن) و بمعنی کسی که توبه شکن متعلق به مصدر (توبه شکن)
 پس دیگر هیچ (اردو) توبه کا حکم است که گذشت و به اصول و متعلق به مصدر (توبه شکن)
توبه شکن مصدر اصطلاحی بقول شکنیدن که مرادف آنست سندان از طلا
 بخر خلاف عهد کردن و رجوع کردن به گناه نظیری بر (توبه ده) گذشت (اردو) توبه
 صاحب آصفی هم ذکر این کرده از معنی ساکت شکن ترکیب فارسی اس شخص کو که گفته این
مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با جسر جس نے توبه کر کے توڑ دی ہو۔
 (طالب آملی ۵) برآگفته توبه شکن نشوید **توبه فرمایان** هر خود مثل صاحبان
 کین توبه بفرمان می نایب شکستیم (اردو) **توبه کمتر می کنند** مخزینة الامثال و
 توبه توڑنا۔ امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال
توبه شکست یافتن مصدر اصطلاحی ساکت مؤلف عرض کند که (توبه فرمودن)
 لازم مصدر (توبه شکن) است مؤلف مصدر است که بمعنی حکم توبه دادن می آید و
 عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ۵) مرادف مصدر (توبه دادن) و این مثل متعلق
 هنوز و ظهوری نمی کند با آنکه توبه یافته چون به مصدر مذکور است فارسیان بحق موعظت
 موی او شکست (اردو) توبه توڑاجانان کنندگان این مثل را نیزند مقصودشان این
 باقی نرینا۔ است برایشان که چون به دیگران حکم توبه می کنند

(۵۵۵)

پرا خود توبہ کرتی کنند (ار و و) و کن میں کہنے عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تو کہند
 میں خود فضیحت و بیکری را نصیحت کیا یہ (ملاحظہ فرمائیے) شرابی کہ از میں او توبہ کار باز
 کہاوت و غلطوں کے حق میں مستعمل ہے یعنی بند تقید شود و شرکار ہو (ار و و) توبہ کرنے والے
 ہو کہ توبہ نصیحت کی جاتی ہے اور خود اس کے خلاف توبہ کروں استعمال بقول بحر بمعنی باز ماند
 عمل کرتے ہیں۔
 توبہ فرمودن مصدر اصطلاحی بقول بحر معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
 مرادف توبہ داؤن مؤلف عرض کند کہ موافق است و بمعنی حقیقی (ظہوری ۵) زلف سا
 قیاس است اگرچہ معنی لفظی این ظاہر توبہ گردان رعایتی شکست ہو اگر کند توبہ را رعیت است
 است ولیکن بمعنی اصطلاحی همان کہ بالا گذشت (افغانی ۵) و اگر ز عشق جوانان مست شود
 (ظہوری ۵) توبہ فرمائی ظہوری از توبہ بود و نکرو و پنکھ کہ افغانی زیر جام شنید و منحنی رہا
 ہم تو فکری کن پیشانییم ما (ولہ ۵) توبہ فرما کہ از سند بالا استعمال مصدر کنند پید است
 ندیدہ مستی من ہو و نہ این ظلم کی رو امید است کہ بپایش می آید (ار و و) توبہ کرنا۔
 و منحنی مباد کہ اصل این مصدر (فرمودن توبہ) توبہ کشودن مصدر اصطلاحی ظہوری
 بود و حذف کلمہ بہ توبہ فرمودن باقی ماند منحنی بمعنی توبہ شکستن استعمال این کردہ مؤلف
 مباد کہ ہر دو سند بالا متعلق بمصدر فرماید عرض کند کہ از قبیل روزہ کشودن (۵)
 است کہ می آید (ار و و) و بیکھو توبہ داؤن۔ زجرم شوخی ساقیت گر خطائی رفت پر کشود
 توبہ کار بقول بہار و اند معروف مؤلف توبہ عذر لب ایام کہا است (ار و و)

توبہ توڑنا کسی کام سے توبہ کرنے کے بعد پھر عرض کند کہ موافق قیاس است (کلیم مہذبہ) وہ کام کرنا۔ صاحب آصفیہ نے ایک سند توبہ می گفتہ زبس تکلیف بیدردان ولی پڑمی حکم لا ادری پیش کی ہے (۷) زاہد کادل نہ صد توبہ از میخانہ ذوق بادہ ام (۱۰۰) (اردو) خاطر میخوار توڑئے پڑ سو بار توبہ کیجئے سو بار توبہ کرنا۔

توبہ نامہ استعمال بقول بہار۔ معروف

(۱) توبہ گسستن مصدر اصطلاحی بقول صاحب انند نقل بردارش مؤلف عرض

(۲) توبہ گسلیدن بجز (۱) مرادف توبہ شکستن کند کہ بمعنی تحقیق موافق قیاس است کاغذی

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است صاحب انامہ کہ پیشیان بوعده ترک فعلی بطور ستاؤ

آصفی ہم ذکر این کہ ہذا عرفی سند آورده (۷) می نوشتند (اردو) توبہ نامہ۔ وہ کاغذ

بر توبہ بدو ترکیبہ آخر پڑ تا گسلد از شراب جو کسی فعل کے ترک کے متعلق بطور اقرار نامہ

توبہ پڑ مخفی مباد کہ سند بالامتعلق یہ مصدر لکھدین۔ مذکر۔

گسلیدن است نہ گسستن عیبی ندارد کہ ہر دو توبہ نمودن استعمال مرادف توبہ کردن

یکہ است محقق ہندو فرق لفظی ہر دو است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس

لکھو (اردو) دیکھو توبہ شکستن۔ (ظہوری) آتشی در و عطا افتد گر نہ ایم توبہ

توبہ گفستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب پڑ عمر بگذشت و گداز شرم استغفار ہست

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب پڑ مخفی مباد کہ سند بالامتعلق یہ مصدر زدایدن

محیط گوید کہ مرادف توبہ کردن است مؤلف است عیبی ندارد (اردو) توبہ کرنا۔

توب

بقول بهار بوا و مجبول (۱) ایکی از ابا بشی بونجف قلی که کند جان نثار در میدان
 آلات جنگ صاحب اند نقل نگارش صاحب برای ریختن توب تازه شد تعیین بولشاه راه
 بول چال بجواله معاصرین عجم گوید که (۲) بمعنی گنجیا عقیدت ز صدق شد پویان بوجم او و گنجی
 و صاحب رهنما بجواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار سوم عجم کرده (۳) از بزازیت صد که گشته
 می فرماید که (۴) طاقه قماش را گویند مؤلف داغ بوز که شد توب اطلس نصیب ایام صاحب
 عرض کند که بر زبان معاصرین عجم بمعنی اقل موجود لغات ترکی این را به موقده آخر لغت ترکی گفته
 آخر است و فارسیان اصلا بای فارسی نمی اگر استعمال فارسیان به بای فارسی متحقق شود
 گویند بهار از غلطی المای شعر محمد طاهر نصیر آباد می توانیم متبدلش گفت چنانکه اسب و
 سکندری خورده باشد که کاتبش نقلش بای اسب (ار و و) (۱) و کمیو توب (۲) گنج
 فارسی کرد (۳) غلام مکیدل و یک رنگ توچی (۴) تھان - نگر -

توپا

توپا بضم و بای فارسی بالف کشیده ملغت زنند و پانژند سیب را گویند و عبری تفاح صفا
 ماصری بجواله بر پان ذکر این کرده و صاحب جهانگیری بدیل لغات زنند و پانژند این را در لغت
 آورده مؤلف عرض کند که فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست صاحب
 محیطی فرماید که سیب اسم فارسی است و نیز بفارسی کتل و عبری تفاح و بهندی سیو مانند ما
 می گوئیم که سیو هم لغت فارسی است اقسام است بهترین آن شامی بهترین آن معتدل
 در حرارت و برودت و گویند گرم در اول و ترش آن سرد و خشک در اول کثیر المائتة قلیل
 المنافع مطلوب کلی از سیب تقویت قلب و احسان است و سیب تفه چیز ازین فعل نمی کند همچنین

خام آن و قچی آن غلیظ تر و بار و تر و رطب تر از آن و عفن و قابض و حامض بار و غلیظ است
(الخ) (ارودو) سیب - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - ایک سیوہ شیرین کا نام جو امرود
سے کسی قدر مشابہ اور سرخ اور خوشنما ہوتا ہے۔

توپا شور و مستقولہ - صاحب رہنما بحوالہ اس فارسی مقولہ کا استعمال بھی دیانت دار کے
سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این بطور حق میں ہوتا ہے۔

مقولہ کردہ فارسیان معاصر بحالت خشم **توپال** بقول برہان بذیل تو بال مراد فاش
و غصہ با کسی استعمال این می کنند بمعنی برخیز صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سروری
و برو مؤلف عرض کند کہ باشند بجایش ہم ذکر این کردہ اند و ماہم در اینجا ذکر این کردہ
گذشت کہ استعمال امر حاضرش درین است و صراحت ماخذ ہم صاحب سوار التبیل این را
(ارودو) اٹھ چلا جا۔ اصل داند و تو بال را کہ بوحده گذشت معرب

توپاک باش برادر مثل - صاحبان این مؤلف عرض کند کہ فارسیانی کہ استعمال
مدار از کس پاک خرنیتہ الامثال و معرب ہم کردہ اند تبدیل باشد چنانکہ اسب

امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال و اسب - خان آرزو و در سراج می فرماید بمعنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ این مقولہ است ریزہ مس و آہن صحیح است کہ بوقت کو فتن جدا
بمثال فارسیان استعمال این بحق شخص متدین شود و بیامی تازی لفظ تازی چنانکہ در قاموس
بہ تعریف دیانت می کنند (ارودو) پاک باز کو آورده بلکه اغلب کہ معرب باشد (ارودو)
کیا ڈرے پید دکن کا محاورہ ہے اور دکن میں دیکھو تو بال۔

توپ توپ اصطلاح بقول بحر بمعنی فوج عرض کند کہ توپ را باچی مرکب کرده اند
 فوج و بسیار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و چی لغت ترکی است بمعنی شخص و از توپچی
 است کہ تکرار توپ مبالغہ در معنی کرد و در محاورہ کسی مراد است کہ توپ سرودند ظاہر لغت
 بحکم استعمال این مخصوص باشد باکار و با جنگ ترکی می نماید و شک نیست کہ باشد ولیکن
 چنانکہ لشکر چار توپ توپ می آید یعنی بسیار صاحب لغات ترکی این را ترک کرده است
 می آید (ارو) فوج فوج بکثرت سے۔ معاصرین ترک این را بر زبان دارند و
توپ تہ بقول بول چال بحوالہ معاصرین فارسیان معاصر ہم استعمال این می کنند
 عجم۔ توپی کہ باروت و گلولہ از پس او داخلش (ارو) توپ چلانے والا۔ وکن میں اسکو
 کنند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین برق انداز کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے
 شاہ قاجار با او متفق مؤلف عرض کند کہ از برق انداز پر بند و چی کہا ہے اور یہ ہمارا
 قبیل تفنگ تہ پر است کہ بضم بای فارسی گذشت مقصد کے خلاف ہے۔
 و در اینجا ہم بای فارسی ششم را باید بالضم خواند توپ خاندان اصطلاح بقول رہنما
 (ارو) وہ کھدار توپ جس کے گولے پیچھے بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار توپی کہ
 سے اس میں داخل کرین۔ مونث۔ خاردار باشد می فرماید کہ گویند یا توپ
توپچی استعمال بقول بہار معروف می فرماید خاندان می کنند یعنی توپ را خاردار می
 کہ خار و غہ توپچانہ را در ہندوستان میر آتش سازند مؤلف عرض کند کہ خار توپ و بند و
 نیز گویند صاحب اند نقل بخارش مؤلف آن نوک ہارا نام است کہ داخل مالش قائم کنند

در ساخت صاحب بول چال هم بحواله معاصر بمعنی سرگردن توپ ولایتی دمبدم خلاف قیاس
 عجم ذکر این لغت کرده محاوره زبان خار محاوره ایست (ار دو) کلدار توپ کو متواتر
 را خان کرد چنانکه آراتان (ار دو) خار توپ صحرائی اصطلاح بقول رسنهایجواله
 توپ مؤنث یعنی ده توپ جس کے خوف اور سفر نامہ ناصر الدین شاه قاجار توپ میدان باشد
 نال من آهنی خار ہون۔ صاحب بول چال بحواله معاصرین عجم گوید کہ این را
 توپخانه استعمال بقول بہار معروف در ہندی گھوڑ نال و میدانی توپ گویند مؤنث
 مؤلف عرض کند کہ مقامی و مکانی کہ در آنجا توپ عرض کند کہ توپ ہا کہ بر در سلاطین دارند آن
 توپ ہا را نگاہ دارند مستقر توپ ہا۔ قلب افتد توپ میدان و توپ جنگی نباشد برخلاف آن
 خانہ توپ است (ار دو) توپخانہ دیکھو اسناد توپ جنگی سبک ترکہ بر پشت اسب و ستور ہم
 توپ خوردن مصدر اصطلاحی بحال نقل مقامش می کنند و بعض آن بذریعہ کالسکہ یا
 روزنامہ بحواله سفر نامہ ناصر الدین شاه قاجار ہمین را معاصرین عجم توپ صحرائی گفته اند مرکب
 ذکر این کرده گوید کہ (توپ می خورد) بمعنی بر توپ صیفی است (ار دو) جنگی توپ گھوڑا
 توپ خالی یک می کند یعنی اطراف توپ می ریزد توپ یک بقول جامع همان توپ یک است کہ
 مؤلف عرض کند کہ از ترجمہ او کہ در انگلیسی بموقع گذشت مؤلف عرض کند کہ آن
 نوشتہ کسی را گویند کہ بذریعہ سامانش توپ سر مستدل این باشد یا این مستدل آن چنانکہ آ
 می کند یعنی بواسطہ مکانی کہ در پس توپ ساخته اند و اسب و تپ و تپ (ار دو) دیکھو توپ
 دم بدم آن را سر می کند الحاصل توپ خوردن توپ کمر توپ استعمال صاحب ہنر

بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ توپی مرکب کرده اند و گروپ بجاف فارسی و انگلیسی
 اگر گولہ باروت دروازہ پشت او اندازند حتماً زبان معنی مجمع و کثرت است فارسیان آن را
 بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ توپی آن را بجاف عربی برای توپی استعمال کنند کہ در آن
 ذریعہ کرب سازند مؤلف عرض کند کہ کرب گلولہ ہای متحد باشند و بہ سرعت مسری و ہند کرب
 و گروپ در فارسی زبان لغتی نیست معلوم می اضافی است (ارو) ولایتی توپ جس کے
 شود کہ از لغات انگلیسی این لغت را گرفته با توپ باروت گولے کو پیچھے سے بہرین موثقت۔

توپی بقول صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم یعنی گنجان مؤلف عرض کند کہ لغت جدید
 معاصرین عجم است و متحقق نشد کہ از کہ ام زبان گرفته اند قیاس ہمین می خواہد کہ از فرسایوی اخذ
 کرده باشند و اللہ اعلم و امی براینان کہ لغت قدیمہ خود را ترک کردند حق آنست کہ از و خبر ندارند
 (ارو) گنجان کہنا۔

توت بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و فوقانی میوہ ایست معروف بشفید آن قائم مقام
 انجیر است و سیاہ آن را توت شامی گویند چون آن را نارسیدہ خشک کنند قائم مقام سماق
 است و معرب آن توت کہ بجای فوقانی شامی مثلثہ باشد سفید آن را بعربی توت حلو و سیاہ
 آن را توت حامض خوانند صاحب ناصری ذکر این کرده گوید کہ عوض فوقانی وال مہلہ کمند
 صاحب جامع بر میوہ معروف قانع صاحب سواد السبیل این را در معربات آورده توت
 و توت ہر دو را معرب گوید و در معرفت آن بیدانہ را ہم ذکر کند نمی دانیم کہ مقصودش چیست
 صاحب محیہ فرماید کہ توت و وصف است یکی فرسایو شیرین کہ قائم مقام انجیر است و در

غداروی تر و قلیل تر و مولد خون فاسد و مفسد آن و اکثر اطباء بر آنند که مائل بسردی و تری و
گویند سرد و در دوم و خشک در اول (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان
است و بخت این بر آورده هم کرده ایم (اردو) توت و کچور و رسته.

توت ابریشم اصطلاح بقول رینما (اردو) شهتوت بقول آصفیه فارسی
بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار معنی شهتوت اسم مذکر یک قسم کا بڑا شهتوت جلیبیا
صاحب محیط ذکر این کرد و بر شهتوت گوید نهایت لمبه لمبه شیرین پھل کا نام جس میں کھجور
کہ اسم توت است و بس مؤلف عرض کند رنگ کا میٹھا اور دے رنگ کا (کھٹ مٹھا)
کہ در ہند قسم لطیف و گلان توت را کہ بسیار ہوتا ہے اس کے پتے ریشم کے کیڑوں کی
نرم و درازی باشد شهتوت می نامند گویا در خوراک سے۔

اقسام توت این را مرتبہ فائق است و فارسی **توت سہ گل** اصطلاح بقول ناصری
ہم لفظ شهتوت بر زبان دارند معاصرین بضم تائی اول و کسر تائی ثانی و بضم کاف فارسی
عجم ہمین شهتوت را (توت ابریشم) گفته اند نباتی است خاردار و در برگ و گل شبیہ گل
مرکب اضافی است و معنی لطافت و نرمی سرخ و شران در طعم و شکل مانند توت سیاہ
طابرمی شود بر سبیل کنایہ و از نیکہ برگ ہا اندک مدور و سہ پہلو آن را بفارسی و روم
درخت این قسم توت کرم ابریشمی را غذا گویند و در دیلمان و مازندران تمش و تبری
معاصرین عجم این توت ابریشم گفتند و مصر اکبر زکیان خوانند و در عربی علیق نامند۔
کامل توت بر توت و اورمہ گذشت۔ (کذا فی النحر) صاحب محیط بر توت سہ گل گوید کہ

حقیق است مؤلف عرض کند کہ ماصراحت این بر بالیس کرده ایم (اردو) دیکھو بالیس

(الف) توتک الف۔ بقول برہان و جامع با اول مضموم و ثانی مجهول بروزن موشک

(ب) توتک (۱) اطوطی سخن گو را گویند و (۲) قسمی ازنی باشد کہ شبانان نوازند

(۳) نوعی ازمان کہ در قزوین و توابع آنجا خصوصاً در راوند خوب می پرند و (۴) نام محلہ

ہم از شیراز و بفتح اول (۵) گنجینہ و مخزن۔ صاحب جہانگیری معنی پنجم را ترک کردہ صاحب

سرور می ذکر معنی اول کردہ بوالہ فرسنگ معنی دوم و چہارم را ذکر کند و معنی پنجم را بکاف

فارسی می نویسند و می فرماید کہ عوض تابی دوم نون و موحده ہم دیدہ شد صاحب رشیدی ہم

معنی پنجم را گذاشت صاحب ناصری بر معنی اول قناعت کردہ گوید کہ این را فارسیان توتی

گویند و بیجا چیز دیگر است خان آرزو در سراج ہم معنی پنجم را نہ نوشت و در چراغ ہدایت نسبت

معنی دوم صراحت فرید کند کہ ہمیں است الغوزہ (تاثیر ۱) البخونی گر کند توتک نوازی

پوری را دل بردازیشہ بازی باز شد توتک او اندک اندک پوز و قالب تہی ساز و چو توتک

بہار بر معنی دوم قانع مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہ معانی و آنچه

بیک معنی بہ کاف فارسی آورده اند جاوید کہ تبدل الف و انیم چنانکہ کند و کند (اردو) الف

(۱) دیکھو بیجا اور توتی (۲) الغوزہ۔ دیکھو بلبان (۳) توتک۔ دکن میں اُس روٹی کو کہتے ہیں

جس کے دو پرت میدے سے ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان قیمہ۔ مونت (۴) شیراز

کے ایک محلہ کا نام توتک ہے۔ مذکر (۵) دیکھو توتک (ب) دیکھو توتک۔

توت وحشی اصطلاح۔ بقول مجاہد ہمان توت سہ گل است کہ بجایش گذشت مؤلف

عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس (ارو و و) و کثیر توت سه کل -

(الف) **توتون** بقول رتناما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار قباکو را گویند و هم او -

(ب) **توتون ساندی** را یعنی آله گفته که بوسیله آن قباکو را پاره پاره کنند صاحب

بول چال هم بحواله معاصرین عجم ذکر الف کرده مؤلف عرض کند که الف اسم جامد فارسی

جدید است و فارسیان الف را از زبان ترکی گرفته اند و مقرب این متن است (ارو و و)

الف - و کثیر قباکو - مذکر (ب) قباکو کاشته کی کل - مؤنث -

توت بقول برهان وجهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری بر وزن غوطه (۱) گوشت

زیادتی باشد که گاه و راندرون پلک چشم و گاهی در بیرون آن براید و گاه بسری و گاه به

سیاهی گمراید و نرم بود مانند توت سیاه آویخته و گاه خون از روی روان شود و گاهی نشود

و با ثانی مجهول (۲) طوطی را گویند خان آرزو در سراج بند که معنی اول نسبت معنی دوم گوید که

معنی مرغ معروف و این لفظ هندیست زیرا که غیر هندوستان پیدا نشود و بخیاں ماورهندستان

و و جانور است یکی را توت گویند و آن مشهور است که در عربی طوطی خوانند و دیگری توتی به

یای تحتاتی و آن جانور است شبیه کنجشک خانگی آواز خوشی دارد و سخن گویند و شکر خانی

نسبت به همین جانور دارد و نه با جانور اول و شعری ایران بسبب اشتراک و اشتباه طوطی را

شکر خانگان برده اند و آن غلط مشهور است صاحب محیط می فرماید که اسم هندی طوطی است

و هندیان نوشته اند که گوشت او منی را زیاد و کند و رنگ برافروزد و بدن را جلا دهد و

اشتها و هاضمه و قوت بفرزاید و اگر چیزی خورده اند مصلح آن بلیه است و افعال و خواص

آن بقول یونانیان در طوطی خواهد آمد **مؤلف** عرض کند که ما خداین بمعنی اول درست است و نسبت
معنی دوم آنچه صاحب محیط بر طوطی نوشته ما ذکرش بر بیجا و بیجا کرده ایم حق آنست توت و توتی هر دو
در فارسی زبان یکی است و در اردو صاحب آصفیه توتا را مرادف طوطی عربی نوشته و توتی را
جانوری دیگر و رای آن گفته که همیشه سیوه توت می خورد و خان آرزو فرقی که در هر دو پیدا کرده
موافقت دارد و با فرق بیان کرده صاحب فرنگ آصفیه و لیکن این فرق در فارسی زبان
نیست و در اینجا همین قدر کافی است که توت و توتی هر دو منقرس این بمعنی طوطی عربی است
و صفت شکر خالی باشد متعلق به طوطی است. خان آرزو غلطی شعراء فرس که ظاهری کند
غلطی اوست از نیکه توتی تعلیم سخنان شیرین نمی پذیرد و شکر خالی متعلق به سخنان شیرین است
نه قند و نبات خورون بمعنی حقیقتش این است حقیقت معنی دوم (اردو) (۱۱) فارسیون نے
توتہ اس گوشت کو کہا ہے جو بوجہ مرض ملک میں پیدا ہوتا ہے صاحب اکثر اعظم نے توتہ اجناس
بر اس کا ذکر کیا ہے۔ مذکور (۱۲) و کیو بیجا و بیجا۔

<p>توتی بقول برهان و جامع و سروری (۱۱) بمعنی کشتی بان است صاحب ناصری بمعنی اول بر وزن و بمعنی طوطی است و (۱۲) بمعنی کشتی قانع (خاقانی) عدلش بدان سامان شده صاحب جهانگیری بذکر هر دو بمعنی نسبت معنی دوم کا قلم باکیان شده و منتقر به ہندستان شده صراحت کند کہ کشتی و بہار است صاحب رشید توتی به بغار آمده و خان آرزو بہ نسبت این بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید کہ شاید بمعنی اول نوشته ما ذکرش بر توتہ کرده ایم و نسبت آن بہ نظر رسیدہ البتہ بقول قاموس توتی بمعنی دوم بر نقل قول رشیدی قناعت فرمودہ</p>	<p>معنی کشتی بان است صاحب ناصری بمعنی اول بمعنی کشتی قانع (خاقانی) عدلش بدان سامان شده بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید کہ شاید بمعنی اول نوشته ما ذکرش بر توتہ کرده ایم و نسبت آن بہ نظر رسیدہ البتہ بقول قاموس توتی بمعنی دوم بر نقل قول رشیدی قناعت فرمودہ</p>
--	--

مؤلف عرض کند که حقیقت معنی اول بر توتیا خان آرزو دلیل آنست که هر دو از محاوره زبان
عرض کرده ایم و نسبت معنی دوم عرض می شود که خبر ندارد و بحث لغوی می کنند و نمیدانند که تحقیق
قول صاحبان جامع و سروری که محققین زبان زبان معتبر تر از ماست (ارو) (۱۱) و یکم توتیا که
خواند سندی را ماند اشکال رشیدی و نقل نگاری دوسری معنی (۲) کشتی نوشت بهانه مذکور

توتیا بقول بهار باواو حروف سنگ سرمه می فرماید که بالقطر شدن و کردن کنایه از بسیار
سوده و باریک شدن و کردن صاحب اند نقل نگارش صاحب ناصری می فرماید که معنی
سنگ سرمه و بگواله تخمه می فرماید که آن بر سه قسم است یکی زرد و یکی کبود و معدنی و انابویی که شوق
از انبویه است بسیاری توتیای قلم می نامند و یکی از آنها از دوسر است که در گرداختن سنگ
مس در کوره و طبقه بهم می رسد و از سایر چیزها تر گیرند و بهترین مصنوع آن انابویی کرمانی
است و اصل این در لغت (دودما) بوده و توتیا معرب آنست صاحب سواء اسبیل تحقیق
این تعریب این می کند و هم فرماید که توتیا فارسی بمعنی سنگ سرمه و رنگ و جست صاحب
محیط می طراز که بضم تا و سکون واو و کسر تا و فوقانی و فتح یای تحتانی و الف معرب از (دودما)
فارسی است و عبری حجر الملح و بهارسی سنگ سرمه و یونانی سونس و سریانی فاودا و در انگریزی
سلف آف کاپر نامند و توتیای اخضر در امراض چشم نادرستقل است اطباء نوشته اند
که آن معدنی و مصنوعی می باشد تحقیق آنست که غیر مصنوع نمی باشد و فی الحقیقت اصل توتیا دخانی
است که به سنگام بر آوردن اسرب و مس از سنگ نرزه و خاک معدن و انبویه یا بنجر می گردد
و بقول جالینوس سرد و راول و خشک و در دوم باجمیع انواع آن مجفف غشفت رطوبات

فصلیه بالذع قلیل است و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که دال مہملہ تباے
فوقانی بدل شود چنانکہ زردشت و زرتشت پس این مبدل و دویا باشد (ارو و) توتیا
بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر نیلا ہوتا۔ مسکشہ۔ سرمہ۔

توتیا و اون استعمال صاحب آصفیہ فکر توتیا رساند (ارو و) سرمہ پہنچانا۔

این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ توتیا رسیدن استعمال بدست آمدن
بمعنی حقیقی عطا کردن سرمہ باشد (خسروے) سرمہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
خاک ریش ببردیم آسودہ کے دہند پڑ این توتیا (ظہوریے) گفتم برای دیدہ جان توتیا
بیدیدہ بی خواب می دہند پڑ مخفی مباد کہ دین رسید پڑ تا گفتم این غبار رہی از ہوا رسید پڑ
سند استعمال مصدر رسیدن است کہ بپاش (ارو و) سرمہ پہنچانا۔ سرمہ حاصل ہونا۔

می آید (ارو و) سرمہ عطا کرنا۔ سرمہ دینا۔ توتیا ساز اصطلاح بقول بہار آنگہ توتیا

توتیا رساندن استعمال صاحب آصفیہ را سودہ بکار دارد (ابوطالب کلیمے)

توتیا رسانیدن ذکر این کردہ از معنی ست دیدہ خواہش نہ بیند توتیا سازی چو من پڑ غا

مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی کوی یاس در چشم تما کردہ ام پڑ مؤلف عرض

رسانیدن سرمہ (خسروے) امی باد بوے کند کہ موافق قیاس است (ارو و) توتیا

پار باین مبتلا رسان پڑ چشم مرا ز خاک و ریش ساز سرمہ بنانے ولے کو بقاعدہ فارسی

توتیا رسان پڑ (ظہوریے) از کحل عقل چشم کہہ سکتے ہیں۔

تماشا غبار داشت پڑ از گرد کوی جلوہ صبا توتیا شدن استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند پادشاهین که شیرین بر سر فرهاد می آید و مخفی مباد
که یعنی سره قرار یافتن است (خرین ۵) که (۲۱) بمعنی توتیا قرار دادن هم (ظهوری ۵)
صفای صبح فیض هم بر جهان امروز روشن شد و غبار رنگد رت توتیا نکر و این است که خوب
غبار تربت من توتیا می چشم دشمن شد و دیده خورشید در جلانه نشست و (ارو ۵)
(ارو ۵) سره مونا سره قرار پانا -

توتیا فروختن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
که یعنی حقیقی است یعنی فروختن و بفروش دادن بمعنی حقیقی سره حاصل کردن است (صائب
سره (ظهوری ۵) از برای چشم نصرت بر سر (چشمیکه از غبار خطش توتیا گرفت و از
بازار رزم و با دگر زرش می فروشد توتیا اشک خویش و امن آب بقا گرفت و (ارو ۵)
استخوان و مخفی مباد که از سند بالا استعمال سره حاصل کرنا -

توتیا کشتن استعمال - صاحب آصفی

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
معنی سره شدن و سائیده شدن مرادف توتیا
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند (خالص اصفهانی ۵) غبار راه شتم
که (۱۱) بمعنی حقیقی سره ساختن و سودن است سره شتم توتیا شتم و پچیدن رنگ گشتم توتیا شتم
(صائب ۵) دل بی صبر خواهد توتیا کرد و آتش گشتم و (ارو ۵) سره مونا سره قرار پانا

توتیا نوش

اصطلاح۔ بقول ناصر بن واند

سیر و توتیا ہی ہندی نیز گویند و ہندی نیلا تھو

نام حکیم از اکابر حکما یونان بودہ کہ بعد از رفتن

نامند و آن را از مس با زاج سفید بطریق اعراق

اسفند یا ربصر و روم و یونان تر و بیج آئین زرد

می سازند و آن حار حاد یا بس در چهارم و

و بنا آتشکدہ ہا از آذر یا لچا تا آن حد و دہالی

گویند در سوم۔ اکال۔ محقق و در غایت تخفیف

یونان توتیا نوش را روانہ ایران کردند کہ با

است و با قوت سمیت و اسہال قوی و قائل

زردشت مناظرہ کند و حقیقت حال او را دریا

و بشر استعمال آن جائز نیست۔ سوخته و غیر

چون ببلخ آمد باز زردشت ملاقات و مقالات کرد

سوخته آن در بعضی امراض چشم در اکحال

و بہ آیات او ایمان آورد و یونان مراجعت کنید و ذرورات و بعض جروح و قروح و غیرہ

مستعمل

و اہل آن آئین را پرورید و تفصیل آن در دستا

مؤلف عرض کند کہ مرگ توصیفی است

و دستان و بعضی توارنج مانند ناسخ التوارنج

(اردو) نیلا تھوتا بقول آصفیہ اسم مذکر

و غیرہ مسطور است۔ صاحب سفرنگ بشرح چل

توتیا سبز زنگار۔ زاک سبز زاج الاخضر

و دوین فقرہ نامہ شت و خورش زرتشت

ہم ایک دوکانا نام جو تانبے سے تیار کی جاتی ہے

و ذکر این بہین معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ

و اس سے نہایت قے آتی ہے گویا ایک قسم

تسمیہ این بہین معلوم می شود کہ توتیا را نوش

کازہر ہے۔

می کرد۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) توتیا

توتیا ہی اکبر اصطلاح۔ بقول ہریان و

نوش۔ ایک حکیم یونانی کا نام تھا۔ مذکر۔

بحر و جامع نوعی از صدف است کہ آن را در

توتیا ہی اخضر اصطلاح۔ بقول محیط توتیا

عربی شہج گویند صاحب محیط ہم اشارہ شہج کند

و بر شنج گوید که این را فارسی سفید مهربه و کجک و دو خان آرزو در چراغ هدایت صاحب محیط
گوشش مایه نامند در مندی شک بود و آن ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که مرکب امن
مهربه بجزی است که کاغذ را بدان سیتل میکنند است (ار و و) ایک قسم کاسره جو چند او و
سرو خشک در ورم و گویند رطب است و بگویند که غوره انگورین حل کر که بناتین جنس کی
گیلانی طبع آن گرم و خشک و از خواص آنست که صراحت فرید معلوم نموده سکی - اس کو تو میاے
اگر در خانه بود صاحب آن خانه ذمی مال و ثروت غوره کهنه پن - مذکر -
باشد محرق و مغسول آن در او ویه جالی چشم (۱۱) توتیای قلم اصطلاح - (۱۱) بقول
و شایفات او داخل می شود و منافع و (۱۲) توتیای قلمی بسیار و بجز و وارستنی
(الخ) مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است از توتیای نماید که (۱۲) هم همین است (باقی)
(ار و و) مهربه - بقول آصفیه فارسی اسم نکر کاشی (۱۳) آید چو توتیای قلم یک قلم مراد از
گهوا مصقله کاغذ و غیره گهوٹنے کا آلہ - سوز دل غمان بنظر استخوان و مغز (محمد علی بابا)
توتیای غوره اصطلاح - بقول بهار - کککش زده و هم زنگنه های قلمی پوز و بر قد خط
توتیائی است که او ویه چند در آب غوره انگور راست قبا ی قلمی پوز گز نشود سپید زیر کشند
سلایه کنند و برای تقویت بصارت و چشم کشند و در چشم دوات توتیای قلمی و صاحب تحقیق اصطلاح
(طاهر وحید) علاج خویش کن از توتیای ذکر (۱۱) کرده مؤلف عرض کند که صاحب
غوره می پوز ترا که دیده به گلهای باغ روشنست محیط که محقق مغزوات طب است و ذکر این نکرد
بصاحب بحر هم ذکر این کرده و وارستهم آوری معلوم می شود که این را بشکل قلم درست می کنند

و همچو میل و چشم می کشد همین باشد وجه ششمی

این که معاصرین عجم تصدیق خیال میکنند (۱)،
مرکب اضافی است و (۲) مرکب توصیفی باشد

(ار و و) (۱ و ۲) یک قسم کاسه مرده است
جس کی صراحت مزید معلوم نه بود سکی - مذکر -

توتیای هارونی اصطلاح - بقول محیط

بیخی است خرد و سرخ و تیره رنگ و از اندر

سفید و نبات آن قریب آب و آجام می ریزد

مزاج آن گرم و خشک و در اول دوران

جالبه است که بدان سبب بصارت را

تیز گرداند و گویند اول کسی که این دوار را

توتج بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سراج لضم اول بر وزن عوج

میوه الیت که آن را به بهی گویند صاحب محیط هم این را آورده اشاره به بهی کند و هر چه بر بهی

نوشته ما ذکرش در موصده کرده ایم مؤلف گوید که این خبر نیست که اسم جامد فارسی قدیم

است که بر زبان معاصرین عجم نیست (ار و و) و یکجوبه -

توتج بقول برهان و جامع لفتح جیم و بای ابجد بر وزن موصده (۱) سیلاب را گویند

(۲) بمعنی فرشته هم صاحب سروری بر معنی اول قانع (استاد و روکی) خود ترا

روشنائی چشم یافت آن بارون برادر موسی علی هیتا

و علیهما السلام بود لهذا منسوب بسوی ایشان

شد اکثر شکل او و شایف او بگلار پرورده استعمال

می کنند و رتقوت بصرف مع می کند (الخ) مؤلف

عرض کند که حیف است که نام این در دیگران

معلوم نشد (ار و و) توتیای هارونی ایک

کام نام به جو توتیت بصارت که لایه مفید ثابت بودی

توتیای گردون اصطلاحی بقول بحر

مزارج آن گرم و خشک و در اول دوران

جالبه است که بدان سبب بصارت را

تیز گرداند و گویند اول کسی که این دوار را

توتج بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سراج لضم اول بر وزن عوج

میوه الیت که آن را به بهی گویند صاحب محیط هم این را آورده اشاره به بهی کند و هر چه بر بهی

نوشته ما ذکرش در موصده کرده ایم مؤلف گوید که این خبر نیست که اسم جامد فارسی قدیم

است که بر زبان معاصرین عجم نیست (ار و و) و یکجوبه -

توتج بقول برهان و جامع لفتح جیم و بای ابجد بر وزن موصده (۱) سیلاب را گویند

(۲) بمعنی فرشته هم صاحب سروری بر معنی اول قانع (استاد و روکی) خود ترا

جوید همه خوبی و زیبایان چنان توجیه جوید شیب با خان آرزو در سراج بزرگ هر دو معنی گوید که اگر چه برهان معنی دوم را نوشته ولیکن در هیچ نسخه معتبره دیده نشد مؤلف عرض کند که ما دیدیم در جامع که صاحب آن محقق اهل زبانست و بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (ار دو) (۱) و یکم سیداب - مذکر (۲) و یکم فرشته - مذکر -

توجه بقول بهار و آوردن بخیری می فرماید که با لفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که بفتح تین و ضمیم هم عربی لغت عربست فارسیان استعمال این بمعنی ای می حاصل بالمصد میکنند و استعمال این با مصداق فارسی در ملحقات می آید (ار دو) توجه بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - رغبت در جان میل - رجوع - مهربانی - عنایت -

توجه و آیدن و داشتن استعمال مخاطب خصوصیت دارد حاصل این رجوع شدن ظهوری بمعنی التفات و میلان داشتن استعمال والتفات کردن و بجا از بمعنی قصد کردن و فرمودن کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد هم (شرق اسمی گونا بادی) توجه فرمودن رایت (روله) دارد و توجهی بخرد عشق خام نیز با کو خسرو نشان بجانب خراسان و خبر یافتن محمد عاقل فرسوده که دیوانه در گرفت با (ار دو) شیبانی خان (الخ) (ار دو) توجه فرمانا - توجه رکضه - متوجه رہنا - رجوع هونا - التفات کرنا - اراده فرمانا - کرنا -

توجه فرمودن استعمال - صاحب آصفی **توجه کردن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف توجه کردن است و این تعظیم بمعنی حقیقی است و مرادف مصدر گذشته

تعمیم (صائب) دل بیدار می باید ورین به آوازده محبت و مکرمت و بصیرت نصفت
 وادی توجه کن باز که من بای پای خواب آلوده کردم و عدالت توجه به تسخیر جهان گماشته (ار واد)
 مطلع منزل با پو مخفی مباد که از سنبالا استعمال توجه کرنا -
 مصدر کردن پیداست که بجایش می آید (ار واد) **توجه نمودن** استعمال - صاحب آصفی ذکر این
 کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مراد
 توجه کرنا -

توجه گماشتن استعمال - صاحب آصفی توجه کردن است (کلیم مبدائی) از دلی بیایم
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند توجه نمود باز که نخی گاه شهنشاه بود (ار واد)
 که مرادف توجه کردن است (نثر ظهوری) توجه کرنا - اراده کرنا -

تو چال بقول بول چال بواله معاصرین عجمی منفاک صاحب روزنامه بواله سفرنامه
 ناصرالدین شاه قاجار ذکر (تو چال البرز) کرده گوید که بمعنی ناله البرز کوه است صاحب
 رهنما به تعریف این مرگب می فرماید که بمعنی (در غار کوه البرز) مؤلف عرض کند که هر دو
 محققین اقل الذکر سکندری خورده اند چال در فارسی زبان بمعنی گوی و منفاکی می آید
 و تو بمعنی حقیقتش گذشت که بمعنی در و داخل است چنانکه تومی خانه و امثال آن پس معنی تو چال
 و منفاک است و متعریف (تو چال البرز) که صاحب رهنما کرده درست و موافق قیاس
 تمام صاحب بول چال است که (تو چال) را بزرگ لغتی قائم کرده و بمعنی منفاک نوشت
 معنی لغتی تو چال - در منفاک است و این محاوره نیست که ذکرش شد تو بمعنیش برجا
 خودش گذشت و چال بجایش می آید (ار واد) گزیده من -

(الف) توخت	صاحب برهان بذكر الف گوید که بر وزن سوخت ماضی او اگر
(ب) توختن	و گذاردن و جمع نمودن و حاصل کردن و کشیدن باشد و هم او بر
(ج) توخته	ب گوید که بر وزن سوختن این لغت از اضداد است بمعنی (۱)
(د) توخش	فرو کردن و (۲) کشیدن هر دو و (۳) بمعنی خواستن و (۴) جمع
نمودن و انداختن و حاصل کردن و (۵) گذاردن و (۶) واپس دادن چیزی بصاحب	اعم از آنکه قرض و وام باشد یا امانت و (۷) بمعنی جستن بضم جیم و (۸) دوختن هم و بذكر
ج گوید که بمعنی او آورده و گذارده و جمع نموده و حاصل کرده و کشیده و نسبت (۹) می طرازی	که بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بمعنی کشیدن باشد مطلقاً صاحب سروری
و ذکر الف بصراحت چند معانی ماضی کرده و صاحب ناصری هم همچنان و نیز صاحب سروری	بصراحت چند معانی مفعولی ذکر (ج) فرموده و (د) را بمعنی کشیدن آورده و صاحب جامع
هم و را بمعنی مطلق کشیدن نوشته صاحب بحر نسبت ب بهر شست معانی متفق و می طرازی	که کامل التصریف است و مضارع این توزد و توزیدن را هم بمعنی توختن آورده و آن را هم کامل
التصریف گفته مضارع توزد را متعلق بدان هم کند صاحب موار و توختن و توزیدن را بیک جا	قائم کرده و توزیدن را مخفف توزیدن گوید و ذکر همه معانی بالا کرده گوید که (۹) بمعنی بر کشیدن
و (۱۰) بمعنی تاخت و تاراج کردن هم صاحب نوادر هم باختلاف لفظی معانی این را آورده	مرادف توزیدن قرار می دهد خان آرزو و در سراج بواله جهانگیری گوید که از لغات اضداد
است که بمعنی خواستن و گذاردن و فرو کردن و کشیدن باشد و می فرماید که آنچه برهان بمعنی	

جستن بالضم و دو وقت نیز آورده این مطلقاً نذر دو استعمال نیز گواه آن نیست و می طرز
 که برین قیاس توزیدن و توز و توخت و توخته مؤلف عرض کند که ما بخت توخت که بجایش
 گذشت صراحت ماخذ و معانی و تحقیق این کرده ایم ضرورت نذر دو که در اینجا عاوده آن کنیم
 الف ماضی مطلق این (واج) اسم مفعول و (د) حاصل بالمصدرش تسامح صاحب بحر است
 که این را کامل التصریف گفت و مضارع توزیدن را متعلق باین فرمود و تحقیق این است که
 این سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعولش نیاید و مضارع نذر دو برخلاف توزیدن
 که کامل التصریف باشد و بجایش می آید (ار دو) (الف) ماضی مطلق (ب) اور (ب) و
 بتوخت جس پر اس کے تمام معنوں کا بیان ہے اور ج اسم مفعول ب اور د حاصل بالمصدر
 تو و بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی پیش خاک تو و پاخان آرزو در سراج گوید که
 و سروری بر وزن سود (۱) بمعنی همان توت که اول مبدل توت چنانکه زرتشت فردشت
 گذشت و (۲) باثانی مجهول بمعنی توده و بالامی هم و بمعنی دو مخفف توده مؤلف عرض کند که الف
 ریخته صاحب ناصری بذیل توت ذکر این کرده و اریح باو (ار دو) (۱) و یکو توت (۲) توده
 (ناصری و ۱) بفعل و قول زبان یک نهاد با بقول آصفیه فارسی اسم مذکر - انبار و پیرانم
 و مباحث بجز بدل خلاف زبان چون شیر و اندو **تو داری** اصطلاح بقول بحر و ارسته بمعنی
 بومباش مودح خویش و مگوی خیره مرا که من ریخ درون داری که آن ذخیره در دل داشتن است
 لطیف و خوشم توبی مره تو و (مولوی معنوی) (سید اشرف) همه صندوق های حلقه در
 آسمان نسبت بعرض آمد فرود و در نه بس عالی است باز تو داری چو رندان نمد پوش با مؤلف عرض کند

تو بمعنی داخل و درون بجای خودش گذشت آپ ذمه دارین ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا
درینجا ترکیب آن بالفیہ داری است کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

حاصل بالمصدر واریدن باشد پس بمعنی **تو در تو** بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ
حاصل بالمصدر تو داشتی است (ارو) ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی اندرون صاحب
دل میں کسی بات کے رکھنے کا حاصل بالمصدر رہنا گوید کہ بمعنی درجہ بدرجہ صاحب بوالحال

تو دان و کارت مثل صاحبان خیریتہ بحوالہ معاصرین عجمی طراز و کہ پیچ در پیچ و دہم

الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی **مؤلف** عرض کند کہ این اختلاف و تعریف
و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیا نتیجہ آن است کہ یکی ہم ازین ہر سہ قوت
استعمال میں بحق کسی کمتر کہ کارش پسند طبع نباشد تعریف ندارد و این مرادف تہ بہ تہ باشد
مثلاً می گویند: آغا ہر چہ بچی مقبول طبع نیست یعنی تہ بہ تہ چنانکہ گویند: این قماش
و می دانیم کہ خیلی خطرناک است تو دان و کارت را تو در تو دیدم یا تو در تو دفتر بار
یعنی ذمه دار کار خود تو باشی (ارو) **آ** دارد (ارو) تہ بہ تہ۔ و یکجہ
جانبین اور آپ کا کام یعنی آپ کے کام کے پشتا پشت۔

تو درہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج باثانی مجہول و رای قرشت
مفتوح بر وزن موصدہ پندہ باشد بزرگ جثہ کہ آن را شکار کنند و گوشت لذیذی دارد
و بعضی جاری گویند (حکیم اسدی) وہاں یوز تازہ بر آہو برہ پاکمین ساختہ چرخ
بر تو درہ کو صاحب سروری گوید کہ این را چال ہم گویند صاحب نامری گوید کہ یہ ہو برہ

مشهور است صاحب محیط می فرماید که بلخست مغربی بقبله الاوجاع را گویند و هم او بر قبلة
الاوجاع گوید که یونانی قاقالیا و اهل مغرب توجه گویند و آن بقبله معروف است ^{است} مستحق
که این از مقصود خارج است و هم او بر چهار گوید که بغاری هویره و شوات و شواد و شوا
و شوال و تیری توعدری و بهندی چتر نامند و آن طائریست صحرانی بزرگ گردن و
رنگ و رفتار آن اندک طول و پاهای آن دراز این را اهل یونان غلوشس نامند با بجله
گرم و خشک و آخر سوم بار و متر اجهان را نافع و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که
لغت فارسی نیست ولیکن فارسیان استعمال این می کنند (ارو و) چیز را یکی
کا نام جس کا متعارف نام هندی مین معلوم نه ہو سکا صاحب محیط نے اس نام کو ہندی کہا
تووری بقول برہان و جامع بہتم اول چوسوسری (۱) تخم گیاهست کہ عرب قصبہ و
اصفہانی قدامہ و کرمانی مادر وخت گویند و (۲) سماق معروف صاحب سروسر
معنی اول قانع صاحب ماصری بذکر معنی اول گوید کہ مغرب آن تووریچ است صاحب
بر تووری فرماید کہ مغرب آن تووری بذال معجم و آن را تووریچ زیادتی چیم گویند و عبری
بذر الخم و بزر الہوہ و قصبہ و بشیر از می تدری و با اصفہانی قدومہ و کرمانی مادر وخت
و بہ تیزی و ریمہ و یونانی اروسیمن و بلاطینی شسد کہ و بسریانی طوطی و برومی اسکا
و بهندی ووری نامند و آن تخم نباتی است کہ برگ آن و راز و بی ساق مثل برگ جو گیم
و دوم و تری و اقل و ہمہ اقسام و افعال قریب بہم و مشہی و محرک باہ و مولد منی و شیر
و مقوی و مانع و سخن و ملطف و نافع برقان و عرق النساء و منافع بی شمار و ارد (الخ) مؤلف

عرض کند که این بقول محیط اسم فارسی زبان مستحق و او برین اسم ذکر معنی دو هم نکرد و ما ذکر
سماق بر تتری کرده ایم (ارو) (۱) دوری. ایک دو اکا نام ہے۔ مؤنث۔ و یکھو اسماء
(۲) و یکھو تتری۔

تو وریون بقول برهان بر وزن روزافرو بر شوکران هرچه نوشته نقلش بر بار یقون کرده ایم
یونانی پنج گیاہست که آن را دورس گویند و اگر چه این لغت یونانی است ولیکن فارسیان
تخم آن را شوکران خوانند اگر شاخ و برگ گیاه آن استعمال این کرده اند (ارو) و یکھو بار یقون
را بگویند و آب آن را بگیرند و بر پستان دختران **تو وستی** اصطلاح بقول لمحات برهان
یماند نگذارد که از آن بزرگتر شود و آنرا پنج قاطع بمعنی مدد و یاری است مؤلف عرض کند
که این نیز گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده که دیگر محققین صاحب زبان ازین ساکت ولیکن
صاحب محیط حواله شوکران دهد مؤلف عرض کند معاصرین تخم بر زبان دارند (ارو) مدد و یاری مؤنث

تور ووه بقول برهان و جامع و ناصری بضم اول و ثالث و سکون ثانی مجهول و واو و پا که رنج
و خامس باشد بمعنی حفت است که و بر ابر طاق باشد و عرب زوج گویند و جای دال ابجد را
قرشت هم آمده صاحب رشیدی بذكر این گوید که تور ووه بهمین معنی گذشت و در نسخه سروری
تور ووه هم می آید۔ خان آرزو در سراج می فرماید که جمیع اهل لغت بی تحقیق نوشته اند چنانکه در نقط
تور ووه گذشت مؤلف عرض کند که در تور ووه هیچ ذکر این نکرد البته بر تور ووه ابر و واو
بجاء لسان الشعر و ذکر این معنی کرده لغات دیگر را تصحیف گوید و تور ووه را صحیح داند و بجاء
شرف نامه تور ووه را معرض کنیم که با اعتماد جامع و ناصری که صاحبان زبان و محقق زبان

این را اصل و انیم و تور و ده را که برای مہملہ عوض وال می آید میڈل این چنانکہ باد و آن و بار و آن
و تر و مخفف آن خان آرزو و اما خیال خود بہ تصحیف لغات رجوع می کند و تبدیل و حذف
را پیش نگاه ندارد و قیاس را داخل نمی دهد و از تحقیق صاحبان زبان کاری نمی گیرد و شایان است
(ار و) جفت طاق کا مقابل مذکر۔

تودہ بقول ابن جراح و سروری و ناصری بر وزن سودہ تل و پشتہ خاکستر و خرمن غلہ
و امثال آن و ہر چیز کہ بالای ہم ریزند (سعدی شیرازی ۵) یکی غلہ مروادہ تودہ کرد
و زیہار آن خاطر آسودہ کرد و خان آرزو در سراج می فرماید کہ بوا و مجہول تل و پشتہ مطلقاً
و اینکہ در ہندوستان بمعنی آماج کہ خاکی جمع کردہ بوضع مخصوص سازند و شوق تیراندازی بران
سازند فارسی اہل ہندوستان است و در اشعار استادان و کلام زبانان بدین معنی دیدہ
نشد صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است می گوید کہ پشتہ ہای رگ و تل ہای سنگینہ
و مانند این ہا و اگر دانہ ہای خوردنی باشد همچون گندم و جو کہتہ و خرمن ہم می گویند مؤلف
عرض کند کہ استعمال این بمعنی عام است ولیکن مخصوص بجا کہ اکثر دیدہ شد و برای غیر خاک ہم
مستعمل (ظہوری ۵) باشک تودہ نسرین دم صبح باز آہم دشتہ ریجان دل شب (ار و)
تودہ۔ مذکر۔ دیکھو تودہ کے دوسرے معنی۔

<p>تودہ ہای خاک اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقاً ذکر معنی اول و دوم بحوالہ قتیبہ کردہ نسبت بمعنی سوم می نویسند کہ اقول قالب بشر ہم تواند نوشتہ</p>	<p>برہان (۱) کسایہ از طبقات زمین و (۲) ہفت آقلیم و (۳) قالب آدمی را و صاحب مؤید عرض کند کہ محققین بالا معنی سوم را شک نیست کہ</p>
--	---

از مؤید گرفته اند اگر چه در کنایه جدید هر شاعر عرض کند که موافق قیاس است (۱) و (۲) را اختیار است که معنوی قائم کند و لیکن (۱) برف کا توده - مذکر (۲) تن - مذکر لطافت و شباهت شرط است مادر معنی هم (۳) گور اسرین - مذکر (۴) کافور کا توده مذکر واحد را صحیح ندانیم و لطافت هم ندارد و بلحاظ الفاظ **توده کردن** استعمال - بقول ظهیری اصطلاح کنایه باشد از اجسام انسانی (۱) و (۲) جمع کردن بشکل توده مؤلف عرض (۱) زمین کے طبقات - مذکر (۲) هفت اقلیم کند که موافق قیاس است (ظهیری) مؤنث (۳) انسانی اجسام - مذکر - بازو و تاب طسره پر تاب و توده کن **توده کافور** اصطلاح - بقول بحر و ملحات یک جهان دل بی تاب و مخفی مباد که درین بیان (۱) کنایه انبار برف و (۲) تن و (۳) بالا استعمال مصدر کردن آمده که بجایش سرین سفید صاحب مؤید گوید که (۴) انبار می آید (۱) و (۲) توده کرنا - جمع کرنا کافور و نسبت معنی دوم بر سرین گفته مؤلف انبار لگانا -

تور بقول برهان بضم اول بر وزن شور (۱) گیاهی باشد ترش مزه که آن را در آشپزی کنند و (۲) نام پسر بزرگ فریدون است که توجع باشد و این نام در مؤید الفضل بازا فارسی هم آمده و (۳) ولایت توران را نیز گویند و (۴) بمعنی دلاور و پهلوان و بهادر و (۵) ترک که نقش تاجیک است و (۶) بمعنی شخص و شخص نمودن و (۷) وحشت و رسیدن و (۸) تولید یعنی بطرفی رفتن و دور شدن و (۹) معشوق و مطلوب هر جائی و (۱۰) نام دختر ابرج که زن منوچهر بود و (۱۱) ضیافت و مهمانی و (۱۲) اندک و قلیل

و بفتح اول و دوم (۱۳) تبریزم شکنی چه در فارسی بابوا و برعکس آن تبدیل می یابد (امیر خسرو
 ۱۷) من پیاده بیچکه نرفته از اقبال شاه و نامده زیر قدم هرگز گز و تور و کرم و (فرزوی
 ۱۸) تو گاهی بنیر کشتی گاه پور و بیانه تر از زم ایران و تور و (حکیم قطران ۱۹) هیچ توری
 را نقر باید فلک پیکار تور و و رنبر باید چون اندر شود مستور تور و (فرزنگ منظوم ۲۰) مرغ شد
 سبز زار و تور از جوی و مخرمس است چون مستور مجوی و صاحب جهانگری بزرگ معنی اول
 نسبت معنی دوم گوید که مملکت توران از همین و ذکر معنی سوم و چهارم و ششم هم کرده است
 معنی هفتم و هشتم گوید که توریدن است و (۱۲) معنی رم صاحب جامع با اتفاق کل معانی بیان کرده بر
 گوید که معنی اول ترش هم گویند و نسبت معنی هفتم و هشتم مقصودش از رم است و دوری
 و معنی سیزدهم را ترک کرد و صاحب رشیدی بزرگ معنی اول تا چهارم نسبت معنی ششم گوید که
 صیح یوز است بختانی اول و زامی یوز و آخر همه ذکر معنی هفتم کرده و دیگر معانی را گذاشت
 صاحب سروری جانی و ذکر معنی اول و سوم و چهارم و هفتم و نهم کند و در معنی یازدهم و بیستم
 را همان گوید و بجای دیگر معنی ده را معروف آید که در حقیقت تبدیل است چنانکه تاغ و توغ
 صاحب ناصری بر معنی دوم و سوم و چهارم قانع و نسبت معنی دوم گوید که سیزدهم را هم تور
 می گفتند و بجای معنی هفتم اسپ نارام نوشته خان آرزو در سراج ذکر معنی اول تا چهارم
 کرده معنی ششم را تصحیف گوید و ذکر معنی هفتم کرده می فرماید که توریدن مصدر این و معنی
 نهم و دهم و یازدهم را خط می داند صاحب سواد السبیل این را بفتح اول گوید که معرب است
 و در فارسی همین لغت پنجم اول و (۱۶) معنی آفتاب برنجی صاحب روزنامه بحواله سقز

ناصرالدین شاہ قاجاری فرماید کہ (۱۷) بمعنی نقاب مشک کہ زبان بر رواں داند و صاحب
 رہنمائی فرماید کہ (۱۸) دای مشک کہ بوسیله آن شکار ماہی کنند و بجای دیگر می طراز و کہ (۱۹)
 برج قلعه را گویند صاحب بول چال بجوالہ معاصرین عجم بر جال جال قاف مؤلف عرض کند کہ
 اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر تو رسیدن کہ می آید صاحب محیط می فرماید کہ میان
 آبر است و ہر چہ بر آبر نوشتہ بالقلش بر بار سطا یون کردہ ایم و بمعنی دوم علم ہاوار کہ
 نظر بر شجاعتش این لقب دادہ باشند و بمعنی سوم مخفف توران و بمعنی پانزدہم سیدل آثار و آنجن
 خان آرزو نسبت معنی ہم تا یازدہم خط نوشتہ خط او می نماید کہ قول صاحب جامع کہ محقق زبان
 خود است بابرہان معتبر تر از دست و آنچہ نسبت معنی ششم تصحیف گفتہ عادت اوست
 و ما این را ہم باعتبار صاحب جامع صحیح دانیم۔ اسم جامد است آنچہ صاحب سواہ اسبیل معنی
 شانزدہم را بجوالہ فارسی زبان قائم کرد از برای آن سندی باید کہ فارسیان این را ترک کردہ اند
 و معاصرین عجم بر زبان ندارند یعنی ہفدہم تا نوزدہم محاورہ معاصرین عجم می نمایند آن را ہم اسم جامد
 دانیم۔ صاحب سفرنگ بشرح (چارمی فقرہ نامہ شت و خستور منوچہرانی فرماید کہ نام سپر فریدون
 کہ ایبرج سومی برادر خود را کشت (اردو) (۱۱) و یکو بار سطا یون (۲۱) فریدون کے بڑے
 لڑکے اور نیز جہشید کے لڑکے کا نام یا لقب تو رہا۔ مذکر (۳) توران ایک مشہور ولایت
 مونت (۴) و لاور شجیع (۵) ترک۔ مذکر (۶) تجیس۔ مذکر۔ تلاش مونت (۷) جشت
 مونت (۸) دوری مونت (۹) معشوق۔ مذکر (۱۰) ایبرج کی لڑکی کا نام تو رہا۔ مونت
 (۱۱) مہمان۔ مہمانی۔ مونت (۱۲) قلیل۔ تھوڑا (۱۳) و یکو تبر۔ مذکر (۱۴) و یکو روم (۱۵)

دیکھو تار یعنی تار یک (۱۶) برنجی آفتابہ۔ مذکر (۱۷) جال کا نقاب جو ولایتی عورتیں منہ پر ڈالتی ہیں
 مذکر و مؤنث (۱۸) چھلی پٹے کا جالا۔ مذکر (۱۹) برج قلعه۔ مذکر۔
تور بقول برہان وائے ضمیمہ اول و ثانی مجموعہ بر وزن غور ابغث زند و پازندگا و راگویند
 کہ عبری بقر خواند مؤلف عرض کند کہ فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجمیت
 (ارو) گائے۔ مؤنث۔

توران بقول برہان و جہانگیری و رشیدی تورانچہ بلاد تبرستان سے ایک شہر کا
 و جامع و سروری نام ولایتی است بر آن طرح نام ہے۔ مذکر۔
 آب آمو یعنی ماوراء النھر چون این ملک راویں **توران** وخت اصطلاح۔ بقول برہان
 بہ تور کسپر بزرگ خود دادہ بود بہ توران موسوم و جامع و جہانگیری و مسراج نام دختر پرورست
 شد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و او یک سال و چہار ماہ پادشاہی کر دگویند حضرت
 الف و نون نسبت با تور مرکب شد (ارو) رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ و رشان اور
 توران ایک مملکت کا نام ہے جو تور بن فریدون (لن یصلح قوم استند و الامر ہم الی امرأۃ) صاحب
 رشیدی گوید کہ بعضی گفتہ اند نام او بوران سے منسوب ہے۔ مذکر۔
تورانچہ اصطلاح۔ بقول ناصری وائے نام وخت است یہ بای تازی مؤلف عرض کند
 شہری از بلاد تبرستان و اورا بہ تعریف تورانچہ اشارہ این بر بوران گذشت و بہ (پور)
 می گفتہ اند یعنی توران کوچک مؤلف عرض وخت۔ یہ بای فارسی قول ابھم و ماہد رانچا
 کند کہ قرین قیاس است از قبیل خواجہ لار و ذکر ماخذ کردہ ایم (ارو) دیکھو پوران وخت

توران شا بقول اندکجواله غیاث نام وزیر مؤلف عرض کند که ترک این بریان تقوی داشت نمی دانیم وزیر که بود (ارو) توران شاه ایک وزیر کا نام ہے جس کی حست کامل صاحبان غیاث اللغات اور فرنگ اندراج سے بالمشافہہ دریافت کرنا چاہیے **توران** بقول ناصر و رشیدی بمعنی مشتق (پور بجای جامی ۵) روزی نہ ہوا و ایند کر دند و تور مخفف این (ارو) معشوق مذکر

تور پیر اصطلاح بقول برہان و جامع بضم اول و سکون ثانی و ثالث و فوقانی کسور بتحتانی و زای نقطہ دار زوہ نفقہ گردن مال را با آسانی و رامو حسنہ جمیلہ و آن را بحر کفاف خوانند خان آرزو و در سراج نقلش برداشته مؤلف عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر باشد کہ کفاف و عربی زبان بقول منتخب روزی و روز گذار و ہر چہ کفایت شود و مستغنی سازد از طلب پس تعریف محقق بالا درست نیست و ہمین تعریف کفاف کہ در منتخب نوشته تعریف این لغت است اسم جابد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان اندازند فارسی قدیم باشد و حالا کفاف بر زبان فارسیان است (ارو) کفاف بقول آصفیہ عربی اسم مذکر اندازہ است معاش جو کفایت کرے۔

تورج بقول برہان بر وزن کوسج نام بزرگ ترین پیران فرید و نست کہ تور باشد

و توران غنوب بہ اوست چنانکہ ایران بہ ایرج صاحب جامع گوید کہ پسر فریدون است
 و بس صاحب سروری ہنر بانس خان آرزو در سراج می فرماید کہ این در اصل نام پسر
 بزرگ فریدون است و تور کہ بہ ہمین معنی گذشت مخفف این مؤلف عرض کند کہ اتفاقاً ہم
 با خان آرزو (اردو) تورج فریدون کے بڑے بیٹے کا نام ہے۔ مذکور۔

تورک بقول برہان و جہانگیری و جامع بروز صاحب محیط نسبت معنی دوم گوید کہ اسم فارسی
 کو چک (۱) تخم خرقہ را گویند و گیاه خرقہ نیز خرقہ است و بر خرقہ ہر چہ نوشتہ یا نخلش بر
 کہ آن را عبری بقولہ آتھا خوانند و بر وزن بجد کردہ ایم (اردو) (۱) خرقہ۔ مذکور۔
 ہم بہ این معنی آمدہ و (۲) نام یکی از پہلوانان ایران کے ایک پہلوان کا نام تورک
 ہم (عسجدی ۵) اگرچہ خسارات سرکش تورک گاہ کشی اصطلاح بقول بول چال
 پو نیا شد و رونق برگ تورک (فروسی ۵) بحوالہ معاصرین عجم پر وہ شبکی کہ از رسن
 یکی پہلوان بود نامش تورک پو دلیر و سرافراز سازند و در آن گاہ بند مؤلف عرض کند
 و گرد و سترگ پو صاحب سروری بر معنی اول کہ مرکب تو عینی و محاورہ جدید است (اردو)
 قانع خان آرزو در سراج بر معنی اول گفتا کہ گھانس باندہنے کی جال۔ مونت۔
 گوید کہ در کلام عسجدی با بزرگ قافیہ شدہ پس **تورک** بقول سروری مرادف تورک
 بروزن کو چک صحیح ناست مؤلف عرض بہر دو معنی کہ یکاف عربی گذشت و بہر دو اسما
 کند کہ بہر دو اعراب و نحو و قیال این باشد کہ صاحب کہ در اینجا نقل شد و یہیجا ہم منقول۔ صاحب
 جامع محقق اہل زبان ہم اتفاق دارد با برہان رشیدی بر معنی خرقہ قانع مؤلف عرض کند

معاصرین عجم هم کاف فارسی صحیح دانند و با اعتماد محقق آن نه مرادف چنانکه رشیدی گمان برده
محققین اهل زبان که قول شان بر لغت گذشته صاحب رشیدی این را کاف فارسی نقل کرده
گذشت ما آن را تبدیل این دانیم چنانکه کند و ترنگ را مرادف این گوید (منصور شیرازی
و کند (ارو) و کیمو تورک -

تور ماهی اصطلاح بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ از باس توپلم بر تورنگ صاحب سروری
ناصرالدین شاه قاجار یعنی دام شبکه دار که برک هم نقل این کاف فارسی کرده و ترنگ که گذشت
ماهی گیری درست می کنند صاحب بواجال هم به کاف فارسی است صاحب محیط هم این را
همترانش و صاحب روزنامه (تور ماهی گیری) به کاف فارسی آورده اشاره تدر و کند
را به همین معنی آورده مؤلف عرض کند که مرکب مؤلف عرض کند که متحقق است که این کاف
اضافی است و بقول روزنامه مرکب توصیفی فارسی است با اعتماد جامع عرض کنیم که تحقیقینی که
و هر دو صحیح باشند و تور هم معنی مطلق پرده مشکب کاف تازی آورده اند تبدیل ب باشد
بجای خودش گذشت (ارو) مچلی کیٹنے چنانکه کند و کند (ارو) و کیمو ترنگ -

کا جالا - مذکر -

(الف) تورنگ الف بقول نامی جفت را گویند که لبرنی زوج است صاحب

(ب) تورنگ و برهان و جامع همان رشیدی گوید که تور و به وال مہلہ عوض رای

تدر و است که او را ترنگ نیز گویند و خرو مہلہ هم به همین معنی گذشت صاحب سروری
دشتی هم خان آرزو در سراج گوید که ترنگ بحوالہ شرف نامہ ذکر این کرده مؤلف عرض

کند که متحقق نشد که ازین هر دو اصل کدام است تا بحال بنظر ما نرسید و ازین می توان قیاس
یکی مبتدل دیگری است تبدیل و ال به رای کرد که تو دو و اصل است و این مبتدل آن
همه آمده چنانکه بادوان و باروان و برعکس این و الله اعلم بحقیقه الحال (اردو) و یکم تو دو و -

توره بقول برهان و جامع بضم اول و ثانی مجهول بر وزن غوره (۱) جانوریست که او را شکار
گویند و (۲) بنجا و آمینی که بر دست و پای ستور گذارند و تیرکی قاعده و قانون و روشن باشد
و نام شریقی که چنگیز خان از خود وضع کرده بود و بهندی کم را گویند که مقابل بسیار است و (۳)
بفتح اول غریز و گرامی صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع صاحب سروری بزرگ معنی
اول نسبت معنی سوم می فرماید که در نسخه میرزا فرزند غریز را گویند صاحب ناصری برای معنی اول
از قطران سند آورده از دیگر معانی ساکت (۴) تنهاسن و یک شهر پراز خصم و تو با من و
شیری و یکی دشت پراز روبه و توره پاز خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم و سوم کرد
بهاره ترک جمله معانی بالا این را بمعنی (۴) زره آورده می فرماید که طاهر تحریف می نماید و بهمان
زره صحیح است (شرط طاهر و حیدر آبادی در احوال میرزا داؤد) دیده شاید معنی از اید او مداد خاص
اش سر سلیمانی کشیده و صفح از آثار اشعار و پذیرش توره و داؤدی پوشیده صاحب
بول چال بحواله معاصرین عجم بفتح بمعنی (۵) برج قلعه گوید صاحب مجید گوید که شغال را نام
است و بر شغال هر چه نوشته اند که درش بر تسمین کرده ایم مؤلف عرض کند که اسم جاد فاری
قدیم است بهمه معانی (اردو) (۱) شغال بزرگ و یکم تسمین (۲) و آمینی زنجیر جس سے
چار پایون کو مقام پر پاند کر تسمین مؤنث (۳) غریز یا غریز لڑکا (۴) زره - مؤنث

دیکھو بدن کے دوسرے معنی (۵) برج قلعہ بند کر۔

تورہ می بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار فرقہ را نام است کہ واما طرفدار
اختیارات شاہی است مقابل جمہور پسند مؤلف عرض کند کہ این را اسم جامد محاورہ
جدید و انیم (اردو) وہ جماعت جو حکومت خود اختیاری اور اقتدارات شاہی کی طرفدار ہو
توریان بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار یعنی آب بند کہ جاری نہ باشد۔
مؤلف عرض کند کہ محاورہ معاصرین عجم است (اردو) بند پانی۔ مذکر۔

توریان جامی اصطلاح بقول رہنما خصم صاحب جہانگیری معنی سووم را ترک
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار جامی کہ کردہ می فرماید کہ تولید ہم یہمین معنی می آید
آب او استادہ باشد صاحب بول چال گوید صاحب جامع می فرماید کہ و میدن و تولید
کہ بند آب را نام است کہ بواسطہ آن آب و شرمندہ شدن پیش خصم خیال ما این است
روان استادہ شود مؤلف عرض کند کہ محاورہ غلطی الطار میدن را و میدن نوشت صاحب
معاصرین عجم باشد (اردو) بند یقوآ رشیدی بر تور گوید کہ توریدن مصدر آفت
فارسی۔ اسم مذکر پستہ بینڈ۔ دیکھو بند صاحب سرور می بر میدن و شرمندہ شدن
کے گیارہویں معنی۔ قانع صاحب بحر بکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ

توریدن بقول برہان بروزن شوریدن کامل التشریف است و مضارع این تورو
بمعنی (۱) رسیدن و (۲) دور شدن و صاحب موار و این را مرادف تریدن و تولید
بیکسو رفتن و (۳) شرمندہ شدن و رشیدی و ذکر ہر سہ معنی بالا کند (میر خسرو)

عاقلان زحمق مزاجان رسم خورند و اسب و اسیر مصدر این است فارسیان بر همین اسم
 تور و دوم زخم زخم صاحب نوادیم و گزاین به ترکیب یا نمی معروف و علامت مصدر
 کرده و خان آرزو در سراج بزرگ این و صراحت مصدر می وضع کردند و معنی اول اصل است و دیگر معنی
 معنی اول گوید که در معنی رسم و وحشت ازین با خوف مجاز آن (ارو) (۱) وحشت کرنا (۲) دور و دورنا (۳) شمشیر
 است موافق عرض کند که لا والله تور اسم هواد نام دوم هواد دشمن کے مقابلہ میں ہے
 توڑا بقول برهان پنجم اول و سکون ثانی و زای ہوڑ (۱) بمعنی تاخت و تاراج و (۲) نام
 شهری نزدیک به ابواز که آن شهر و رعب قباد آباد بوده و بعضی گویند شهری بوده و نزدیک
 به کوفه و اکنون خراب است و (۳) جمع کنند و بر آورنده و کشنده و حاصل کنند و (۴) بمعنی
 کشیدن و انداختن و (۵) و ختن و (۶) جستن و (۷) امر به کشیدن و انداختن و حاصل
 کردن و (۸) پوست و رختی است که بر بچکان و زین اسب و امثال اینها پیچند صاحب جاب
 بزرگ معنی اول و دوم گوید که بچکان معنی تو زیدن و تاختن که امر و اسم فاعل و امر از معانی تو زیدن
 و بزرگ معنی هفتم گوید که باین معنی بازی فارسی و با فتح زای تو زیم آمده صاحب جهانگیری بر
 معنی اول و دوم قانع و صاحب رشیدی گوید که بواد مجبور امر به کشیدن و گذارنده و امر
 و امر به گذارون و بواد معروف شهریت به پارس و در قاموس توح و تو زید و پشید و او
 بر وزن پنجم صاحب سروری می فرماید که بمعنی اندوزنده و کشنده و گذارنده و او اکتند
 و بمعنی امر انداختن و کشیدن و ادا کردن و گزاران و ذکر معنی دوم و هفتم هم کند صاحب
 ناصر بن بزرگ معنی دوم و هشتم می طراز و که بمعنی کشیدن و انداختن و امر به نسبت معنی هشتم می

کہ درختی است کہ چون پوست آن باز کنند تو متوجہ باشد و درین معنی با برہان نام مشتق و می فرماید کہ
 یعنی جستن و انداختن ہم آید بہ نقل نگارش خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم می نگارد کہ
 امر از توختن و اسم فاعل از جمیع معانی و بذکر معنی اول ارشاد می کند کہ مشتق از تو زیدن معنی
 تاراج کردن و در آخر مہذہ ذکر معنی ہشتم ہم فرمودہ مؤلف عرض کند کہ پریشان بیانی ہم
 محققین بالادلیل است براین کہ قوت تعریف ندارند و از قواعد زبان بی خبر اند و فرق در مصدر
 و اسم مصدر نمی کنند حق آنست کہ (۱) اسم مصدر تو زیدن شامل بر مہذہ معانیست کہ می آید و (۲)
 امر حاضرش و اصلاً بمعنی اسم فاعل نیست کہ این معنی بدون ترکیب با اسمی حاصل نمی شود و بجا است
 ترکیب اسم فاعل ترکیبی است کہ در مجر و تو زاین معنی نباشد و (۳) نام شہر و (۴) پوست و رختی
 یہ صاحب اتداین را بمعنی دوم و ہشتم لغت عرب گوید این است حقیقت این لغت کہ پریشان نگاری
 برہان و جامع و جہانگیری و ناصری و سراج تعریف را در پریشانی انداختہ و ای برایشان دست
 کامل معانی تو زیدن بجایش می آید و در اینجا ہمین قدر کافی است۔ صاحب مجید بر تو ز گوید کہ در
 خور مسطور گرد و در بخوری فرماید کہ این را بفارسی تو ز نامند تنجین شدید در ورجہ سوم کند تجفیف
 در اول و رخت آن بزرگ تر گرم و خشک و رسوم وضع آن در عراق ہم جالبی می افتد و منافع بسیار
 دارد (الخ) (حکیم سوزنی ۵۷) برو شاہ جهان باشی تو فیروز ہو کہ آنجا لشکر میراکشد تو ز ہو (امیر
 خسرو ۵۸) تیز بالاش چون کمان شد کو ز ہو بر کمان کہن برآمد تو ز ہو (ارو و) (۱) تو زیدن کا اسم
 مصدر جس سے یہ مصدر بنا (۲) اسی تو زیدن کا امر حاضر شامل اس کے تمام معنوں پر (۳)
 ایک شہر کا نام جو کیتاؤ کے عہد میں آباد تھا۔ مگر (۴) ایک قسم کے درخت کا پوست جس کو

خور اور توز کہتے ہیں اور ان غیرس پر بھی اس کا بیان گنہ را ہے۔

توزہ بقول برہان معنی پوست درختی کہ آن را بر زمین اسپ و کمان و مثل آن پوشند صاحب جامع ہمزانش مؤلف عرض کند کہ ما پر توز اشارہ این کردہ ایم توز لغت عرب است و در اینجا صراحت فرید کنیم کہ بقول منتخب نام درختی کہ پوست آن را بر کمان چسبند و بالای آن روغن دہند فارسیان بزیادت ہای نسبت بر و بمعنی پوست آن استعمال کردند و انچہ توز بمعنی پوست گذشت مخفف این است بجذف ہای ہوز (ار دو) و کمیو توز کے چوتھے معنی اور ان غیرس۔

<p>توزی بقول برہان و جامع باستانی مجہول بہ محسن ہذا الین است از موج دریا ہر کہ در توزی وزن روزی (۱) قبا و جامہ تابستانی بسیار نشست بہ نسبت معنی دوم گوید جامہ منسوب نازک را گویند کہ آن را از کتان بافند و (۲) بہ توز است صاحب سروری ذکر ہمہ معانی کردہ منسوب بہ توز را نیز گویند و (۳) بمعنی کشتی نسبت معنی دوم با چہا نگیری متعلق صاحب ناصر می و غراب ہم و (۴) بمعنی حاصل کنی و جمع نمائی می طراز و کہ بمعنی منسوب بہ توز است و یافتہ از جنس و بندوزی و کبشی و ادا کنی۔ صاحب چہا نگیری کتان در انجامی بافند خان آرزو در سراج بند کر بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع (حکیم سنائی) معنی اول می فرماید کہ این جامہ منسوب بشہر توز است (۵) بند بندم ہمہ کبشا و چو توزی از ماہ پڑ و بمعنی کشتی ہم و نسبت تعمیم معنی اول گوید کہ ظاہرا تا تو بر تارک خورشید بستی قضبی پڑ (خواجہ حمید) درست نباشد مؤلف عرض کند کہ نسبت معنی لویکی (۶) ہر کہ بر درگاہ او کروالتجارت است از اول اتفاق داریم با ناصری و معنی دوم موافق</p>	<p>توزی بقول برہان و جامع باستانی مجہول بہ محسن ہذا الین است از موج دریا ہر کہ در توزی وزن روزی (۱) قبا و جامہ تابستانی بسیار نشست بہ نسبت معنی دوم گوید جامہ منسوب نازک را گویند کہ آن را از کتان بافند و (۲) بہ توز است صاحب سروری ذکر ہمہ معانی کردہ منسوب بہ توز را نیز گویند و (۳) بمعنی کشتی نسبت معنی دوم با چہا نگیری متعلق صاحب ناصر می و غراب ہم و (۴) بمعنی حاصل کنی و جمع نمائی می طراز و کہ بمعنی منسوب بہ توز است و یافتہ از جنس و بندوزی و کبشی و ادا کنی۔ صاحب چہا نگیری کتان در انجامی بافند خان آرزو در سراج بند کر بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع (حکیم سنائی) معنی اول می فرماید کہ این جامہ منسوب بشہر توز است (۵) بند بندم ہمہ کبشا و چو توزی از ماہ پڑ و بمعنی کشتی ہم و نسبت تعمیم معنی اول گوید کہ ظاہرا تا تو بر تارک خورشید بستی قضبی پڑ (خواجہ حمید) درست نباشد مؤلف عرض کند کہ نسبت معنی لویکی (۶) ہر کہ بر درگاہ او کروالتجارت است از اول اتفاق داریم با ناصری و معنی دوم موافق</p>
--	---

توشی بقول برهان بازای فارسی یعنی آخر توز و آن پوست درختی است صاحبان جهان
درشیدی وانند و مؤید و گزاین کرده اند مؤلف عرض کند که صراحت کامل بعد راجب
کرده ایم این مبدل آنت یا آن مبدل این چنانکه آزیرو و آزیرو و ژند و ژند (ارو) و کیون
توشی بقول برهان بازای فارسی بروزن روزی آنت که اطفال هر کدام خیری بیایند
و طعام بپزند و یکدیگر را ضیافت کنند و آن را عبری توزیع خوانند صاحب سروری گوید
که توشی به شین عوض زای فارسی هم آمده صاحب رشیدی گوید که ظاهر توزیع عربی را فارسیان

چنین خوانده اند خان آرزو در سراج گوید که قیاس رشیدی درست نیست و هر چه صاحب
 بهمان نوشته اغلب که تحقیق همین باشد و فعلی باشد علیحدہ از اینجا است کہ زامی آن را
 پسین بدل نموده توسی نیز گویند لیکن تبدیل آن به پسین دلالت دارد کہ زامی تازی باشد
 نیازی در انہا یہ پہنچی فی ذہ المقام مؤلف عرض کند کہ توزیع بمعنی بخش کردن چیزی
 را برای کسی لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کرده اگر بقول رشیدی این را اصل
 و انیم و توشی را مفرس حذف و تبدیل لازم آید و معنی در ہر دو تعلق خاص ہم نیست -
 اتفاق و اریح با خان آرزو و ہمین قدر کہ این اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ضیافت
 طفلان یکدیگر و توشی اصل است بہشتین مجھے عوض زامی فارسی و این مبدش چنانکہ باشکونہ
 و بازگونہ (ارو) لڑکون کی ضیافت اور مہمانی جو وہ باہم کرتے ہیں ہونٹ -
 توس بقول ناصری بضم اول (۱۱) نام پسر نو ذربودہ کہ در بارشاہنشاہ ایران کاؤس
 و قیباد و کینسر و اسپہبدی داشتہ (فردوسی ۵) پیادہ از انم فرستاد توس ہو کہ تا اس
 بتانم از اشکبوس پو صاحب رشیدی می فرماید کہ نام پہلوان مشہور است و دما خطہ توس
 بنا کردہ اوست و بنام خود سہمی کردہ و توس معرب آن و ساخرن قطع نظر از معرب کردہ
 بہر دو معنی توس گویند بہتہ دفع اشتباہ و ملاحظہ اصل فرس نمی کنند صاحب رہنما جو
 سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار این را بمعنی (۱۳) جام پر از می کردن آورده صاحب یو
 ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی سوم فارسی جدید است بمعنی حاصل بالمصدر یعنی
 شراب اندازی بجام (ارو) (۱۴) نو ذر کے بیٹے کا نام توس تھا اور بقول رشیدی کہ

پهلوان کا نام۔ مذکر (۲) ایک قصبہ جو توس کا آباد کیا ہوا تھا توس ہی سے موسوم ہے۔ مذکر
(۳) ساغر کی پُری شراب سے۔ مؤنث۔

توسعه بقول بہار بر وزن تذکرہ وسعت و فراخی (والہ ہروی) کردہ یارب دلی از غصہ
کہ خالی کہ چین بزرخ توسعه بہتہ است در صحرارہ پڑ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است
بقول انند بالفتح و کسرین و فتح عین مہملہ بمعنی وسعت و فراخی۔ فضولی صاحب بہار کہ این را
در لغات فارسی جاداد و لغت فرس دانست غلطی اوست (اردو) وسعت۔ عربی۔ اہم
مؤنث۔ فیراخی۔

توسک بقول ناصری بضم اول بمعنی قناعت و ترک حرص است مؤلف عرض کند کہ
لغت عرب نیست و در لغات ترکی ہم یافتہ نمی شود۔ معاصرین غجم ہم بر زبان ندارند و دیگر
محققین ہم ساکت باعتبار صاحب ناصری کہ محقق زبان خود است این را اسم جاد فارسی قدیم
انیم و دیگر محققین این را بنون چہارم و کاف توسنگ گویند کہ بجایش می آید (اردو) قناعت مؤنث
توسکا بقول بول چال بالضم بمعنی جنگل و مجموعہ درخت ہای جنگلی مؤلف عرض کند کہ بر زبان
معاصرین غجم فارسی جدید است (اردو) جھاری۔ مؤنث جنگلی درختوں کا مقام۔ مذکر۔

توس کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول ہنما فارسی جدید است۔ اہل ولایت در ضیافت
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار جام صحت بعد از فراغ۔ جام خود را بی پر کردہ برای صحت
پراز می کردن مؤلف عرض کند کہ توس بمعنی داعی یا خود داعی برای صحت پادشاہ وقت یا
خودش گذشت و استعمالش با مصدر کردن یکی اند۔ عنوان می خورد و با شاعر آن ہمہ اہل سفر

ہمیں عمل کنندہ را رود (جام صحت پینا بقول
 آصفیہ کسی دوست یا عزیز خواہ پادشاہ خواہ
 مصطفیٰ و عالم کی تندرستی کا گلاس پینا پڑا کرتا ہے کہ یہ طریقہ دعوتوں میں کھانے
 فرماتے ہیں کہ انگلستان میں دستور ہے کہ اپنے سے فراغت کے بعد میری پر رائج ہے
 دوستوں حاکمون وغیرہ کی صحت و کامیابی کسی ایک شخص یا داعی کی تحریک پر جام
 کے لئے عام یا نج کے طبسوں میں جام شراب صحت کھڑے ہو کر پیا جاتا ہے۔

توسن | بقول برہان و جامع بفتح اول و سین بی نقطہ بروزن کو دن (۱) و حشی و رام نہ شونہ
 را گویند عموماً و (۲) اسپ کشش و حرون و چہندہ را خصوصاً صاحبان جہانگیری و سروری بر
 معنی دوم قانع (شیخ نظامی ۱۵) ازین توسن آن کہ باشیم رام پڑ کہ سیلی خور و مرکب بدلیجا
 پڑ چوتازہ فرس بدلیجا می کند پڑ خرصریان را گرامی کند پڑ (خاقانی ۱۵) لکام بر وہان انگند
 ایام پڑ کہ چون ایام بودم تیز و توسن پڑ صاحب رشیدی بذر کہ معنی دوم می فرماید کہ صحیح بنظم
 و و او مجہول است چنانکہ در مطاہر الاثنا گفتہ صاحب نامری در اعراب متفق بار رشیدی
 می فرماید کہ در جواب ہر الحروف بضم اقل و و او مجہول و شین معجم یعنی کشش و پر قوت بودہ
 چہ توش بمعنی قوت است و شاید کثرت استعمال مہمل شدہ در ہر صورت توسن و مردم کش
 نیز استعمال می شود چنانکہ (را البہ بنت کعب قزواری گفتہ ۱۵) توسنی کہ دم نہ انستم می پڑ
 کہ کشیدن سخت تر کرد و کند پڑ خان آرزو در سراج گوید کہ در اصل بمعنی اسپ و اسر کش
 است و مجازاً مطلق کشش را ہم گفتہ اند نسبت اعراب بکوالہ رشیدی گوید کہ سبب تخطیہ فتح

معلوم نشد باینکه محاوره و استعمال گواه اند و تصریح اهل لغت علاوه آن مؤلف عرض کند
که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی دوم و معنی اول مجازش و اختلاف اعراب محاوره مقام
است که صاحب جامع بالفتح گوید و صاحب ناصری بالضم و هر دو از اهل زبانند (ارو و)
(۱) سرش (۲) سرش گهوژا - مذکر -

توشنگ بقول برهان و جامع بضم اول	مؤلف عرض کند که صاحب ناصری همین لغت
باسین بی نقطه بر وزن هوشنگ بمعنی قناعت	بحدف نون کاف تازی نوشته که بجایش گذشت
است که راضی بودن باشد بر آنچه میسر گردد -	عجیب نیست که آن مخفف و مبدل این باشد و جا دارد
و ترک حرص نمودن - خان آرزو در سراج	که بقول خان آرزو اصل این توشنگ بشین مجرب
گوید که اغلب که بشین معجزه است مرکب از توش	باشد ولیکن در محاوره زبان مبدلش به
معنی قوت لایموت و تک که کلمه نسبت است	سین ممل است چنانکه گشتی و گستی (ارو و)
چنانکه هوشنگ که مرکب است از هوش و تک	قناعت - مؤنت - و میگویند توشک -

توش | بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن گوش بمعنی (۱) تاب و طاقت و توانائی و قوت و قدرت
(۲) تن و بدن و جثه و ترکیب را نیز گویند و (۳) خوراک بقدر حاجت که قوت لایموت باشد
(۴) مخفف توش هم یعنی تو او را و در ترکی امر به فرو و آمدن یعنی فرو و آبی صاحبان جامع و
جیانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بر سر معنی اول الذکر قانع (حکیم فردوسی طه) بیازید
پای و پیچید دست با همه تند و بنخیر در هم گشت با چو گشت ز بنخیر توش گشت بر میقتاد
زان در و و بهوش گشت با (حکیم اسدی طه) بدو گفت مداح مفرای کار با که اینجا بود -

که گدن بیشمار بر بالای کاوی پرازشم و جوش پایی جانور من پیلان بتوش با (حکیم فردوسی) (۵)
 بر آن می که خوروم بتوموش گشت باروان خردمند را توش گشت با صاحب جهانگیری صراحت فرمود
 کند که از همین است طعامی را که ساfran بردارند توش پیا منند صاحب سروری بر معنی اول و سوم
 قانع و ارسته بر معنی اول قناعت فرموده بهار پنهانیش صاحب سفرنگ بشرح (پنجاه و دومی
 فخره نامه شت و خورشید یاسان) بر معنی دوم قناعت فرموده مؤلف عرض کند که اسم جامد است
 بمعنی حقیقی دوم و معنی اول و سوم مجازش و معنی چهارم موافق قیاس که تخفیف توش باشد (ار دو)
 (۱) طاقت توانائی - قوت قدرت - مؤنث (۲) جسم تن بدن - جثه - مذکر (۳) قوت
 لاموت و کجوا شام - مؤنث (۴) تو اس کو جیسے تو اس کو بلا لاء
توشک بقول برهان و جامع بروزن توشک (۱) بر خوابه را گویند که نهالی باشد و
 گویند این لغت به این معنی ترکیبست و در چند نسخه نیز خوانده نوشته طایفه تصحیف خوانی شده باشد
 و در مؤید معنی (۲) اگر به که بحر بی سنور خوانند صاحب جهانگیری گوید که بر خوابه و بتری نهالی را نامند
 صاحب سروری می فرماید که حرکت این معلوم نه شد بمعنی نیز خوانه کذا فی التحفه و بمعنی بالش نهالی
 ترکی است صاحب رشیدی می فرماید که بر خوابه در فارسی زبان همین توشک را گویند و توشکه
 لغت ترکی است آنکه بمعنی نیز خوانه نوشته اند تصحیف است صاحب ناصری با اتفاق رشیدی
 نسبت معنی دوم گوید که گر به را بشک نامند و به ترکی سهوا توشک دانسته اند خان آرزو در
 سراج بکر معنی اول می فرماید که معنی دوم به بامی تازی است مؤلف عرض کند که در نسخه
 قلمی و مطبوعه مؤید ما این را بمعنی دوم نیافتیم بلکه بذیل ترکی معنی اول نوشته البته در یک نسخه

قلمی این را بذیل لغات فارسی بمعنی دوم آورده - صاحب لغات ترکی این را بمعنی فرش و نهالی
نوشته بخمال مامعنی دوم تصحیف محض است که کاتبین غلط کرده اند - فارسیان این لغت
ترکی را بمعنی اول استعمال کرده اند و بمعنی دوم استعمال این یافته نشد (اردو) توشک
مونت - دیکھو بر خوابہ -

توشکان بقول برهان و جامع بر وزن بوستان گلخن و آتشدان گرمابه و حمام را گویند
صاحب جهانگیری می فرماید که این را تون هم نامند صاحب سروری بر گلخن قانع مؤلف
عرض کند که اسم جلد مرکب است که از توش و کان مرکب شد و توش در اینجا بمعنی سوش می
نماید یعنی خوراک و کان یکاف عربی بمعنی معدن و به کاف فارسی کلمه ایست که افاده معنی
لائق و سزاوار کند پس اگر یکاف عربی گیریم معنی لفظی این معدن غذا و کنایه از آتشدان و
بجای مخصوص با گرمابه حمام و اگر یکاف فارسی گیریم چنانکه صاحب مؤید بحواله لسان الشعرا
و فرنگ فخری آورده - بمعنی لائق غذا باشد و کنایه از آتش دان و مجازاً اگر مائه حمام عجب
از دیگر محققین خصوصاً خان آرزو که به ترک این از زحمت تحقیق برست (اردو) آتشدان
حمام - وہ چولھا جو حمام میں پانی گرم کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے - مذکر -

توشک خانہ اصطلاح - بقول برهان که ما این را بمعنی خوابگاه گیریم ازینکه خانہ تو
و بحر و اند خانہ باشد که اسباب و رخوت پوشیدنی همان است ولیکن فارسیان در محاوره
وران گذارند مؤلف عرض کند که قلب اصناف خود و مجاز بمعنی بالا استعمال کرده اند (اردو)
خانہ توشک بمعنی لفظی این تقاضای آن می کند توشک خانہ بقول آصفیه - اسم مذکر - وہ مکان

جہان اوڑھنے پہننے بچانے کے کپڑے رہیں۔ کردہ مؤلف عرض کند کہ محقق توشہ مال

اسباب اور زیور کا مکان یا دفتر خواہیوں کے است اسم فاعل ترکیبی۔ توشہ بمعنی اوست
ہاں ہوتا ہے۔ پارچہ خانہ۔ ملبوس خانہ۔

توشگان بقول اندھمان توشگان کہ بگاف مرکب کنایہ باشد از خوان سالار کہ انتظام

عربی گذشت و اشارہ این ہم و رانجا کردہ ہم دستار خوان شاہان و امر استعلق بدو باشد
بصراحت ماخذ (اردو) دیکھو توشگان۔ (اردو) خانسان۔ بقول آصفیہ صاحب

توشمال بقول بحر باو او معروف خوان سالار لوگون کو کھانا کھلانے والا۔ ہتمم باورچی خانہ
و ہم او توشہ مال را ہم بہمین معنی نوشتہ۔ بھی کہتے ہیں۔

صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بہار بحوالہ توش و توش اصطلاح۔ بقول بحر مؤید
رشیدی ذکر این فرمودہ گوید کہ رکابدار ہم گویند باہر دو بھول توانائی و کثرت و فر۔ صاحب مؤید

و در سرکار شاہ۔ توشمال باشی نام است بحوالہ زفا نگویا گوید کہ با توش ہم بہمین معنی۔
می فرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (شاعر می فرماید کہ در اصل این آواز چاوشان است

۷) از میر توشمال فلک بر سماء و ہر آواز مؤلف عرض کند کہ معنی بیان کردہ صاحب بحر
بہر شکر اوان و دشتی (سنجر کاشی) موافق قیاس معاصرین عجم بزبان نذر اند

بر سفرہ کشید توشمالش (خوانی کہ گنج ہفت در کلام فارسیان قدیم نیافتیم و اللہ اعلم بحقیقہ
خوان است) و درست ہم این را آورده۔ اسحال محققین صاحب زبان این را ترک کردہ

خان آرزو در سراج ذکر این بلاصراحت ماخذ و او شش بوش بہمین معنی گذشت (اردو)

کروفر و یکمواوش بوش -

توشه برداشتن استعمال - بقول برهان و

توشه بقول برهان و جامع بر وزن گوشه بحر و رشیدی و (خاتمه ناصری) کنایه از مسافرت

معنی (۱) اندک طعام و قوت لایموت و (۲) (ظهوری) سودا و وامق که هنگام سفر پادشاه

طعامی که مسافران با خود دارند صاحب ناصری بحر سودای عذر را برداشت پادشاه صاحب مؤید

قوت لایموت و طعام مسافران گفته بهار گوید (توشه برداشته) کرده یعنی مسافر شده می نویسد

و درست گوید که مرکب است از توش یعنی قوت مؤلف عرض کند که توشه برداشت ماضی مطلق

و توانائی که بای نسبت بوی واقع شده می فرماید که همین مصدر است که بای هنوز در آخرش موافق قیاس

بالفاظ گردن و کشیدن مستعمل و بالعطف برداشتن باشد که افاده معنی مفعولی کند و از سند ظهوری

و بردوش و بیکر بستن و بستن و گرفتن کنایه از پیداست که معنی لفظی این توشه سفر با خود گرفتن است

تهیه سفر کردن مؤلف عرض کند که مقصودش و معنی اول الذکر کنایه باشد که هر که توشه با خود گیرد

خبرین نباشد که معنی دوم اصل است و معنی اول گویا تهیه سفر کند که توشه مخصوص است با سفر

مجازش که توش یعنی عام گذشت و زیادت (ارو) مسافرت و آماوه سفر موهبا توشه سائیه

بای نسبت بر و معنی خاص پیدا کرد (حکیم زلالی) توشه بردون استعمال - صاحب آصفی ذکر

(۳) جگر بر نوک ترکان خوشه بند و فلک این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که

بر و وشتل انجم توشه بند و استعمال این به معنی توشه سفر با خود گرفتن است (منطامی گنجوی

در لغات می آید) (ارو) (۱) و یکمواوش که (۲) توشه نه وین بر که عمارت کم است پادشاه آب

و فرمای معنی (۲) توشه و یکمویات - چشم آر که ره بی نم است پادشاه (ارو) توشه

ساخته لیا. توشه باند بیا.

که مرادف (توشه برداشتن) است که گذشت

توشه بردوش کسی بنیدین استعمال

(حسن غزنوی) گوی اسید ز چوگان فلک

ز لای جوانساری استعمال این بمعنی آماده سفر کردن

کسی را آورده مؤلف عرض کند که موافق قیام مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر گیرون

است (ه) جگر از نوک مرگان خوشه بند و. است که بجایش می آید (ار و و) دیگر توشه و

فلک بردوش انجم توشه بند و مخفی مباد که مصدر **توشه بر میان بستن** استعمال صاحب

بستن و بنیدین مرادف یکدیگر که بجایش گذشت آصفی این را مرادف (توشه بر میان بستن) گفته

که گذشت مؤلف عرض کند که درست (ار و و) آماده سفر کرد.

توشه بر میان بستن استعمال صاحب آصفی است که میان و کمر مرادف یکدیگر است.

و گر این کرده گوید که بمعنی تهیه سفر کردن است (صائب ه) توشه چون پاره دل بر میان

(وحید قزوینی ه) بر کمر اندر ک جهان توشه بست بسته اند و کمری چون ابلق لیل و نهار است

و در صنف مردان مجرور است و مؤلف عرض واده اند و مخفی مباد که از سند بالا معنی آماده

کند که آماده سفر شدن باشد و بمعنی تهیه سفر هم سفر کردن پیدا است و ازین معلوم می شود که

که هر دو قریب یکدیگر است (ار و و) آماده سفر (توشه بر میان خود بستن) بمعنی آماده سفر

شدن است و (توشه بر میان کسی بستن) هونا تهیه سفر کرد.

توشه بر کمر بستن استعمال صاحب آصفی دیگری را آماده سفر کردن (ار و و) دیگر

و گر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند توشه بر میان بستن.

توشه بستن استعمال - بقول صاحب گیرنده اگر چه ج هم فاعل است ولیکن افاد یعنی	
آصفی تیه سفر کردن مؤلف عرض کند که مؤلف فاعل کند (ار دو) الف و شخص جو آماده	
فیات است (خسرو) زمین سخن بر سه تن بجای سفر بود اور توشه ساتھ لے ب آماده سفر بود	
شدند توشه بستند و رگبرای شدند ب - توشه باندینا (ج) مراد ف ب -	
(ار دو) توشه باندینا آماده سفر بود - توشه چشمه اصطلاح بقول ملحقات برهان	
(الف) توشه پرورد اصطلاح الف ورشیدی و بحر و بهار کنایه از نگاه کردن با فراط	
رب توشه پرورد بقول آصفی بود بجانب مطلوب (خسرو) نگه می کرد و	
(ج) توشه پرورده کسی که در سفر از گوشه چشم بد دلش بر می نگشت از توشه چشم	
قریب و شکارگاه توشه را بردوش او بار کنند مؤلف عرض کند که معنی آماده گی چشم برای	
و هم اوب را آورد و از معنی ساکت (ج) سفر است معنی عدم سیری نظر معنی مصدری	
بقول بهار مثل توشه کش که می آید می فرماید که بیان کرده محققین بالا قابل نظر است که اتفاق	
درین مبالغه است (خواج نظامی) سکند نزاریم از ان (ار دو) آنکه کی آماده گی مشاء	
که شاه جهان گرد بود و بکار سفر توشه پرورد بود که لئے معنی آنکه کاسیر نهو تاپیه اس کا حاصل	
مؤلف عرض کند که الف محقق ج به بالمصدر ہے معنی عدم سیری -	
حذف های متوز و ب مصدر آن معنی توشه توشه خانه اصطلاح صاحب انند بوال	
بستن و آماده سفر شدن وج اسم مفعول غیاث گوید که طایر این لفظ غلط است و صحیح	
معنی آماده سفر یعنی تیه سفر کنند و توشه بخود	

توشک خانه که گذشت چه توشک

بمعنی رخت است چنانچه در جهانگیری و برهان کردن هم (نظامی ۵) راه تودور آمد منزل
آمده مؤلف عرض کند که لا والله ترکیب دراز و برگ رده و توشه منزل بسازد و مخفی مباد
این صحیح و قلب اصناف خانه توشه مکانی و که ازین سند استعمال مصدر سازیدن پیدا است
مقامی را توان گفت که دران سامان توشه سفر که مرادف ساختن است و هر دو بمعنی کردن
می شود و آنکه این را بمعنی توشاک خانه دانند البته که متعریف هر یکی بجایش می آید (ار و و) توشه
در غلط افتاده اند (ار و و) و مقام جهان باند بنای تهیه سفر کرنا.

توشه شدن استعمال صاحب آصفی ذکر
سامان سفر هوتا هو - مذکر -

توشه دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تهیه سفر شدن و توشه قرار یافتن لازم
که بمعنی حقیقی است (نظامی ۵) آنکه ترا توشه توشه ساختن است (وحید قزوینی ۵) نقد

ره می دهد و از توکی خواهد و ده می دهد و مخفی رفته ام از خود که اگر باز آیم و عمر جاوید خضر
مباد که ازین سند استعمال مصدر و میدن پیدا است توشه را هم نه شود و مخفی مباد که از سند بالا
عیبی ندارد - هر دو یکی و متعریف هر یکی بجایش مصدر شودن پیدا است که مرادف شدن است
می آید (ار و و) توشه ساخته کرنا -

توشه ساختن استعمال صاحب آصفی بنجایا توشه هونا توشه قرار پانا -

توشه کردن استعمال صاحب آصفی ذکر
کنند که بمعنی سامان توشه کردن و سامان سفر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

<p>بمعنی سامان توشه سفر کردن و توشه قرار دادن</p>	<p>از معنی ساکت و بخمال یا بمعنی توشه با خود گرفتن</p>
<p>و بجایزه تهیه سفر کردن هم (منطامی ۵) منعم</p>	<p>است (ظهوری ۵) بر بوی تو پوسیدن این</p>
<p>رو از جهان در گوشه کرده و کفایت جوین</p>	<p>راه عجب نیست و دارم چو صبا توشه کشی و سفر</p>
<p>را توشه کرده و (ار دو) توشه کرنا توشه</p>	<p>خود و (تنها و شهرستانی ۵) دنبال باز او</p>
<p>قرار دینا تهیه سفر کرنا سفر کی تیاری کرنا</p>	<p>چه قدر ناشنا و دید و آه و لم که توشه ز دشت تمام</p>
<p>الف) توشه کشش اصطلاح الف می کشد و (ار دو) الف توشه اُٹھانیوالا</p>	<p>می کشد و (ار دو) الف توشه اُٹھانیوالا</p>
<p>ب) توشه کشیدن بقول بهار کسی که</p>	<p>ب) توشه ساته لینا</p>
<p>در سفر قریب و شکار گاه همراه بگیرند و توشه را</p>	<p>توشه گرفتن استعمال صاحب آصفی</p>
<p>بر دوش او بار کنند می فرماید که از اهل زبان</p>	<p>این کرده از معنی ساکت مؤلف معرض کند</p>
<p>به تحقیق پیوسته (ظهوری ۵) ز شهد قنات</p>	<p>که مرادف توشه کشیدن است که گذشت</p>
<p>طبع ز هر پیش و پادایت بر راه طلب توشه کش</p>	<p>(صاحب ۵) بی جگر خوردن نگر دو قطع صفا</p>
<p>و (محمد علی سلیم ۵) بقراران تو در خاک</p>	<p>راه عشق و توشه این راه از تحت جگر باید</p>
<p>نذارند آرام و در طلب توشه کشش موریود گرفت و (ار دو) و یکو توشه کشیدن</p>	<p>توشه مال اصطلاح صاحب بحر می فرماید</p>
<p>و اندام صاحب بحر گفته کسی که زاو دیگری</p>	<p>که مرادف توشه مال که گذشت مؤلف معرض</p>
<p>بر وار و و خان آرزو در چراغ هدایت هم</p>	<p>که مرادف توشه مال که گذشت مؤلف معرض</p>
<p>آورد و مؤلف معرض کند که اسم فاعل ترکیبی</p>	<p>کند که با اشاره این همد را بخاک کرده ایم کین</p>
<p>است از ب و صاحب آصفی ذکر و کرده</p>	<p>اصل راست و آن مخفف این (ار دو)</p>

دیکھو توشمال۔

بروزن دوغ (۱) ہیرم تاغ را گویند و توش

توش یا فتن استعمال۔ صاحب آصفی

آن بسیار بماند۔ صاحب جهانگیری می فرماید

توش یا فتن استعمال۔ صاحب آصفی

و گویا این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

کہ این را تاغ و تاخ ہم نامند (منجیک)

کند کہ معنی حقیقی حاصل کردن توشہ باشد انتر

گوئی همچون فلان شد منہ ہمانا پڑ ہرگز چون

نصیر ممدانی گوشہ چشم ہمت و توشہ راہ دور

عود کے توار شد توغ پو صاحب سروری

ماقتد (ارو) توشہ پانا۔

صراحت فرید کند کہ در تحفہ ترغ بہ فتح تاو سکون

توشی بقول برہان و جامع بروزن کوشی

زای مجہد ہم بہ این معنی آمدہ خان آرنہ دور

معنی توشی باشد کہ ضیافت کردن اطفال

سراج می فرماید کہ ہمان تاغ و تاخ و این سبب

است یکدگر را و این را در خراسان و انگلستان تبدیل الف است بہ واو و (۲) اینکہ معنی

است یکدگر را و این را در خراسان و انگلستان تبدیل الف است بہ واو و (۲) اینکہ معنی

می گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر علم مخصوص شہرت گرفتہ بہ قاف است کہ بہ

می گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر علم مخصوص شہرت گرفتہ بہ قاف است کہ بہ

فارسیان توزیع عربی را کہ بہ ہمین معنی است

تغیر لہجہ غنین خواندہ اند و لفظ ترکی است

چنین خواندہ اند مؤلف عرض کند کہ ما این

نہ فارسی بہار این را با توق آوردہ می طرائد

از توشہ ویای نسبت مرکب و انیم بحدف ہا

کہ بو او مجہول و غنین معجمہ و ایضا قاف خیری

ہووز معنی لفظی این منسوب بہ توشہ و آنچه بہر

است از عالم علم کہ شکل پنجہ بر سر آن منصب

فارسی گذشت مبدل این و اشارہ این ہم

کنند و آن بر دوگونہ بود یکی حیرتوق از عالم

در اینجا کردہ ایم (ارو) دیکھو توشی۔

علم لیکن کوہ ترازو کہ قلا سے چند برافراہند

توغ بقول برہان و جامع و سروری و ہاگر

و ہم ہم از ان عالم لیکن دراز ترازو و دور

علم ما این را پایه برتر نهند مؤلف عرض کند کرده ایم که اصل آن تاغ است و گیر سیح و
 که موضوع ما در اینجا تعریف توغ است نه توق بمعنی دوم لغت ترکی است (که در لغات ترکی
 و باخان آرزو اتفاق داریم که این میڈل تاغ که فارسیان استعمالش کرده اند و سن این
 است بمعنی اول که الف به و او بدل شد چنانکه بر توغچی می آید (ارو و) و کیو تاغ (رو)
 یا لا و یا تو و صراحت ماخذ تاغ همدرا انجا علم جھنڈا مذکر -

توغ غاج بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و ثالث به الف کشیده و بحجم زده بلغت
 روحی نام پوست و خفیت و آن سفید و بسیار تلخ می باشد و رفع بواسیر کند و آن را توغ غاج
 هم گویند صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ما این را منقرس و انیم که فارسیان
 همان توغ غاج را که ذکرش گذشت به قلب بعض توغ غاج کرده اند چنانکه اسطرخ و اسطرخ و صراحت
 ماخذ همدرا انجا گذشت (ارو و) و کیو توغ غاج -

توغچی بقول بهار شخصی که توغ بردارد - اند نقل نگارش مؤلف عرض کند که مرکب
 (سینی س) نگار توغچی آن پادشاه کشور حسن ترک زبان است و فارسیان استعمالش کرده اند
 که توغ برق او شد و ایشکر حسن به صاحب (ارو و) علم بردار و ده شخص جو حامل علم بودند

(الف) توقف بقول برهان و جامع و سروری بر وزن صوف (ا) صدای کوه را گویند
 و (۲) شور و غوغا و غلغلہ را نیز گفته اند که از کثرت مردم و جانوران در افتد و باین معنی
 بجای حرف اول نون هم آمده (حکیم اسدی س) قلاوید و رشکرافتا و توقف به از ان پہلو
 حملہ صفت شکوف به صاحب ناصری معنی دوم جنبش و انقلاب و برہم خوردگی را هم داخل کند

و صراحت نماید که توفیدن مصدر این است و می فرماید که بعضی طوفان را معرب
(ب) طوفان دانسته اند که در قاموس گفته باران سخت و آب که از زمین برآید و هر
 چیز که بسیار و غالب باشد و همه را فرو گیرد و درین صورت طوفان بادی نیز ممکن است.
 چنانکه بعضی پنجگین و بعضی اوقات حکم کرده اند صاحب برهان برب گوید که (۱۱) بروز
 و معنی طوفان است که شور و غوغا باشد عموماً و شورش و ریاضت و (۱۲) نام دوست
 و امیق بود که با او گیرخت و صاحب جامع هم بایش صاحب سروری بر معنی دوم قانع حکیم
 عنصری (۱۳) یکی دوستش بود و طوفان بنام پسر آرموده بنا کام و کام پسر خان آرمود در
 سراج می فرماید که بوزن و معنی طوفان در برهان نوشته و این خطاست بمعنی شور و غوغا
 عموماً و شورش و ریاضت و ذکر معنی دوم هم کرده مؤلف عرض کند که الف بمعنی اول
 اسم جامد فارسی زبان است و هیچ تخصیص با کوه ندارد که در گنبد پاهم واقع شود و دره های
 کوه هم که تفریش بر پشته و ال گذشت و معنی دوش مجاز آن و همین است اسم مصدر توفیدن
 که می آید و ب در حقیقت اسم حال است از قبیل گویان از گو و روان از رو که بقاعده
 فارسی به ترکیب الف و نون بر امر حاضر مرکب شد یعنی طوف که امر حاضر توفیدن است
 آن را با الف و نون مرکب کرده طوفان کردند که اسم حال توفیدن است بمعنی صدا و ندا
 کنان و فریاد و شور کنان و جنبش کنان فارسیان بجز طوفان را بدین اسم نامیدند که
 در آن هم شور و غوغا است و هیچ تخصیص با دریا ندارد که طوفان در بحر و بر در واقع شود
 عربان به تبدیل فوقانی به طای حطی طوفان گفتند که معرب طوفان فارسی است صاحب

برہان درست گفت و اعتراض خان آرزو برود درست نیست خود او حقیقت لفظ را اندا
و برہان حرف نہاد و اصلاً معنی طوفان شور و غوغا نیست چنانکہ خان آرزو گفتہ
بلکہ یہ معنی شور و غوغا کنان است و کنایہ از طوفان و بمعنی دوم علم است و پس
(اردو) الف (۱) گونج۔ مونث۔ وہ آواز جو درہ کوہ میں گونجتی ہے۔ دیکھو
بشر وال۔ (۲) شور و غوغا۔ مذکر (ب) (۱) دیکھو طوفان (۲) واسق کے ایک دوست
کا نام جو اس کے ساتھ فرار ہوا۔ مذکر۔

(الف) توفید	الف بقول برہان صاحب موار و بمعنی اول می فرماید کہ صدا
(ب) توفیدن	بایامی حلی بروزن۔ و فریاد کردن و غریدن است و بمعنی دوم
کوشید ماضی توفیدن و ہم اونست ب گوید کہ	می طراز کہ عریہ و جنگ کردن و بمعنی سوم
بروزن کوشیدن (۱) بمعنی صدا و ندا و فریاد	برہم خوردن نوشتہ (فردوسی) بتوفید
و آواز و شور و غوغا کردن (۲) بمعنی غریدن	کوہ و بلرزید دشت با خروش سپہ از فلک
و غریدن و عریہ کردن ہم و (۳) بمعنی جنبش	در گذشتہ (۴) بتوفید شہر و آباد
و برہم خوردگی خلایق و حوش نیز کہ آن را عربی	خروش یا توگفتی ہمین کر کند نعرہ گوش صاحب
ہزار ہا خوانند۔ صاحب بحر ہزبانش۔ می فرماید	بر معنی اول قانع و صاحب جامع ہزبان برہان
کہ کمال التشریف است و مضارع این توفد۔	مؤلف عرض کند کہ (ب) مصدریت کب
خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع و می	از اسم مصدر توف کہ بجایش گذشت و یای
طراز و کہ برین قیاس توف و توفیدن	معروف و علامت مصدر و ن و الف ماضی مطلق

آن و باصول ماصدر اصلی است که اسم مصدر کماضی شور و غوغا کرنا فریاد کرنا (۲) جنگ
مال فارسی زبان است (ارو) الف ب کرنا (۳) برهم مو یا جنبش کرنا -

توفیر بقول بهار تمام کردن حق کسی و بسیار کردن و در عرف بمعنی گرد کردن مال و اندوختن
آن می فرماید که بالنقطه شدن و گردن مستعمل و بجوالة فرایانی می فرماید که در اصطلاح هرگاه چیزی
یا مبلغی یا مقداری معین با کسی معامله کنند و در واقع حاصل آن چیز زیاده بر آنچه مقرر شده
باشد آن زیادتی را توفیر خوانند (انوری ۵) مرا بگوی چه باقی بود و رونق شغل پادشاه
معامله از اصل بگذرد و توفیر یا مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی
بسیار کردن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی زیادتی و بیشی و ترکیب
این با مصداق کنند که در ملحقات می آید (ارو) توفیر بقول آصفیه عربی اسم
مؤنث زیادتی بچیت - فائده - فاضل - فراوانی -

توفیر سنج اصطلاح بهار ذکر این کرده زیادتی او بیشی طلبا هرگز نمی والا -
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که ظاهراً گفته **توفیر شدن** استعمال - صاحب آصفی
توفیر (خواجہ نظامی ۵) دو بار از برای تو ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
توفیر سنج یکی مار مهره دیگر مار گنج پد صاحب کند که بمعنی اضافه و بیشی قرار یافتن و از حساب
آصفی از همین سند مصدر توفیر سنجیدن قائم زائد بر آمدن است (ظهوری ۵) مرا از
کرده مامی گوئیم که غیر از توفیر سنج استعمال دیگر تو صد ناز توفیر شد و ولی توبه ام آرزو
مشقات این از نظر مانگداشت (ارو) شد (ارو) توفیر مو یا حساب سے زیاد

<p>توفیر کردن استعمال - صاحب آصفی</p> <p>و گزاین کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p> <p>کند که بمعنی افزون کردن است (خسرو)</p> <p>تو دیرزی که جهان کم کند ازین (خسرو)</p> <p>تو غیر خلاق که در عمر تو کند توفیر و مخفی مباد که از اصل شدن بیشی که مراد از نفع است -</p> <p>از سند بالا استعمال مصدر کردن پدید است مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر</p> <p>که بجایش می آید (اردو) توفیر کرنا زیادہ کرنا</p> <p>توفیر گذشتن استعمال - صاحب آصفی (اردو) اصل سے توفیر زیادہ ہونا - اصل</p> <p>و گزاین کرده از معنی ساکت (انور می) سے نفع زیادہ ہونا -</p>	<p>مرابگوی چه باقی بود ز رونق شغل و چو در</p> <p>معامله از اصل بگذرد و توفیر و مؤلف</p> <p>عرض کند که ازین سند مصدر (توفیر از</p> <p>اصل گذشتن) پدید است بمعنی حقیقی یعنی زائمه</p> <p>از اصل شدن بیشی که مراد از نفع است -</p> <p>مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر</p> <p>گذرد و نپیدا است که به جایش می آید</p> <p>اصل سے توفیر زیادہ ہونا - اصل</p> <p>سے نفع زیادہ ہونا -</p>
---	--

توفیق بقول بهار سزاوار گردانیدن اسباب می فرماید که بالنظر داشتن مستعمل مؤلف

عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر فاو بقول منتخب بمعنی درست داوون و مد و کردن

کسی را - فارسیان بمعنی هدایت و رہنمائی که منجانب الله شود استعمال این کنند - صاحب

روژنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار این را بمعنی عام مد و نوشته - استعمال این

یا صادر در ملحقات می آید (ظهوری) جیب طاقت از هجوم چاک دارد بر میان

و بجز توفیق در روی شد گریبان گیر مایه (اوله) دست پیمان محبت به ظهوری دائم

و بجای و گوشه توفیق شایتم داوند (اردو) توفیق بقول آصفیه - عربی - اسم

مؤنث - خدای تعالی کا بندہ کی خواہش کے مطابق نیک اسباب بہم پہنچانا - ہدایت

رهنمایی - خدا کا فضل - مهربانی -

توفیق رکھنا -

توفیق وادون استعمال -

صاحب آصفی

توفیق دریافتن استعمال -

صاحب

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

کند که عطا کردن هدایت (ملاجای) شکر خدا عرض کند که معنی توفیق یافتن است که می آید

کند که عطا کردن هدایت (ملاجای) شکر خدا عرض کند که معنی توفیق یافتن است که می آید

گوی که توفیق وادون پاره سیوی خانه خوشیت کشاد

(اوصی کرمانی) هر کوبه نماز از شبافت

(ارودو) توفیق دنیا - هدایت کرنا -

توفیق حضور دوست دریافت (ارودو)

توفیق داشتن استعمال -

صاحب آصفی

توفیق پانا - ویکھو توفیق یافتن -

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

توفیق یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده

کند که معنی هدایت حق داشتن - لازم مصدر از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حاصل کردن

کند که معنی هدایت حق داشتن - لازم مصدر از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی حاصل کردن

گذشتہ (والہ ہروی) اسی کہ توفیق شکست

توفیق است (خاقانی) می کنم جہدی کنزین خضر

توبہ داری بیا که این زمان کاری دیگر کن توبہ

اختلان بگذرم با جباروزی کہ این توفیق باجم از خدا

بار دیگر با مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال

پنجنی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر یا بیدن پیدا

داریدن پیدا است کہ بجایش می آید (ارودو) کہ بجایش می آید (ارودو) توفیق پانا -

توفیق پانا -

توق بقول بہار مہمان توغ کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی مہد راجا کردہ

و این لغت ترکی نیست یعنی توق در ترکی معنی سیر است نہ علم بدون سند استعمال این را مبدل

توغ ندانیم اگر چہ عین معجزہ بفاف بدل شود چنانکہ چپاغ و چپاق و آروغ و آروق -

(ارودو) ویکھو توغ -

توقع بقول بهار یعنی چشم داشتن می فرماید که بالفاظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف
عرض کند که لغت عرب است لغتین و ضم قاف شد و فارسیان استعمال این معنی امید
می کنند و با مصداق فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید (ظهوری س) بر دم از جدها
نذار و پیشش احوال می بزره می باش گو چشم توقع بیوفائی را پا (ار و و) توقع بقول
آصفیه عربی اسم مؤنث امید بهر وساء آس خواهش آرزو

توقع داشتن استعمال صاحب آصفی فکر توقع کردن استعمال بقول بحر معنی امید و
این گروه از معنی ساکت مؤلف عرض کند بودن می فرماید که مرادف توقع داشتن
که معنی در توقع بودن است (والله بهر وی س) است مؤلف عرض کند که معنی حقیقی است
توقع مدار از کسی دستگیری بزرگ از سایه خود عصاره (صائب س) در وصل از و توقع مکتوب
نیایی و مخفی مباد که ازین سند استعمال مصدر می کنم بجز بی طاعتی مرابه دیار و گر شید
و امیدین پیدا است نه داشتن عیبی ندارد که هر مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
مرادف یکدیگر است که بجایش می آید (ار و و) کردن پیدا است که بجایش می آید (ار و و)
توقع رکعنا امید رکعنا توقع کرنا امید کرنا

توقف بقول بهار باز ایستادن می فرماید که بالفاظ کردن مستعمل مؤلف عرض
کند که لغت عرب است لغتین و ضم قاف صاحب منتخب ذکر معنی بالا کرده گوید که معنی
درنگ کردن هم آمده مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این معنی درنگ کنند
و با مصداق فارسی مرکب هم که در ملحقات می آید (ار و و) توقف بقول آصفیه عربی

اسم نکره - دیر - وقفه - ڈھیل - صبر - تامل - تحمل - تاخیر -

(الف) توقف دارد | مقوله - صاحب این می شود (انشرعالی شیرازی ۵) و

روزنامه بخیر الاسفرنامه ناصرالدین شاه قاجار مسعود نموده قدرے توقف فرمود (اردو)

گوید که بمعنی سکونت دارد و مؤلف عرض کند توقف فرمانا - دیر کرنا - ٹھرنا -

که از همین استعمال جدید معاصرین - - - (۱) توقف کردن | استعمال - صاحب

(ب) توقف دارند و داشتن | (۲) توقف نمودن | آصفی ذکر هر دو معنی

بمعنی سکونت داشتن استعمال توان کرد که کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

الف مضارع ب باشد (اردو) الف که بمعنی تاخیر و قیام کردن است (حائب

سکونت رکتابے - ب سکونت رکھنا - (۵) دیدہ مجراں از انتظارت بیشتد و

توقف فرمودن | استعمال - صاحب این قدرے توقف کردن ای تحمل صرا (انشرعالی

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف ہمدانی) اگر نہ شدت سرمای زمستان و کثرت

عرض کند کہ بمعنی تاخیر فرمودن و قیام فرمودن برف و باران مانع آمدی این قدر توقف

اگر چه این مرادف توقف کردن است و رقصہ گنج نمی نمودم (۱۰) (اردو) ۲۱

لیکن نظم بزرگی و مرتبت فاعل است | تاخیر کرنا - دیر کرنا - قیام کرنا -

توک | بقول برهان بر وزن غوک (۱) بمعنی چشم باشد کہ لعلی عین خوانند و (۲)

یکدست موی و چشم را ہم می گویند و (۳) موی پیشانی و کامل اسب را نیز گفته اند و بعضی

گویند کہ بہر دو معنی آخر ترکی است صاحب جامع بذکر ہر معنی گوید کہ امر از ریختن

است صاحبان ناصری و جهانگیری بر معنی اول قانع (فرالادی ۵) از توک مست تو عالم
 خراب است و بقید زلف تو خلقی گرفتار و صاحب رشیدی ذکر هر سه معنی کرده صاحب
 سروری بر معنی دوم و سوم قناعت فرموده خان آرزو در مسراج مذکور معنی اول و دوم
 نسبت معنی سوم می طراز و که موسی پیشانی و کاکل و بعضی (۴) بمعنی پیشانی مردم نوشته اند
 و بعضی گفته که این لفظ ترکی باشد مؤلف عرض کند که حقیقت این لغت ترکی است بمعنی
 مطلق موسی چنانکه صاحب لغات ترکی آورده ولیکن استعمال فارسیان بمعانی متعدده
 و تبدیل تفسیر است و معنی چهارم بیان کرده خان آرزو محتاج سند استعمال ازینکه
 دیگر کسی از محققین زبانندان و اهل زبان ذکرش نکرده و معاصرین خجهم بر زبان ندارند
 (ارو و) ۱۱، آنکه مؤنث (۲) بالون کی لٹ - مؤنث (۳) گھوڑے کی پیشانی
 کے بال - مذکر (۴) پیشانی - مؤنث -

تو کار زمین را نکو ساختی مثل - اس شخص کے حق میں کیا جاتا ہے جو ایک کام	تو کار زمین را نکو ساختی مثل - اس شخص کے حق میں کیا جاتا ہے جو ایک کام
کہ با آسمان نیز پیروا کی صاحب کو او موہو را رکھ کر دوسرے کام کا آغاز	کہ با آسمان نیز پیروا کی صاحب کو او موہو را رکھ کر دوسرے کام کا آغاز
خرینہ الامثال ذکر این کرده از معنی و کرتا ہے نیز ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں	خرینہ الامثال ذکر این کرده از معنی و کرتا ہے نیز ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں
محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند ۱۱ ایک کو تو ٹھکانے نہیں لگایا دوسرے	محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند ۱۱ ایک کو تو ٹھکانے نہیں لگایا دوسرے
کہ این مثلی است کہ فارسیان بحق کسی می نیت کی فکر ہے ۱۱ زمین پر کیا کیا جو آسمان پر کر گیا	کہ این مثلی است کہ فارسیان بحق کسی می نیت کی فکر ہے ۱۱ زمین پر کیا کیا جو آسمان پر کر گیا
کہ یک کار را تمام نکند و آغاز کار دیگر کند توکل بقول بہار بخدا سپردن می فرماید کہ	کہ یک کار را تمام نکند و آغاز کار دیگر کند توکل بقول بہار بخدا سپردن می فرماید کہ
(ارو و) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال	(ارو و) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال

لغت عرب است بفتح تین و ضم کاف عربی بقول منتخب اعتماد بر کسی کردن فارسیان استعمال
 این معنی انگار کسی میکنند که حاصل بالمصدر باشد و استعمال این بامصادر و ملحقات می آید
 (ظهوری ۷) تاملع را گلو فشا به فقره روز بر باروی توکل بست (اول ۷) در کوی فقر
 پشت بدیوار احتیاج بخود را به ترجمان توکل گرفته اند و مخفی مباد که استعمال مخبر دین بفارسی
 زبان معنی توکل علی الله است (ارو ۷) توکل بقول آصفیه عربی اسم مذکر خدا پر بهر
 نگه این کانون کو دوسری بر چپ و رونا -

توکل کردن استعمال صاحب آصفی کرده (ارو ۷) توکل کرنا الله تعالی پر -
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض توکل اینقدر از خواب مثل صاحب خزینة الله
 کند که تکیه کردن بر کسی و استعمال این و اما در مخطوطات حیرانی میری و امثال فارسی
 فارسی معنی تکیه بر خدا کردن آمده یعنی توکل علی الله ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
 و برای غیر آن دیده نشد (تأثیر آصفیهانی ۷) عرض کند که فارسیان استعمال این بجای کسی
 افعال خلق چون بخلایقتهی شود و در کار با می کنند که و اما خواب راحت را پسند و (ارو ۷)
 توکل اگر بر خدا کنند و مخفی مباد که درین بند و کن مین کهنه بین میان استعد رسوئی که
 استعمال مصدر گندن پیدا است عیبی ندارد مشتاق بود تو مریون نهین جاتے یہ کہنا
 که بجای خودش می آید (ظهوری ۷) خون اس شخص کے حق میں مستعمل ہے جو سونے
 دل گرچه زاوراہ روست و سهل باشد اگر توکل کا زیادہ عادی ہو -

توکل بقول بزبان و جامع بضم اول و سکون ثانی و لام بروزن غول (۱۱) بمعنی جنگ

و پرخاش آمده و (۲) کسی را نیز گویند که دهان او کجواج باشد و (۳) اطراف و پیرامون دهان
 و باثانی مجهول (۴) ارم و وحشت هم چه تولید معنی رسیدن است (حکیم آذری ۵) سنا
 صاعقه بر زو سر از و ریچه شب و چو از و رون سپید روز تول حنجر تو و صاحب جهانگیری
 ذکر معنی اول و چهارم کرده صاحب رشیدی نسبت معنی اول گوید که معنی شورش و
 وحشت و غوغا و نفرت است می فرماید که تولید در مصدرش صاحب سروری ذکر
 معنی اول کجواله و زنگ کرده و معنی دوم را بسند عجمی آورده بذکر معنی چهارم می فرماید
 که تولید در مصدر این است (پور بجای جامی ۵) از خشک تول و اگر کرد مقتدرت
 و ترکن بمال بر در کون یاره خوک و صاحب ناصری بذکر معنی اول با او شورش و وحشت
 و غوغا و نفرت نیز نوشته فرماید که تولید در تبدیل توریدن است و بذکر معنی دوم
 نسبت معنی چهارم همین قدر گوید که تولید در معنی رسیدن باشد دهان آرزو در سراج
 بذکر هر چهار معنی می طرازد که بقول بعض (۵) معنی مطلق کج و خمیده و (۶) معنی فرو
 کردن نیز می فرماید که معنی کج دهان تان تول است نه تنها تول و معنی اطراف دهان
 چون در هیچ نسخه معتبر نیست ظاهر تصحیف پوز یا تصحیف توی و معنی فرو کردن
 تحریف توز برای تازیست مؤلف عرض کند که معنی چهارم اسم مصدر است و معنی
 اول و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان لفظ بر اعتقاد قول صاحبان زبان معنی اول
 و دوم و چهارم را صحیح دانیم و معنی سوم را غلط بنماییم که معاصرین عجم تصدیق می
 کنند اگر چه حالابر زبان شان نیست و معنی پنجم و ششم بیان کرده خان آرزو را بدو

سند استعمال تسلیم کنیم مخفی مباد که تور به رای مملعه عوض لام بمعنی وحشت و روم بجایش گذشته
 است ما آن را اصل دانیم و این را مبدل آن چنانکه چار و چال (ار و و) (ا) جنگ
 شورش - نفرت - مؤث - غوغا - نگر (۲) و ده شخص جس کائنه تیرا هو (۳) منه کا اطران
 نگر (۴) وحشت - مؤث (۵) مطلق تیرا - نگر (۶) و یکو فرو کردن - یه اس کالان بالمصد
تو لا بقول بهار (۱) بمعنی دوستی داشتن با کسی می فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف
 عرض کند که لغت عربی زبانست لغتین و فتح لام مشد و صاحب انند ذکر این بمعنی محبت و امید
 کرده می فرماید که کتابت این اگر چه عبری بیایم تحتانی است ولیکن فارسیان تصرف خود به
 خوانند چنانکه تمنی را تمنا و (۲) بو او مجهول در فارسی بمعنی سگ بچه - ما عرض می کنیم که محققین
 فارسی زبان از معنی دوم ساکت و غیر از غیاث و ترجیع لغت قدیمه ذکر این نیست و صاحب
 انند نقل نگار اوست معاصرین عجم ازین خبر ندانند و مشتاق سند استعمال می باشیم (ار و و)
 (۱) محبت - امید (۲) کشته کا بچه - نگر -

<p>تو لا بودن استعمال - صاحب اصفی ذکر ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کند که بمعنی محبت و امید کردن است (عز که بمعنی محبت بودن (بدر چاچی ۵) هر جا که نیشا پور (۵) بیم سرش نباشد هر تن که تاج بخشیت با و با و تو لا و هر جا که ملک ملکیت او بمهرت و از دل کند تقرب و ز جان کند با و با و اضافت و (ار و و) محبت هونا - تو لا با مخفی مباد که ازین سند استعمال مصد تو لا کردن استعمال - صاحب اصفی کردن پیدا است که بجای خودش می آید -</p>	<p>تو لا بودن استعمال - صاحب اصفی ذکر ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کند که بمعنی محبت و امید کردن است (عز که بمعنی محبت بودن (بدر چاچی ۵) هر جا که نیشا پور (۵) بیم سرش نباشد هر تن که تاج بخشیت با و با و تو لا و هر جا که ملک ملکیت او بمهرت و از دل کند تقرب و ز جان کند با و با و اضافت و (ار و و) محبت هونا - تو لا با مخفی مباد که ازین سند استعمال مصد تو لا کردن استعمال - صاحب اصفی کردن پیدا است که بجای خودش می آید -</p>
---	--

(اردو) محبت کرنا بقول اصفیہ - پار کرنا | اخلاص کرنا - چاہنا (امید کرنا)

تولجہ بقول لمحات برہان نام وزن است صاحب انندی فرماید کہ لغت فارسی است
یعنی نمود و شش حہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصود انداز تولجہ بندہ ہر چہ صاحب لمحات
برہان گفتہ از ان می کشاید کہ این مفرس باشد و ظاہر مفرس فارسیانی می نماید کہ در
ہند سکونت دارند کہ تول بالفتح در ہندی بمعنی وزن است - فارسیان بہ ترکیب
کلمہ چہ با تول وزنی را نام کردند کہ از او زبان خفیفہ باشد حیف است کہ مقدارش
متحقق نہ شد و این قدر مسلم است کہ از یک تول ہم کم باشد و تول بجایش می آید -
(اردو) تولجہ - فارسی میں ایک بٹ کا نام ہے جس کا وزن متحقق نہ ہو سکا لیکن اس
کا کم وزن ہونا متحقق ہے غالباً تول سے بھی کم ہے -

تولد بقول بہار پید آمدن چیز اچیزی وزائیدہ شدن می فرماید کہ بالفاظ کرون مستعمل
مؤلف عرض کند کہ لغتین و صم نام شد و لغت عرب است - صاحب منتخب ہم ذکر این
کرده فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی میلاد و پیدایش استعمالش کنند و با مصادر
فارسی ہم مرکب سازند (اردو) تولد - بقول اصفیہ عربی - اسم مذکر - پیدایش جنم

(الف) تولد شدن استعمال صاحب - معنی بر زبان معاصرین عجم است ازینجا

(ب) تولد کرون اصفی ذکر ب کہ ما این را قائم کرده ایم (والہ ہروی ۵)

کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرزند خلاف وقتہ لا بد با بالغ نہ رحم کند
معنی پید شدن باشد و الف ہم پہلین تولد با مخفی مباد کہ ازین سند استعمال مصدر

گندن پیدا است که بجای خودش می آید (ار و و) که معنی تولد کردن و شدن است که گذشت (تشریح)

تولد مونا - پیدا مونا -
(تفرشی) از طغیان مونا موی که شیر و شکر نوشی برف

تولد یافتن استعمال - صاحب آصفی که سواران و راندام محفل باز زمین تولد یافت

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند (ار و و) پیدا مونا -

تولک بقول ملحات برهان معنی زیرک است مؤلف عرض کند که دیگر محققین

فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند اگر چه همین لغت معنی عومن

و تاوان در ترکی زبان مستعمل است ولیکن معنی زیرک نیامده جا دارد که فارسیان

استعمالات تفریاً کرده باشند و الله اعلم بدون سند استعمال این را مفسر ندانیم (ار و و)

چالاک زیرک عقلمند

تول بقول برهان و جامع و سراج بر وزن لوله (۱۱) گلی باشد آن را مان کلاغ و خبازی

گویند و (۱۲) بچسب و نوعی از سنگ شکاری که جانور را بیوی و قوت شامه پیدا کند و

(۱۳) مقدار نیست معین در هندوستان و آن دو شقال و نیم باشد صاحب ناصری

بگوید همه معانی نسبت معنی سوم گوید که وزن هند است (از ناصری ع) بچسب و تول

همه دست و پا صاحب فدائی بگوید معنی بچسب گفته اشاره معنی سوم بصراحت وزن

خاص کند و گوید که هنگام شست خود سنگ ایران است صاحب بهما بحواله سفرنامه

ناصرالدین شاه قاجار بر معنی دوم قناعت کرده می فرماید که سنگ کوچک قناعت را نامند

و صاحب بول چال بحواله معاصرین عجم بچسب گفته صاحب محیط بر تولد می فرماید که اسم عاتوله

است و بفارسی خبازی و بچرگ و قسمی از سگ شکاری هم و بر خبازی گوید که بضم اول و
 فتح باء مشدود و الف و کسر زای محجه و یای تحتانی بفارسی نان کلاغ و قوله و پیرک و خرد و خرنج
 و خور و بهندی چکر و پا پرا و به ترکی ایم گاجی و درما زدن آن گیاه آن را چیاک و
 بیومانی و رومی اقیور سفیاغن و بشیرازی خطمی کوچک نامند - بقول شیخ نوعی از ملونجیاست
 و گویند خبازی ریست و بعدیت که ثقله یهودیه از اقسام او باشد و آن سرخ است و
 سرد و تر در اقل و گویند در دوم معتدل اهنم و ملین طبع و مفتوح سرد و جگر و مد ربول
 و منافع بسیار دارد الخ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و اش
 این بر لغت (باب سنجاف) گذشت (ار دو) (۱) و یکو باب سنجاف (۲) که کابچیه
 یاوه کتا جو چوٹے قد کا ہو شکاری کتا - مذکر (۳) قوله بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر
 باره ماشه کا وزن - ۹۶ رتی کا بٹ -

<p>توله خر اصطلاح - بقول بهار خر که چنا</p>	<p>چنانگیری سکی باشد که در زیر بوته حاجت و</p>
<p>اند نقل نگارش مؤلف عرض کند که هم</p>	<p>خیر کرده جانوران را برابر دو و در محاوره سکی</p>
<p>او بر خر که می فرماید که بچه خر را گویند پس اگر</p>	<p>کو تا به پاچه که آن را سگ گرجی هم نامند -</p>
<p>سند استعمال این بدست آید توانیم گفت که</p>	<p>(حکیم شفائی ۵) ای توله سگ فخر کنی از جل</p>
<p>مجازاً در اینجا توله را بمعنی مجر و بچه استعمال کرده اند</p>	<p>رنگین پدید است چه از زود و سه پالان</p>
<p>(ار دو) که ص کابچیه مذکر -</p>	<p>دیوئی با صاحبان بحر و وارسته هم و کرمین</p>
<p>توله سگ اصطلاح - بقول بهار بجو</p>	<p>معنی بیان کرده بهار کرده اند مؤلف عرض</p>

برادر پیاز را نام است که بحر بی قوم و قوم خوانند صاحب ناصری مهربانش مؤلف
عنه کند که با حق طبیعت و خواص این را بر (ترک روستایان) و اسکندریه

کرده ایم. حالا بر زبان معاصرین عجمیت فارسی قدیم است (ارو) و کمیوا سکندر و

تومار بقول لغات برهان (۱) بروزن و هرگز اصل اینست (ارو) (۱) و تعویذ طلا

معنی تومار است و آن بونته باشد از نقره و یا نقره جس مین کاغذی تعویذ محفوظ کرتی

طلا که تعویذ در آن نهند و برگردون اطفال بنده مین. و کمیوا تعویذ (۳) شنیعه. بقول

صاحب مؤید بدیل لغات فارسی این را آورده آصفیه عربی. اسم مذکر فسق و فجور معیوب.

می فرماید که اصل این تومار به طای حطی است **تومار** کاج استعمال بقول نامری معنی (۱) از نا

صاحب سفرنگ بشرح (صد و شصت و کمی) می فرماید که همچنین است در کتب پارسیان صاحبان

و ساتیر اسمانی نیرزا باد و خورشید و خورشید نکر برداشته مؤلف عرض کند که صاحب سفرنگ بدیل

این کرده گوید که (۲) شنیعه باشد مؤلف **تومار** که گذشت (۲) این را هم معنی فعل شنیعه آورده

عرض کند که هر دو معنی فارسی قدیم است و فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجمیت

تومار به طای حطی معنی نامه و عقیقه لغت عربی است (ارو) (۱) فعل شنیعه کرنے والا (۲) فعل شنیعه

تومان بقول لغات برهان (۱) بمعنی تومن است که ده هزار دینار باشد صاحب

جامع گوید که (۲) همان تنبان که چرم شتی گیران است و بمعنی اول لغت ترکی داند

ومی فرماید که (۳) بمعنی تومن هم که قصیده را نام است که به تحت آن صد پارچه ده باشد

و جمع آن تومنات. صاحب رهنما بجواله سفرنامه ناصرین شاه قاجار گوید که (۴) در

ایران سکه را نام است که قیمت آن چار و پیه کمینی باشد صاحب فدائی مذکور معنی

اول می فرماید که شماره ایست که آن اده هزار می گویند و تخصیص دینار نه کند.

و ہم (۵) بمعنی یک درست کہ میان مردم داد و ستدوران می شود۔ صاحب بولچال نمبر ۱
 رہنما مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این بر پول زر کہ ہم کردہ ایم در ترکی بودن این شکی
 نیست بمعنی اول و لیکن صاحب کثر کہ تحقیق ترکی است این فارسی گفتہ و بمعنی دوم مبدل تنبان
 کہ لون بہ واو بدل شد چنانکہ پسانیدن و پساییدن و موخہ بہ میم چنانکہ غرب و غلثم بمعنی
 سوم مجاز بہ سبیل تقریس و ہمین باشد معنی پنجم و تکمیل این بر تو من می آید خان آرزو در سراج
 نسبت معنی چہارم صراحت فرید کند کہ در ایران قیمت این سی روپیہ باشد ما عرض کنیم کہ قول
 صاحب رہنما معتبر تر از وست و جاواری کہ اختلاف این نرخ بہ تبدیل عہد باشد و لیکن معاصرین
 بحکم ازین نرخ خان آرزو خبر ندارند (اردو) (۱۱) دس ہزار دینار۔ مذکر (۱۲) دیکھتو تنبان
 (۱۳) وہ قصہ جس کے ذیل میں سودیہات ہوں (۱۴) ایران کا ایک سکہ جس کی قیمت
 چار روپیہ کہنی ہے۔ مذکر (۱۵) ایک اشرفی یا درم یا دینار جس میں باہمی داد و ستد لین
 دین ہوتا ہے۔ اشرفی۔ مؤنث۔ درم اور دینار۔ مذکر۔

تو مراد اول دہ و دلیری ہیں	مثل۔ کند حاصل آنست کہ اگر تو بر من اعتماد کنی و حکم فرما
رو بہ خویش خوان شیر می بین	صاحبان یہ بینی کہ ما چہ می کنیم و بچہ عنوان خدمت راجب
خرنیتہ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ	می آوریم و ظاہر این مقولہ عاشق می نماید بقا
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض	معتشوق (اردو) آپ حکم دین پھر دیکھیں
کند کہ فارسیان این شعر بطور مثل بجائی	یہ دکن کی کہاوت ہے۔
کہ مقصود شان ہمین باشد کہ مخاطب بر قائل اعتماد	تو من بقول برہان با اول مضموم بنامی

رسیده و میم مفتوح بنون زده و قصبه را گویند که است و آن سوگندی است که مرد علم ایل و
صد پاره ده در تحت او باشد و جمع آن تونناست برخی مردمان شهری نیز پوشیده او باشد چنان
است و بعضی گویند که این ترکی است صاحب پاس آن را می دارند که اگر سرشان برود و آن
جامع ذکر این کرده صاحب ناصری بگوید این سوگند را دروغ نمی خورند و دیگر کسی از محققین
گوید که ترکی است نه فارسی - خان آرنه و ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بقول معاصیر
در سراج گوید که اغلب ترکی باشد مؤلف عجم سقیان عجم مخاطب خود را برای گردن کاری
عرض کند که صاحب لغات ترکی متن یا توشن می گویند که یا آغا اگر تو این کار کنی یا
یا تو مان را به همین معنی نه نوشته البته ذکر توانا نه کنی تو بپیرائی یعنی گویا تو مار را بکشی و
بمعنی ده هزار کند و صاحب کتیر که هم محقق ترکی مروه سازی - مخاطب یا پیر سوگند بسیار
است توان را بمعنی عدد ده هزار فارسی گویند وار و عمل بران کند (ار و و) میرے
ما این را لغت فارسی زبان دانیم و مختلف و سر کی قسم یعنی یہ کام نہ کرو یعنی و کن میں یہ
و مجاز توان که به همین معنی گذشت (ار و و) قسم مخاطب کو ان معنون میں و بجائی ہے
و بگو تو مان کے تیرے معنی - کہ اگر تم فلان کام کرو گے تو گویا میرے سر
تو میرائی اصطلاح - بقول فدائی بچم بچم کو جسم بر قائم نہ رکھو گے یا مچکو مار ڈالو گے

تون بقول برهان و جامع بضم اول (۱) بر وزن کون روده پاک نکرده را گویند و (۲)
قرارگاه نطفه که زه وان باشد و (۳) گلشن حمام و (۴) نام ولایتی از خراسان و (۵)
بفتح اول و ثانی تن و بدن و جثه آدمی صاحب سروری نسبت معنی اول می فرماید که روده

گویند کہ در آن سرگین باشد و می فرماید کہ در یکی از نسخ بمعنی جائیکہ سرگین و خاکستر اندازند
 و ذکر بمعنی دوم و سوم ہم فرموده خان آرزو در سراج بذکر بمعنی اول و دوم و سوم گوید کہ
 بمعنی سوم عربی است و نسبت بمعنی چهارم می طراز و کہ نام شهری از خراسان کہ قائم تونی
 شاعر معروف از آنجا است چون اکثر مردم آنجا جلف باشند تونی بر جلف و سفله اطلاق
 کرده می شود و بمعنی دزد و عیار ہم نوشته اند اول اقوی است و بذکر بمعنی پنجم گوید کہ
 اغلب کہ تن مخفف این باشد و توان و توانائی ما خود ازین مؤلف عرض کند کہ این
 بمعنی پنجم اصل می نماید و تن مخفف این بجذف و او چنانکہ خان آرزو خیال کرده و بمعنی
 اول و دوم مجازش و بمعنی سوم ہم مجاز کہ گلخن حمام هم مثل تن است و وجه تسمیہ بمعنی
 چهارم بوضوح زیوست و در ماخذ توان داخل می نماید (ارو) (۱) ناصاف آنت
 مؤنث جس میں سیلاب ہو (۲) رحم مذکر و یکھو بارگاہ کے دوسرے معنی (۳) حمام
 کا آتش دان بذکر (۴) ایک ولایت یا شہر کا نام تون ہے۔ مؤنث اور مذکر (۵) دیکھو

<p>تون باب اصطلاح بقول بول چال</p>	<p>روزنامہ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار</p>
<p>بحوالہ معاصرین عجم آنکہ آتش دان را گرم کند و</p>	<p>اہتمام و تیاری تبا کو و ما متعلق بہ مؤلف</p>
<p>آتش در و انداز و مؤلف عرض کند کہ</p>	<p>عرض کند کہ متعلق بہ معنی اول تون می نماید</p>
<p>اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (ارو)</p>	<p>سبیل جازمگ از تون و تکرار تون محاورہ زبان</p>
<p>بہاڑ جھونکنے والا آتش دان میں آگ سلگانے والا</p>	<p>است و بس و سازی حاصل بالمصدر ساز</p>
<p>تون تون سازی اصطلاح بقول</p>	<p>(ارو) تبا کو اور سگار وغیرہ کی تیاری</p>

توئک بقول برهان بضم اول بر وزن و بفتح تا و نون آورده و صاحب جهانگیری خوبک (۱) بمعنی گنجینه و مخزن می فرماید که بکاف تازی هم زبان برهان مؤلف عرض بفتح اول نیز به همین معنی آمده و به همین معنی بجا کند که مزید علیه همان توئک که گذشت و آنکه نون بای ایجاد و تازی قرشت هم صاحب جهانگیر هم ذکر این کرده گوید که توئک هم به همین معنی آمده مؤلف عرض کند که ما این را مرکب از تون و انیم بمعنی سوش و کاف تصغیر معنی این آتشان کوچک و کنایه از مخزن که زرو و یکم توئک - نقره و جواهرات هم تابی دارند و آنچه به موجد توئکر بقول اند فحش و کاف فارسی و سکون و فوقانی عوض نون بجایش گذشت مبدل برای مهمله در فارسی زبان همان تو انگر که پیش چنانکه نرسک و برسک و ناکاج و ناکاج گذشت مؤلف عرض کند که اگرچه این غلط است (ارو) و یکم توئک - مخفف تو انگر می نماید بطحاخذی که در اینجا (الف) توئک بقول برهان بضم اول گذشت ولیکن در اینجا خدای بهتر از آن و فتح نون و کاف بمعنی توئک است که گنجینه بنظر آمده یعنی مرکب است از توئک بمعنی مخزن است می فرماید که به این معنی بفتح ثانی مخزن و کمر که برای نسبت است بحدف یک کاف و کاف هم گفته اند صاحب جامع ذکر این با فارسی از و و کاف مجتبه اندرین صورت این اصل توئک کرده و صاحب سروری بکاف فلان باشد و آن مزید علیه این زیادت الف را

و آنچه فارسیان عموماً بدون الف می نویسند

درست است (ار و و) و بگو تو انگر -

تو نگری بدل است نه بهال

همان است که بذیل تو انگر گذشت و همین در

است بلحاظ ماخذ تو نگر که ذکرش مذکور شد (ار و و)

و بگو (تو انگری بدل است نه بهال)

تو نگو بقول برهان و جامع و رشیدی و چهار

با کاف فارسی بر وزن سمن بود - سر تراش

و حجام را گویند صاحب برهان می فرماید که (ار و و) و بگو تو نگر -

به این معنی بجای و او آخر رای قرشت هم گفته اند

خان آرزو در سراج می فرماید که این تبدیل

تا نگوست که به همین معنی گذشت مؤلف

عرض کند که مراحت ماخذ بر تا نگو کرده ام

(ار و و) و بگو تا نگو -

تو نگم بقول اند و مؤید مراد ف تو نگم

مؤلف عرض کند که تبدیل تو نگم است که

به کاف عربی گذشت چنانکه کند و کند

(ار و و) و بگو تو نگم -

تو نل بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار راه کالسکه و خانی در کوه که بشکل

دره سوراخ کنند مؤلف عرض کند که بر سبیل مجاز مرکب از تون بمعنی اولش و لام زائد

چنانکه شب و شب که ذکرش بر شل گذشت (ار و و) و در راسته جو ریل که لے پہاڑ میں

مثل دره کے بناتے ہیں - مذکر -

تو نل بقول برهان و جامع بضم اول و فتح نون بمعنی چله جولاهگان باشد و آن تاریست که

از پهنای کار جولاهگان زیاد آید صاحب سروری گوید که در شرح سامی ریمانی باشد که

از پهنای کار زیاد باشد و آن را بنا فند ملکه به انگشت پنجم و بگذازند آن را چله و شنشیر هم

گویند مؤلف عرض کند که تانه بجایش گذشت که تا رطولانی را نام است مقابل پود

که تا عرض را نماند و این مبتدل تان که الف بدل شده و او چنانکه تاغ و توغ محققین
 بالا در تعریف غلام کرده اند که ذکر پنهان کرده اند معاصرین عجم درست گویند که این تان
 را نام است از تان که جولا بهکان بعد ختم بافت آن را از انداز بافت می گذارند و آنست
 پیچید و این عمل محافظ ختم بافت می باشد اگر چنان نکنند رشته بانه از مقام اختتام تان می
 و بافت را نقصان می رساند بعضی از پندریان همین گونه را کرده می دهند بیکدیگر تان رشته
 آخر بانه بجایش مستحکم باشد (ار و و) تان که کاوه رشته جو ختم بافت پر ریاده ریخته
 جس میں ایک دوسرے کے ساتھ گرہ دیتے ہیں تاکہ بانے کا اخیر رشته اپنی جگہ پر جا رہے
 ہو

تونی بقول برهان بروزن خونی (۱) و افتاد مرد از جد او و خشکیین شد و
 و عیار و راه زن باشد و (۲) منسوب بولا بگر و انید از و بکین مگر قصد من آمد
 تون را هم گفته اند صاحب جامع بر معنی اول خونی است و یا طمع دار و کد او تونی است و یا
 قانع صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که صاحبان سروری و ناصری ذکر هر دو معنی کرده اند
 و ز و اکثر در تون حتام می باشد و لهذا آن مؤلف عرض کند که معنی اول اسم جامد است و معنی دوم
 را تونی نام کردند صاحب جهانگیر بر معنی اول تون مرکب بیایمی نسبت (ار و و) (۱)
 قانع (مولوی معنوی ۵) در خیال چور بندگر (۲) تون کار منی والا

تونی بقول مؤید و نسخ مطبوعه پیل خطائی و در نسخ قلمی پیل خطائی و نسخ دیگر
 بر خطائی قانع مؤلف عرض کند که صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر پیل
 گوید که اسم فاعل است و با حقیقت قلع را بر پیل بیان کرده و اسم عجیبی نیست که این

فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و از نیک صاحب مؤید هند تراواست و
سند استعمال ندارد و این را بدون سند فارسی باور نکنیم (ارو) و یکم و پیل -

تو و خدا اصطلاح بقول بحر و بهار و واکسته تو و خدا پڑ مؤلف عرض کند که بمعنی
در مورد قسم گویند (سجرا کاشی ۵۵) جانی که قسم بخداست (ارو) خدا کی قسم
مصطفی سخن آشنائید با آنجا خدای بود تو بودی قسم بخدا -

تو و ل بقول رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار آید را گویند مؤلف عرض
کند که مفسر می نماید و واضح نشد که از کدام زبان گرفته اند (ارو) و یکم و آید - مذکر

(الف) تو و بقول برهان بضم اول قانع صاحب مؤید نسبت الف گوید که همان تو و
و فتح و او بر وزن غوره جفت را گویند که که بدل مبدل گذشت کذا فی زفا نگویا مؤلف
بحر بی زوج خوانند و گویند که عرض کند که الف مخفف تو و و است که آن

(ب) تو و بر وزن کوه هم (۱) بهمین معنی بجای خودش اسم جاد فارسی زبان تسلیم
آمده و (۲) بمعنی لای و ته و پرده چنانکه گویند کرده ایم و ب بمعنی اول مخفف الف بمعنی
تو و بر تو و که مراد این لای بر لای و ته دوم فرید علییه تو که بهمین معنی گذشت و بمعنی

بر ته باشد می فرماید که بفتح اول (۳) بمعنی سوم مبدل تبه چنانکه آب و آو (ارو) -
تبه است که ضایع شده و نابود گردیده و به الف و یکم تو و و (ب) (۱) مراد ف

کار نیامدنی باشد صاحب جامع هم ذکر کرده الف (۲) و یکم تو و که تیسرے
کرده صاحب نامری بر ب بمعنی اول دوم معنی (۳) و یکم تبه -

توی | بقول برهان بر وزن کوی (۱) یعنی اندرون باشد مطلقاً اعظم از اندرون خانه
 و اندرون دیان و مینی و امثال آن و (۲) لاس و ته را نیز گویند همچو دو توی و سه توی
 یعنی دو ته و سه ته و بیانی مجهول (۳) جشن و مهمانی باشد و ترکان عروسی را گویند صاحب
 جامع هنر بانس و صاحبان رشیدی و جهانگیری هم ذکر هر سه معنی کرده اند (بحق) طعمه
 (۴) در تودهن که دار حریت و دندان سکه زوینام بغراب و (میر سردار) ورق
 کامل معنی سیاه پیش کند و توی کلاهش کند و (سیف اسفرنگی) چیت
 آن تیره که همچون جوشن و توی بر توی نماید یکتا است و صاحب ناصری نیز ذکر معنی اول
 می فرماید که معنی سوم پارسی نیست بلکه ترکی است بطای حطی بمعنی جشن و عروسی صاحب فدا
 بر معنی اول قانع و صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار این را (۴)
 بیرون نوشته مؤلف عرض کند که معنی اول فریدعلیه تو است که به همین گذشت معنی
 از معاصرین عجم گویند که این اصل است و آن مخفف این و بمعنی دوم شک نیست که
 تختانی بدین زائد است و تو به همین معنی بجایش مذکور و بمعنی سوم لغت ترکی نباشد
 که صاحبان لغات ترکی دیگر هر دو ازین ساکت و صاحب لغات ترکی به طای حطی
 پیاف و روه و صاحب کنز برطومی به طای حطی بمعنی حبابی و ثقیل و کثیف نوشته صاحب
 اند طوی به طای حطی را مغرب توی فارسی گوید و در ترکی زبان شادی و عروسی می فرماید
 که از کتب معتبره به ثبوت رسیده که بضم طا و واو غیر ملفوظ و سکون و او در ترکی بمعنی شادی
 است گویند که در اصل بتای قرشت است مگر متاخرین را بطای مبهمل مبدل نموده اند ما

با اعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را بمعنی سوم هم فارسی خوانیم و هر چه صحت
 در میان نسبت معنی چهارم نوشته ما آن را محاوره معاصرین عجم دانیم و تصدیق آن از لغت
 (تومی جلو خان) می شود که می آید (ارو) (۱) و (۲) و میگو تو که میسرے اور چوتھے
 معنی (۳) جشن - مذکر - مہمانی - مونس (۴) باہر -

تومی باتو اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ پیرین (میر خسرو) قبا پوشید و ہوشم برد اگر	سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی در میان خود خواهد گشتن و چیرا یکبار یا یکتومی پیرا من
مؤلف عرض کند کہ محاورہ معاصرین نمی آید و مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی یک پیرا من	عجم است (ارو) در میان پنج من و یک تہ پیرا من است استعمالی تازہ نیست (ارو)
تومی پیرا من استعمال - بقول بہار بمعنی یک پیرا من - ایک پیرا من -	

تویج بقول برہان و جامع و جهانگیری و رشیدی و سروری باستانی مجہول بروزن تو درج
 کیا ہی است کہ بردخت پیچ و لعلی غشتہ خوانند خان آرزو در سراج بحوالہ برہان و کریم
 کردہ گوید کہ کوچی بای فارسی نیز گذشت و غالباً آن تصحیف است مؤلف عرض کند کہ
 سبحان اللہ چہ خوش قیاس است نہ آن تصحیف است و نہ این ہر دو اسم جاد فارسی
 زبان است صاحب محیط ذکر این نکرد و ہر چہ بر غشتہ نوشتہ نقلش بر پیر غند کردہ ہم
 (ارو) و میگو پیر غند -

تومی جلو خان اصطلاح - صاحب مہنا و یوان خانہ کہ پیش خانہ باشد و صاحب بولچال	بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بحوالہ معاصرین عجم ذکر این بمعنی پیش مکان کرزہ
--	---

مؤلف عرض کند که جلو خان درینجا محقق کنایه از کنار رودخانه مؤلف عرض کند که
 جلو خانه است که بجایش می آید و قلب اصناف معنی حقیقی این داخل رودخانه و مجازاً بمعنی بالا
 جلو خانه توی می نماید و معنی نقلی این بیرون محاوره معاصرین عجم است (ارو) ندی
 جلو خانه و بجالت قلب اصناف جلو خانه توی کاکتاره مذکور
 و یکپنج (ارو) و ده دیوانه خانه جوگر که ساخته شده
توی خوش مرمی بمقوله معاصرین و اند قصبه ایست در حوالی و جانب شمالی
 که یکپارچه است عجم این را بمعنی نهان و مذکور سابقاً قصبه در اینجا بوده موسوم به
 (در خوش فرش سنگ ممر است) استعمال رود آور و بعد از خرابی آن این قصبه را
 می کنند صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده است
مؤلف عرض کند که توی بمعنی درون یکا ظاهر اوجه تشبیه و ترکیب این ابضوح نیست
 خوش گذشت یک پارچه را بمعنی فرش جو حوالی نهان و زمین واقع به بجانب شمال مذکور
 استعمال کرده اند و عبارت مجموعی باعتبار (الف) توی شاخ بقول بهار یو او معروف
 محاوره معاصرین عجم قابل تسلیم است (ارو) و بطای حطی در رسم خط صحیحیت فنی از شتی
 خوش بین سنگ ممر کا فرش است که دست درون هر دو شاخ حریف انداخته
توی رودخانه اصطلاح بقول صاحب روز کنند شاخ دست و پای آدمی از کتف
 روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار تا سر انگشتان و از ران تا انگشتان پا

(انتہی) کشتی گیران گویند دست تومی شاخ
 حریف کرو یعنی در میان ہر دوران یا ہر دو (ارو) الف کشتی کے ایک فن کا نام
 دستش دست خود قائم کرو تو بمعنی درون است (تومی شاخ) ہے جو دونوں ہاتھ یا پاؤں میں
 چنانکہ گذشت (میرجات ۵) روی دستی مخور ہاتھ ڈالکر زور کرتے ہیں۔ مذکر اب کشتی کرنا
 از چرخ کہ کارش بازیت پ تومی شاخی بز نش کار **تویک** بقول برہان بروزن خوبک (۱۱)
 فلک کوتازیت پ صاحبان بحر و مصلحات ہم مصغر تومی است کہ اندرون خانہ وغیرہ باشد
 این را آورده اند مؤلف عرض کند کہ این اصطلاح و بمعنی (۲) گنجینہ و مخزن ہم صاحبان جامع
 قائم کردہ ہمین سے تحقیقین است و وارستہ باد و اند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
 این کہ بہار نقاش کردہ و صاحب بحر پیرو او و کند کہ معنی اول لغو است نمیدانیم کہ صاحب
 استناد و ہر تہ از ہمین یک شعر میرجات است جامع بطور نوشت مصغر تومی چیزی نیست
 کہ از ان البتہ معنی دوم کنایہ باشد و کاف و رین
 (ب) تومی شاخ زون اپید است بمعنی معنی برای تعظیم یا نسبت باشد چنانکہ بابک
 (دست و پائی دن و شاخ) کہ شاخ و ریخا بمعنی بابک یا سنگ کہ گنجینہ و مخزن تومی زون
 دست و پاست و ازین سند اصطلاح تومی یا تومی جای محفوظی باشد (ارو) (۱۲)
 شاخ بمعنی فن خاص کشتی پیدائیت و معاصر تومی کی تشغیر بہار سے خیال میں مہل ہے
 عجم ہم ازین ساکت۔ بدون سند دیگر این را (۱۳) خزانہ گنجینہ مخزن۔ مذکر۔
 تسلیم نہ کنیم مخفی نہ باد کہ از سند بالا استعمال **تومی** کار آورون **مصداق** اصطلاحی

بقول قدائی کسی ابھر گوئے کہ باشد در کارے
 ہند گویند درخت این سزار سال بماند برگ
 با خود شریک و خیل کردن مولف
 و چوب و پوست و بار آن گرم و خشک
 عرض کند کہ موافق قیاس است بلحاظ معنی توی
 در اول و محلل و ملطف و مقطع و ملین و
 کہ گذشت (ارو) کسی کو کسی کام میں پخت
 منضج و نزد ہندیان سرد و راول و خشک
 ساتھ شریک کرنا۔
 توی کام اصطلاح بقول صاحب محیط
 در دوم و جمیع امراض باوی و لبنی و خونی
 از قسم قیاس است و بریب می فرماید کہ مشہور
 و صفراوی را نافع (الخ) مولف عرض کند کہ
 باسم نیم باشد بمعنی عرض موقدہ و درگیری
 متحقق نشد کہ این لغت کہ ام زبان است۔
 بار کوسا گویند و ہندیان ویو و یا پائامند
 ظاہر امر کتب فارسی معلوم می شود کہ معنی لفظی
 در کام است و بلحاظ اینکه طوطیان بر گہای نرم
 و بسکت نرم بست برگ ہای نرم شدہ این را بخت می خوردند فارسیان این نام نہادہ با و اندر
 اورا طوطی بسیار دوست می دارد و می خورد (ارو) نیب بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر نیم کار
 می گویند آن درختی است عظیم مشہور در ایک نہایت تلخ و سخت کا نام اصل میں نیب تھا ایک مشہور
 توپل بقول بزبان و جامع بروزن خلیل (۱) کسی را گویند کہ بر بالای پیشانی او موی
 نباشد و اورا عبری اصطلح خوانند و بضم اول (۲) بالای پیشانی و (۳) فرق سرو و ہاتاک
 سر را گویند و (۵) علامتی را نیز گویند کہ صیادان در صحرا بر پای کنند تا بچرازان برسند و
 بسوی دام آید صاحب جہانگیری گوید کہ با اول مضموم و یای سحروف بمعنی دوم و در
 بعضی فرنگ ہا بمعنی اول یعنی کدہ سر کہ آن را چکا و نیز گویند صاحب سروری ذکر معنی

اول کرده از رود کی سند و بد (۱) پشت کوز و سر توپل و کوند رخسار نیل و با ساق چون
 سوپان و دندان بر مثال استره پو و فرماید که معنی دوم یعنی مطلق پیشانی ہم آمده (شمس فخری
 ۲) اختران بر زمین زسهم نهند پو از پی بندگی شاه توپل پو صاحب ناصری بر و کر معنی
 اول و دوم و چهارم قانع صاحب رشیدی بر معنی دوم و چهارم قناعت فرموده و خان
 آرزو و سراج گوید که تحقیق معنی اصلع است معنی کسی که موی بر پیشانی او نباشد می فرماید که کنگ
 بمعنی پیشانی نوشته اند غالباً از شمس فخری اخذ نموده اند و اوقابل اعتماد نیست و بحواله برهان
 ذکر معنی پنجم می کند مؤلف عرض کند که معنی اول همان است که بر تارک آن موی نباشد نه بر
 پیشانی و معنی اول تحقیق است و معنی دوم و سوم و چهارم را مجاز معنی اول و انیم باعتبار حساب
 جامع که محقق صاحب زبان است و معنی پنجم مجاز باشد که صیادان یک طرف کلی را بشکل سر
 انسان ساخته بر و رنگ های گوناگون کنند و از دام خود دور اطراف آن قائم می کنند تا خجیر آن
 را سر انسان دانسته پریشان می شود و در عالم پریشانی بدام می افتد (ار و و) (۱۱) و ده شخص
 جسکی تالو پر بال نهون (۱۲) پیشانی مؤنث (۱۳) مانگ مؤنث (۱۴) تالو و کیو تارک کے دیگر
 معنی (۱۵) وہ مٹی کا لٹا یا کٹورا جس پر مختلف رنگ کر کے شکاری اپنے جالے سے دور جایا قائم
 کرتے ہیں تاکہ شکار اُس سے خوف کرے اور اُس طرف بجائے بلکہ دام میں آجائے۔ دیگر۔
 توپن بقول ملقات برهان بمعنی مہربان شونده و مہربانی کنندہ۔ صاحب مؤید گوید کہ وقتیه
 بمعنی مہربانی کنندہ و در دستور بمعنی مہربانی کنندہ و در نسخہ قلمی بحواله دستور کند گوید و در
 نسخہ دیگر این لغت را ترین نوشته که ما این را غلطی کتابت و انیم کہ و اورا بشکل را می مہمل

نوشت صاحب اندان را لغت فارسی گوید و بجا ال مؤید مطبوعه ذکر قول قینه و دستور کنند موافقت
عرض کند که تو بمعنی هشتم جهانی گذشت و ترکیب تحتانی و لون که برای نسبت است همچون اولین
و آخرین معنی جهانی کننده صحیح باشد نه هربانی کننده و جا دارد که جهانی را داخل هربانی کنیم بر سبیل
مجاز و لیکن آن را استدلال باید که دیگر همه محققین زبان دان و اهل زبان این لغت را ترک کرده اند
(ارو) جهانی گرنه والا میسر بان -

تویه بقول برهان و جامع بر وزن مویه قوس قزح را گویند. خان آرد و در سراج گوید که
سولیه مهر دوسین جمله به همین معنی می آید و چون تویه در کتب معتبره نیست ظاهر متعجب
باشد مؤلف عرض کند که هیچ تعلق ندارد به سولیه این را باعتبار صاحب جامع که محقق
زبان خود است اسم جامع فارسی زبان قدیم و انیم و بقول معاصرین عجم حالا در بعضی مقامات
استعمل هم صاحب اند صراحت می کند که لغت فارسی زبان است (ارو) و کیهو علیون

<p>اول موافق قیاس است و بمعنی دوم حقیقت کامل معنی دیگری نیست و (۲) نام پرنده هم که بسیار معلوم نه شد که این پرنده را در السنه دیگر چه گویند باشد صاحب مؤید بکر معنی اول گوید نام است در عربی و ترکی زبان هم این لغت که بمعنی تو هستی و (۳) بمعنی تو بودن چنانکه گویند بدین معنی یافته شد نسبت معنی سوم عرض می شود و تا توئی برخاست موحد نباشی (الخ) و بجا که صاحب مؤید قوت تعریف ندارد و زیادت ز فائگویا ذکر معنی دوم هم کرده صاحب محیط یای زائد ویای مصدری توئی مقابل خودی و ذکر معنی دوم نکرد مؤلف عرض کند که بمعنی است بمعنی مصدری یعنی غیرت (ارو)</p>	<p>اولی بقول ملحقات برهان (۱) معروف - معنی دیگری نیست و (۲) نام پرنده هم که بسیار معلوم نه شد که این پرنده را در السنه دیگر چه گویند باشد صاحب مؤید بکر معنی اول گوید نام است در عربی و ترکی زبان هم این لغت که بمعنی تو هستی و (۳) بمعنی تو بودن چنانکه گویند بدین معنی یافته شد نسبت معنی سوم عرض می شود و تا توئی برخاست موحد نباشی (الخ) و بجا که صاحب مؤید قوت تعریف ندارد و زیادت ز فائگویا ذکر معنی دوم هم کرده صاحب محیط یای زائد ویای مصدری توئی مقابل خودی و ذکر معنی دوم نکرد مؤلف عرض کند که بمعنی است بمعنی مصدری یعنی غیرت (ارو)</p>
---	--

(۱) تو ہی ہے (۲) ایک پرندے کا نام توئی ہے جس کی صراحت فرید معلوم ہو سکی نہ کر
(۳) خودی کا مقابل توئی۔ موت جسے کہتے ہیں۔ وحدت میں نہ خودی ہے نہ توئی۔

فوقانی بابی ہوز

تہ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) زیر و پائین کہ تقیض بالاست و ۲
بمعنی طاق ہم کہ بمعنی جفت است و (۳) تا و لای ہم و (۴) رنگی کہ بر روی تیغ و شمشیر
و امثال آن بہر سبب وضم اول (۵) تغور اگویند کہ آب دہن است و آب و ہن
انداختن ہم۔ بہار بذر معنی اول گوید کہ بمعنی (۶) پایان چیری ہم چنانکہ گویند کہ
غلانی تہ نذر و معنی بی مایہ و بی اصل است۔ خان آرزو در سراج بذر معنی اول
نسبت معنی دوم و سوم می فرماید کہ مختلف ماہ باشد کہ گذشت و بجو کہ برہان ذکر معنی
چہارم و پنجم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد است و معنی ششم مجاز
و بمعنی دوم اتفاق و اریح با خان آرزو و بمعنی سوم مبدل تو یا آن مبدل این چنانکہ
اوسو و اوسہ معاصرین عجم ہیں را اصل پذیرند و معنی چہارم ہم اسم جامد است
و بمعنی پنجم مبدل تلف چنانکہ تقو و تہو و آنچه صاحب برہان بمعنی آب دہن انداختن نوشتہ
غلط است بلکہ گاہی بمعنی حاصل بالمصدر می آید چنانکہ گویند کہ تہ او بر دوستان
خلاف ادب است۔ و درین محض استعمال تقو و تہو بیشتر و این معنی بدون ترکیب
اصنافی نیاید (ظہوری ۱) بر ہم نمی زند ہمہ شب دیدہ کر مر شک و الماس ریزہ در
تہ پلورت خواب را (۲) (ولہ ۳) لبش ہنوز نگر دید تہ بدشنام ہم و دعا نہ از تہ دل

می کنم اثر شکست (اردو) (۱)، نه - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - نیچے - پائین
 نچان (۲) دیکھو تاہ صاحب آصفیہ نے کہ کو معنی طاق نقیض جفت مستعمل مانا ہے (۳)
 نہ - بقولہ پرت - لپیٹ - جیسے نہ بہ نہ (۴) دیکھو رنگ - مذکر (۵) دیکھو لٹ اور
 (۶) نہ - بقولہ تلا - پندی - انت - قمر - پایان - اصل - مال - جیسے نہ کار -

تہ آوردن استعمال صاحب آصفی است عیبی ندارد کہ انہم مستعمل (باقراکاشی) شش
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف خس کہ نہ ہر باد بچولان آئی ہر مرو از جانبین
 عرض کند کہ پایان چیزی را آوردن و ابرسند با قوش آرتہی ہر (اردو) ہر چیز کی حقیقت
 پیش کردہ اش استعمال پیش آوردن تہ معنی حقیقتی اور اصلیت کو ظاہر کرنا -

ہمال بقول برہان و جامع بفتح اول بروزن محال - غار و مغارہ کوہ را گویند - صاحب
 جہانگیری بر مطلق غار قانع صاحب رشیدی تہربانش صاحب ناصر جوالہ رشیدی ذکر
 کردہ و معنی خاص برہان نوشتہ - خان آرتہ و در سراج می فرماید کہ غار و مغارہ باشد -
 مؤلف عرض کند کہ مرکب از لفظ تہ و الف و لام زائد کی از معاصرین عجم گوید کہ آل
 در فارسی قدیم معنی اوستعمل بود (ماہم بر لفظ ال اشارہ آن کردہ ایم) و تہ مرکب است
 از ان معنی لفظی این (تہ او) و مستعمل شد بجاہر معنی مغارہ مطلقاً و مخصوص ہم کردند با
 مغارہ کوہ (انتہی کلامہ) مامی گوئیم کہ جادوار وہمین باشد ماخذ این (اردو) ہمال
 کا غار مطلق غار - مذکر -

(الف) تہ بازار اصطلاح - بقول بہار بہ اضافت و قطع اضافت ہمال بازار

(ب) ته بازار می (۱) اجمعی که جاو وب هر دو را نوشت مؤلف عرض کند
مکانی ندارند و در ته بازار می باشند که همه محققین بر حقیقت معنی غور نکرده اند
گویند که از اهل زبان تحقیق پیوسته کنایه از معاصرین عجم بابا اتفاق دارند که الف
مردم اهل حرفه مثل طباطبائی و کبابی و نان پز و بازار می را نام است که پائین دکانهای بازار
ولال و همسار پالان و دزد و غیر هم که در بازار بر شارع عام باشد شامل بر دکانهای کوچک
وکان ها داشته باشند و لهذا (۲) اطلاق از اشیای متفرقه و تره و غیره که تا بحران کم
آن بر مردم اجلاف و فرومایه هم آمده (میرزا مایه آورند و پائین دکانها بر شارع نشسته
طاهر و حیدر (۳) نشکند هرگز خمار من ز بفروش می دهند این مقام را فارسیان ته
ته میانی می یا طفاک مقبول ته بازار می بازار گویند معنی بازار می که در پائین بازار
می خواستم بگویم فرماید که در هندوستان ب معنی است وب به یامی نسبت بمعنی کسی که در
(۴) محصولی را گویند که از مردم بازار نشین گیرند ته بازار تجارت کند و می نشیند و وکان
و این مردم غیر دکاندار باشند مثل تره فروش خود قائم کند و معنی دوش بر سبیل مجاز است
و فواکه فروش و مانند اینها که اجناس را از آنها است و بمعنی سو هم در عجم مستعمل و خصوصیت
آورده در بازار فروشند خان آرزو هندو نیست از بیکه شطلمین عجم هم الی یومنا هذا
در چراغ هدایت الف را آورده و بدیل محصول خاص روزانه از دکانداران ته
آن ذکر ب هم بمعنی اقل و دوش کرده و از بازار ذریعه پول یاد را اجناس می گیرند
کلام وحید استقامت کرده صاحب بحر الف و آن را ته بازار می گویند اینست حقیقت

این دولت (اردو) الف تہ بازار سے (۱) ہتم پشت پادوران زوہ خندہ
 مذکر۔ ان دکانوں کو کہتے ہیں جو مستقف دکانوں پر تہ بساط امکان زوہ (میرزا رضی) دانش
 کے آگے سڑک پر قائم کی جاتی ہیں۔ اوننی درجہ (۲) مایہ حسرت بحر اہی دل نالان نداشت
 کا بازار (ب) (۱) وہ دکاندار جن کی بے ہمتی بساطی غیر کرواں خانہ ویران نداشت
 سقف دکانیں سڑک پر ہوتی ہیں۔ بساطی۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم این را آورده
 (۲) اجلاف۔ کم درجہ کے لوگ (۳) تہ بازار (صائب) تہ بساطی گرچہ از سامان حش
 بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث وہ محصول ہا زہ است ہا از ہجوم مشتری گرم است بازار
 جو بازار نشینوں جیسے ترکاری فروشوں اور ہنوز ہا مؤلف عرض کند کہ فک اصافت
 بساطیوں وغیرہ سے لیا جاتا ہے آپ فرماتے است و موافق قیاس (اردو) تہ بساط
 میں کہ محاورہ حال میں بازار کے عام محصول بقاعدہ فارسی اس کم قیمت سامان اور مال
 کو کہتے ہیں اس میں خواہ دکانوں کے آگے کو کہہ سکتے ہیں جو دکان پر بیٹنے سے بچ رہا ہو۔ گند
 تحت بچھانے والے ہوں خواہ زمین پر بیٹھنے (الف) تہ بساط استعمال۔ صاحب آصفی
 والے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سداوہ
 یہ محصول بساطیوں ہی مخصوص ہے۔ (ب) تہ بندی پیدا است کہ صاحب
 تہ بساط اصطلاح۔ بقول بہار و جریع بحر نسبت آن گوید کہ (۱) چیری کہ پیش از خوردن
 اصافت سامان قلیل و متاع بے قدر و شراب وغیرہ خورد و اصطلاح صباغان (۲)
 قیمت کہ بعد فروختن بماند (ملا فوقی) نرنگی کہ برای تقویت پیش از رنگ مقصود

گفتار ۳۱ بخزند می کتاب هم خان آرزو **مؤلف** عرض کند که از مصدر (تخندیدن) **تخند**
 و به چراغ هدایت نسبت معنی اول گوید که از قبیل که مرادف (تسبتن) است حاصل **تخند**
 تحت القهوه است مرادف (تخند) تاثیر و بهر سه معنی کنایه باشد و استعمال دیگر مشتقات
 از گلشن بغارت می و به رنگ خای پامی تو تسبتن از منظر انگشت صاحب آصفی
 و چون هر دل من می کند ته بندی صهبای تو به اسناد ته بندی الف را قائم کرده است
 می فرماید که ازین بیت مستفاد می شود که ته بندی (ار و و) الف ناقابل ترجمه (ب) (د)،
 رنگی باشد که پیش از رنگ کردن جامه برای و غذا جو شراب پنی سے پہلے کھاتے ہیں۔
 تقویت دهند و اندک اعظم و ارسته بکر معنی دوم **مؤنت** (۲) و رنگ جو رنگیز بطور استر
 از باقر کاشی سند آورده (اع) لاله ته بندی اس رنگ سے پہلے کپڑے کو دیا کرتے ہیں
 و از شب چراغم کرد و وجم او سند تاثیر **مؤنت** (۳) کتاب کی خزند می
 هم برای معنی دوم گیرد و بکر معنی سوم از سید **تخند** یا اصطلاح بقول بهار و بحر و ارسته
 اشرف سند وید (د) ته بندی هوش برقرار باضافت (ا) تحت القهوه و تحت الما و
 است و شیراز طبع پا دار است و بهار هم در تحت الشراب و چیری اندک که به آن ناشسته
 بهر سه معنی کرده (طاعرا) صخاف قصا بشکند (باقر کاشی) از بهار راست
 چو شد بکارش تر دست و ته بندی اولجه باوه در ناچار و ته پاتا باشد آب مخور و
 و پیوست و شیراز چو کردش بیک آشوب (وله) بد به باد کان هست اصل معاش
 عربی و جلدش بد و طوفان طلاکاری نسبت به ته پا اگر هم نباشد معاش و خان آرزو

چراغ هدایت ذکر این کرده مؤلف عرض کند گذشت (ارو) و در جلوت بند و حق	چراغ هدایت ذکر این کرده مؤلف عرض کند
که و رای معنی حقیقی معنی بالا کنایه باشد ظهوری	که و رای معنی حقیقی معنی بالا کنایه باشد ظهوری
۲) معنی حقیقی هم استعمال کرده (۱۵) چرخ	۲) معنی حقیقی هم استعمال کرده (۱۵) چرخ
تا این همه غوغای سرافرازی چیست و به تر	تا این همه غوغای سرافرازی چیست و به تر
آن فرق که روزی به ته پای تو ماند (ارو)	آن فرق که روزی به ته پای تو ماند (ارو)
۱) و غذا جو پانی یا شراب پینی سے پہلے بطور	۱) و غذا جو پانی یا شراب پینی سے پہلے بطور
ہشتا کھائین یونٹ (۲) پاؤن کے نیچے	ہشتا کھائین یونٹ (۲) پاؤن کے نیچے
تہ پامی کسی افتادون استعمال ظهوری	تہ پامی کسی افتادون استعمال ظهوری
معنی حقیقی استعمال کرده یعنی پامال شدن مؤلف	معنی حقیقی استعمال کرده یعنی پامال شدن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس (۱۵) بخون بہا بہند	عرض کند کہ موافق قیاس (۱۵) بخون بہا بہند
پای از سر دعوی و ہر آن سری کہ تہ پای قائل	پای از سر دعوی و ہر آن سری کہ تہ پای قائل
افتاد است (ارو) پامال ہونا	افتاد است (ارو) پامال ہونا
تہ پر گلولہ زیاد اصطلاح بقول روزنا	تہ پر گلولہ زیاد اصطلاح بقول روزنا
بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار تنگی را نام	بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار تنگی را نام
است کہ از دنیالہ پر کنند کہ در ان گلولہ ہای متعدد	است کہ از دنیالہ پر کنند کہ در ان گلولہ ہای متعدد
باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مجاز	باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مجاز
معاصرین عجم است (تنگ) تہ پر بجایش	معاصرین عجم است (تنگ) تہ پر بجایش

(ارو)

زیادہ از شراب معمولی است (اردو) - از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی یعنی
 تلچھٹ بقول آصفیہ - ہندی - اسم مؤنث - روز پیر امین و کنایہ از مخفی ہم (صائب) سر
 تہ نشین - وہ چیز جو شراب میں نیچے بیٹھ جاتی
 ہے (اردو) جہہ بلانوش کو تلچھٹ ہی بلایا
 ساقی پھر دے چلو میں جو ہوشیہ میں باقی ساقی
 پور و شراب بھی ارو میں مستعمل ہے - مذکر مؤنث
 تہ پیر امین اصطلاح بہار و گرائین کردہ کافی ہمد را بخاکر وہیم (اردو) و کمیو تہ پیر امین
 اصطلاح بہار و گرائین کردہ کافی ہمد را بخاکر وہیم (اردو) و کمیو تہ پیر امین

چاہا بقول برہان و جامع و جہانگیری و رشیدی و سراج لفتح اول و جمیم بالف کشیدہ
 بروزن ترسا شیرہ گرفتن از انگور - صاحب ناصری گوید کہ شیرہ کردن از انگور مؤلف
 عرض کند کہ در عربی زبان بفتح و شام دادن کسی را بشعر و نکو پیدن خلاف مدح - صاحب
 انند بکوالہ غنئی الارب و گرائین کردہ بخیاں ما فارسیان ہمیں را مقرر کر دہ اند معنی
 شیرہ کشی از انگور کہ مثل ہجو است مذموم - یکی از معاصرین عجم گوید کہ نہ چنین باشد بلکہ ہم
 جامد فارسی قدیم است مرکب از تہ و جا بمعنی جای پائین از نیکہ فارسیان کا شیرہ انگور
 کشی اکثر و نہ خانہ می کنند و آن مقام را بہتر از مقام روشن پندارند و بخیاں شان
 این کار در مقام روشن نقصانی دارد یعنی نشہ و شیرہ انگور از ہوا و غیا کم شود - ما
 می گوئیم کہ ہمیں ماخذ بہتری نماید از نیکہ فی زمانہ بعض می کشان را دیدہ ایم کہ بر شیشہ
 شراب کاغذ سیاہ می چسپانند و شیشہ سفید ہم برای شراب استعمال نمی کنند و می گویند

در تاریکی شراب بحالت خودش تا دیر می ماند و جادوار و که کار شیر و کشتی در تخته خانه بچوب
مختب هم باشد باقی حال همین مانده آخر آن ذکر بهتر از اول است (ار و و) انگور کی
شیره کشتی شراب کشتی - مؤنث -

تجربا اصطلاح - بقول بهار و بکرو و دیگر تپس -

اندر مرادف تپس که گذشت و صراحت **تجربا** استعمال - بقول بهار با صفت

کامل هم در اینجا کرده ایم (ظهوری) یعنی پایان حسن (حکیم زلالی) تپس
سرستی کائنات از تپس جامع و یا کوبی افلاک چوب کس در نمی یافت و زبانش مشتری زبان و
ز دست افشاکم (ار و و) و دیگر تپس می یافت و مؤلف عرض کند که انتهای حسن

تجربا اصطلاح - بقول بهار و بکرو و بکرو کمال حسن و حقیقت حسن است (ار و و)

مرادف بهمان تپس که گذشت (صائب) حسن کی انتهای حسن کی حقیقت - مؤنث حسن
گرچه تجربه از باوه حشش ماند است و صائب کمال - مذکر -

از جمله خون نابه کثافت هفت روز (جلال) **تخته خانه** استعمال - بقول اند بافتح بکافی

(ه) آنکه مرت فیض بهار اند چوب کس که زیر زمین سازند و در ایام گرماد را بجا نشینند
جرعه زیر زمینی چیده اند (ظهوری) و بکرو آنرا مسموم و بفارسی نهان خانه

زین ساغر لیریز که لاجرم کشیدیم و تجربه مؤلف عرض کند که موافق قیاس و معاصر

به خاند منصوره بگوید و مؤلف عرض کند عجم هم بر زبان دارند قلب اخافت خانه تپس

که صراحت کافی هم در اینجا کرده ایم (ار و و) (ار و و) تپس خانه مذکر و دیگر باوغر که پیش

ته خنده اصطلاح بقول بهار قطع است

سامان قلیل (حکیم زلالی) که این ته خنده

پوشیده و غیب بزورق های بهم دو شیده

غیب به صاحب اندیزدگر این معنی بالانه نوشت

مؤلف عرض کند که بهار در عرض معنی تسامح

کرده است و این مخفف از (خنده زیر لب)

است یعنی خنده قلیل و قریب به تبسم (ارو)

ته خنده بقاعده فارسی اس منشی کو که لکته بین

جوزیر لب بود بزرگتر تبسم مذکر

ته داشتن مصدر اصطلاحی بقول

بکر (۱) و دقیق و غافض بودن از حرف من گذر سر می

که ته وار و پ (۲) بمعنی دوزانوشتن

(کمال خجندی) بچین زلف سیه چشم آید

چین است به که بر کنار گل و سبزه هر دو ته باشد بمعنی حقیقی (مساب) ای ز روت

وار و به صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی

ساکت و می فرماید که گویند فلانی ته نداده

یعنی بی مایه و بی اصل است (جویا) از سر و امن

بقاعده فارسی مستعمل می و امن گنج

اهل معنی شکوه دیگر دارند به گرانیه می داشت

تهی دریا بود به خان آرزو و در چراغ به است

همریان بحر مؤلف عرض کند که (۳) بمعنی

حقیقی است و سندان این همان شعر جو است

مؤلف عرض کند که بهار در عرض معنی تسامح

کرده است و این مخفف از (خنده زیر لب)

است یعنی خنده قلیل و قریب به تبسم (ارو)

ته خنده بقاعده فارسی اس منشی کو که لکته بین

جوزیر لب بود بزرگتر تبسم مذکر

ته داشتن مصدر اصطلاحی بقول

بکر (۱) و دقیق و غافض بودن از حرف من گذر سر می

که ته وار و پ (۲) بمعنی دوزانوشتن

(کمال خجندی) بچین زلف سیه چشم آید

چین است به که بر کنار گل و سبزه هر دو ته باشد بمعنی حقیقی (مساب) ای ز روت

وار و به صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی

ساکت و می فرماید که گویند فلانی ته نداده

یعنی بی مایه و بی اصل است (جویا) از سر و امن

بقاعده فارسی مستعمل می و امن گنج

تهدید و اصطلاح بقول بحر مقابل اصل	حیف است که سبب استعمال پیش نه شد
مؤلف عرض کند که بضم و ال مهله اول است	الگرچه موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم
بمعنی غیر اصل و ناصاف بدون انصاف	بزرگان ندارند (ارو) غیر اصل - ناصاف

تهدید بقول بهار نیک ترسانیدن می فرماید که بالفاظ و ادون و گردن مستعمل مؤلف	
عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر و ال مهله اول فارسیان معنی حاصل الیه یعنی چشم نمائی و سرزنش	
استعمال این کنند و با مصداق خود مرکب سازند که در ملحقات می آید و هیچ تخصیص با دو	
مصداق بالانذار و (ظهور می) به ضبط آه برین گشته تهدید بنفس واجب و اگر	
بگذارش خود سر اثر فرموده می گردد و (ارو) تهدید بقول آصفیه عربی - اهم	
مؤلف - دیکمی - سرزنش چشم نمائی - و انت	

تهدید بهاریدن - مصدر اصطلاحی - تهدید و ادون - مصدر اصطلاحی	
ظهور می بمعنی ظاهر شدن تهدید و چشم نمائی آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف	
استعمال کرده مؤلف عرض کند که موافق	عرض کند که مرادف تهدید گردن بمعنی چشم نمائی
قیاس است (ظهور می) بحرف صلح گردن و ترسانیدن است (طالب آملی	
لب کرد آشنا از بهر خاطر با و ولیکن از نگارش	بداحی و ریائی کشورم مهربان گزوی
آنچنان تهدید می بار و (ارو) تهدید	متبیر ابر و دست لطف تو میداد تهدیدیم
برساند که سکتین چشم نمائی ظاهر مونا	(ارو) تهدید کرنا - و رانا چشم نمائی کرنا
و انت و ب ظاهر مونا	تهدید گردن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی راکت مؤلف عرض کند (ب) ته و یکم آورده مؤلف عرض کند
 که معنی ترسانیدن مرادف تهدید دادن است (ج) که الف مرکب اضافی است و ب مرکب موصوفی
 (د) تهدید کن که بی قراریم یا شمشیر کش که بی پروا مرادف یکدگیر بهار در تعریف بالاصح
 گناهیم یا مخفی مباد که از سبب بالاستعمال مصدر کافی نگرده این بدو معنی مستعمل است (۱) طعام
 کردن پیدا است که بجایش می آید و مرادف آن که بجهت زیرین و یک باشد لذیذ تر از نیک و رو
 کردن است (ارو) در نام و یکو تهدید و آن جمع باشد و (۲) طعامیکه ته و یک چسپیده
 (الف) ته و یک اصطلاح بقول باشد (ارو) الف و ب (۱) ته و یک یا ته و یک
 بهار چیری که از طعام برشته ته و یک چسپیده بقول آصفیه ارو و اسم مؤنث نیچه کا کما نا حب
 باشد صاحب بحر این را به همین معنی مرادف میں گهی زیاد و هوتا ہے (۲) کهرن و یکو کهرن
 تهران بقول ناصری و اند بر وزن مهران نام شهریت معروف و مشهور وقتی از آخر
 ری بوده گویند تخت حضرت شیش بن آدم علیه السلام آنجا را بنیاد نهاد و هوشنگ پشید
 در عمارت او بنیاد و در زمان دیگر از آمد و شد سپاه توران و ایران خرابی بد آنجا
 راه یافت و از اسباب منوچهر را در قلعه تیره ری که بر بالای کوه بود و اطراف آن دریا
 کوه حصار داشت مدتی محصور کرد و خرابی بسیار به آن ولایت رسید (الی آخره) و تهران
 نام قریه باصفهان نیز مؤلف عرض کند که در عرف حال المای این به طای حطی است غلب
 که متصرف عربان مقیم فارس باشد (ارو) طهران یک شهر معروف کا نام ہے جو فارسین
 واقع ہے۔ مذکر۔

تہ ریش گذشتن | مصدر اصطلاحی - تہ شیشہ | اصطلاح - بقول بحر و بہار و

بقول اندکجوالہ غیاث اللغات فریب دادن از قبیل و مرادف همان تہ پیالہ کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ محاورہ زبان نیست (باقراکاشی ۵) باقر اگر حرف منی خست
و دیگر محققین اہل زبان و زبان دان است خم مکن در تہ شیشہ شبانہ نیاید بکار صبح و
بدون سندا استعمال تسلیم نہ کنیم (ارو) مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرا
فریب دینا - کردہ ایم (ارو) و یکو تہ پیالہ -

تہ سبزو | اصطلاح - بقول بحر و بہار و تہ (الف) تہ غربال | اصطلاح - بقول

مرادف همان تہ پیالہ کہ گذشت (ظہوری بہار کنایہ از روانہ ہای ریزہ و خالہ سرخیر کہ
(۵) بیاساتی امی بر تو ختم آبرو دہد تہ از غربال بگذرد صاحب بحر ذکر این کردہ
سبونی باین خاک شود مؤلف عرض کند گوید کہ

کہ صراحت کافی ہمدرا نجا کردہ ایم (ارو) (ب) تہ غربالی | ہم مرادف این است
و یکو تہ پیالہ - صاحب رشیدی ذکر الف کردہ و جان

تہ سکہ | اصطلاح - بقول مناجوالہ ستر آرزو در سراج ہم الف را آورده صاحب

ناصر الدین شاہ قاجار روی زمین سکہ کہ برہان ذکر بفرمودہ مؤلف عرض کند
بر ان تصویر نباشد مؤلف عرض کند کہ مؤلف الف مرکب اضافی وب مرکب توصیفی

قیاس و محاورہ معاصرین عجم (ارو) سکہ و ہر دو لفظ اشتناست مستعمل و ہر دو مرادف
نکار و سراسر رخ جس پر تصویر نہ ہو دیگر یک دیگر و کنایہ موافق قیاس و لکین تسامح بہا

و منقص تعریف اوست که بجای گذرد و چون نفی و آرد می گذرد و معنی لفظی این در تیره غریب (ار و و)

(گذرد و) نوشت ازینکه نخاله در غریب باقی می ماند بچونسه بقول آصفیه بندی اسم مذکر - اناج کاجلیکا

تتک بقول برهان و جامع و ناصری برون نمک (۱۱) خاک را گویند که بجز بی تراب است

و بمعنی (۱۲) تهی و خالی و (۱۳) برهنه و عریان هم صاحب جهانگیری بر معنی اول و سوم قانع و

در شیدی هم برایش صاحب سروری بذكر معنی اول و سوم نسبت معنی دوم گوید که تهی و تیک

بر طبق اتباع گفته می شود - خان آرزو در سراج بر معنی اول و سوم قناعت فرموده مؤلف

عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و معنی دوم و سوم مجاز معنی اول (ار و و)

(۱۱) خاک - مؤنث (۱۲) خالی (۱۳) برهنه - تنگ -

تتکار اصطلاح - بقول بهار اصل چیز و مال حقیقت کار - هر کام کی حقیقت - مؤنث -

کار (مرزا عبد الغنی قبول) شیرین لیران **تتکرون** استعمال - صاحب آصفی ذکر

که دلبر و دلدار ندیده و دیده بلبلان گل بی خانم این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که

و غافل ز ته کار نباشی کاینها پودر کیر نهان مقابل و اکرون است و مخصوص برای قماش

همچو رطب کس دارند پود (محسن تاثیر) و امثال آن که دراز و پهن باشد (لا اوری

بنیانی که از حسن ته کار آگهند پود چون حنای بسته از بهار یک) صبارا شرم می آید بروی گلنگه

می دانند کار بسته را پود خان آرزو در سراج اکرون پاکه رخت غنچه را و اگر دونه توانست

هم این را آورده مؤلف عرض کند که حقیقت ته کردن پود (ار و و) ته کرنا - بقول آصفیه

کار ترجمه خوب است که خان آرزو کرده (ار و و) پیشنا - دکن من کتبه من کتبی کرنا -

تکررون رخت استعمال - بقول بهاء و آخر همان تهک که کاف عربی گذشت -
 معروف و سندی بر تکررون گذشت - مؤلف عرض کند که قولش بدون سند است
 مؤلف عرض کند که اضافت مخصوص نباشد کافی نیست اگر سندی گیراید بیدارش و انیم چنانکه
 بازخت تکررون قماش و چادر و بوریه و امثال آن کند و کند (اردو) و یکو تهک -
 آن همه درست باشد (اردو) کپڑے یا دیر تہ گیره اصطلاح - بقول و بگردانند و وارست
 و غیره کا گھڑی کرنا -
تکررون زانو مصدر اصطلاحی بقول سرچوش دوزخ لیکه کام غلیم شیرین پادشاه
 بگردانند به اوب نشستن چنانکه در نماز مؤلف چون و یک علو اوست در تہ گیره و وندخ -
 عرض کند که موافق قیاس و بر زبان معاصرین مؤلف عرض کند که اعتقاد به پنج محققین باز
 عجم است (اردو) زانو تہ کرنا اوب نشستن خیال بر همین یک شعر طاهر است که برینش
تکسیم استعمال - بقول بهاء و سندی معروف یکی هم ازین پنج افراد غور نکرد و به نگاه سطحی
 مؤلف عرض کند که کیسه را نام است که در این رامروف تہ و یکی قرار داد و حقیقت
 که مخفی باشد که پیر انداخ هم گویند (حکیم زلالی این چیزی دیگر است فارسیان تہ گیره آن زغال
 خواننداری) نیست اختر گز برای مع و آتش را گویند که در پائین آتش دان باشد که سرپا
 حشرش و در هم از تہ کیسه شب و میان انداخته آتش گرفت باشد بخلاف انگشت بالائی که
 (اردو) همیانی - مونث - و یکو پیر انداخ کمالا آتش زده نباشد اکنون از معنی شعر طاهر
تهک بقول مؤلف بدیل باب کاف فارسی پیر است و تشبیه آن بآتش و یکی البته مرغوب است

قاتل معاصرین عجم بابا اتفاق دارند اگر درست (اروو) ده کوئله جو آتش وان کی
استعمال این معنی ته و گلی شده باشد بر سبیل مجاز ته مین سالم روشن هون مذکر آتش
است که ته گیسره هم مائل ته و گلی است کی ته ته مؤنث.

تهیل بقول سروری بوزن سهیل معنی غم و الم (پندار رازی ۵) و چیزت می بود
تخل از دل ریش با اگر اهل دلی درست آرندیش با سمند گورتان و یار مہدم بود
شلل گوشیکه در خشکان زندیش با مؤلف عرض کند که باعتبار سروری که صاحب
زبان است این را تسلیم کنیم فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجمیت و اینها
ازین لغت ناپدیدند (اروو) غم و الم مذکر.

تہم بقول برهان و جهانگیری و جامع نفع اول و ثانی و سکون سیم شخصی را گویند که در بزرگی جثه
و ترکیب و قد و قامت و شجاعت و مردی و دلیری و دلاوری عدیل و نظیر نداشته باشد و متمم
مکتب از همین است و سکون ثانی هم به همین معنی آمده (فردوسی ۵) به نزدیک شکل فرستاده
بود و پیماناکه شاه تهم زاده بود با صاحب سروری مذکور معنی بالا گوید که صاحب فرنگ منظومه
معنی بزرگ آورده مطلقاً گفته (۵) تهم باشد بزرگ و قوف صدا پاهست تیر است هم
سیصد را با صاحب ناصری مذکور معنی بالا گوید که این لغت از لغات و ساتیر است. خان
آرزو در سراج این را آورده و صاحب سفرنگ (شرح پنجاه و ششمی فقره نامه و خوشتر شد)
و کر این کرده گوید که معنی کل و همه است مؤلف عرض کند که لغت قدیم است که فارسیان آن
را بجز معنی بزرگ جثه و قوی و بزرگ استعمال کرده اند (اروو) بزرگ جثه قوی بزرگ

تہ ماندہ استعمال۔ صاحب آصفی بذیل تہ ماندہ (۱) از جام لب چون غیر رنجشی شراب ہمدی
گوید کہ آنچه از خوردن باقی ماند مؤلف عن در کام تلخ ماچکان تہ ماندہ آن جام را چہار
کند کہ نہ خیر معنی این مصدر چیزی باقی ماندن در ذکر این کردہ گوید کہ آنچه از خوردن باقی ماند
تہ جام و ساغر و امثال آن ولغت زیر بحث صاحب بحر نمرباش و بخیاں ماور و چیزی بمعنی خاص
اسم مفعول آنست یا ماضی مطلقش ترکیب ہای (ار و و) پیئے سے بچا ہوا۔ ہمارے خیال کے
ہوتے در آخرش کہ افادہ معنی مفعولی کند (الہی الحاط سے تلچٹ۔ موٹ۔ دیکھو تہ پیالہ۔

تہمت بقول بہار بالضم و فتح دوم مشہور لیکن است گمان بگردن و گمان بد می
فرماید کہ بالفاظ انداختن و برداشتن و بستن و زدن و گردن و کشیدن مستعمل مؤلف عن
کند کہ لغت عرب است بالضم و فتح میم فارسیان استعمال این ترکیب بامصا و فارسی
ہم می کنند کہ در ملحات می آید (المہوری ۵) نشست غیر چو در بزم بر نمی خیزد بوفادکار
بہمت خود بوسہ لہی است (ار و و) تہمت۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ دیکھو بوسہ۔

تہمت آلود استعمال۔ بقول بہار قریب (ار و و) تہمت زدہ اس شخص کو کہہ سکتے
یعنی تہمت زدہ و تہمت کش (الوالبرکات) میں جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔
منیر (۵) نیستیم کیم جدا از تو بحث پر تہمت تہمت آلود گشتن استعمال چنان
آلود جدا گشتہ اسم پر مؤلف عرض کند کہ آصفی ذکر تہمت آلودن کردہ از معنی کت
مخفف تہمت آلودہ و قلب اصناف آلود و بذیل آن نقل سند منیر کند کہ بر تہمت
تہمت بمعنی کسی کہ بر تہمت چیزی کردہ باشد آلود گذشت مؤلف عرض کند کہ آن متعلق

<p>به همین مصدر است که قائم کرده ایم و این معنی</p>	<p>به همین مصدر است که قائم کرده ایم و این معنی</p>
<p>تتم شدن باشد و پس (ارو) ششم</p>	<p>تتم شدن باشد و پس (ارو) ششم</p>
<p>تتمت لگائی جان.</p>	<p>تتمت لگائی جان.</p>
<p>تتمت آمدن استعمال صاحب آصفی</p>	<p>تتمت آمدن استعمال صاحب آصفی</p>
<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>
<p>کنند که معنی واقع شدن و قرار یافتن تتمت است</p>	<p>کنند که معنی واقع شدن و قرار یافتن تتمت است</p>
<p>(امانی) می نوشتم و خواهم که در خواب نیاید</p>	<p>(امانی) می نوشتم و خواهم که در خواب نیاید</p>
<p>تا تتمت غفلت به می ناید یا مخفی می باشد آن تتمت و فایده داشت</p>	<p>تا تتمت غفلت به می ناید یا مخفی می باشد آن تتمت و فایده داشت</p>
<p>که در سند بالا استعمال مصدر آید است</p>	<p>که در سند بالا استعمال مصدر آید است</p>
<p>که بیایش گذشت (ارو) تتمت مونا.</p>	<p>که بیایش گذشت (ارو) تتمت مونا.</p>
<p>تتمت انداختن مصدر اصطلاحی</p>	<p>تتمت انداختن مصدر اصطلاحی</p>
<p>صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت</p>	<p>صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت</p>
<p>صاحب بزرگوید که معنی تتمت کردن (ثانی)</p>	<p>صاحب بزرگوید که معنی تتمت کردن (ثانی)</p>
<p>(حافظ شیرازی) خواب بیداران بستی</p>	<p>(حافظ شیرازی) خواب بیداران بستی</p>
<p>و آنکه از نقش خیال یا تهمتی بر شب روان</p>	<p>و آنکه از نقش خیال یا تهمتی بر شب روان</p>
<p>خیل خواب انداختی یا مؤلف عرض کند که</p>	<p>خیل خواب انداختی یا مؤلف عرض کند که</p>
<p>موافق قیاس است (ارو) تتمت کرنا</p>	<p>موافق قیاس است (ارو) تتمت کرنا</p>
<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>	<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>
<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>	<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>
<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>	<p>تتمت برون استعمال صاحب</p>

(۷) فشرده دل ما بود زیب ساغر ما چو بهرزه

تہمت می بر سغال خود بستہ ہو (ظہوری ص)

کوه پوری تا تو اندر زیست چندی بگذرد و از شهر

بندم تپستی چند و مخفی میباد که از سبز طهری

استعمال مرصع در بندین پیدا است عجبی ندارد

بهشتن و بنیدین مرادف یکدیگر است.

به جای خودش گذشت (ارزو) بهمت
صفحه

بامیہا۔ دین کا محاورہ ہے۔ صاحب آیت
نقہ ہونا۔

تکدامه که از شهرها و بلاد و اقصای

الذي يسمونه زوايا المصداق

صاحف اعظم و کرامت کرده از معجزه است

ماحق بحر گوید که بمعنی تهتیرت کردن باشد

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است

الحالب آملی (تہمت عیش و فراں کنرا اثر

وق بلاست پائینکه بر نخت و لم بر سرگان

مندی و بیچارگی

<p>(ب) تهمت زده بمعنی تهمت آلوده</p>	<p>(الف) تهمت کش استعمال بهیاء</p>
<p>کرده که گذشت و این اسم مفعول الف است</p>	<p>(ب) تهمت کشیدن بر الف گوید که</p>
<p>(قاسم خان تبریزی) بیشتر بر وزن گذشته</p>	<p>مراد ف تهمت آلود و تهمت زده باشد (مز)</p>
<p>بال افشانی و مرغ تصویر که تهمت زده پروا</p>	<p>بیدل (ه) رفته ام از خود و تهمت کش</p>
<p>است و مخفی مباد که از سند طالب آملی</p>	<p>آسو و گیم و حیرت آینه ام کاش طبعین باشد</p>
<p>مصدر زدن پیدا است که بجایش می آید -</p>	<p>صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت</p>
<p>(ار و و) الف تهمت لگانا - تهمت کرنا</p>	<p>و بحر گوید که (۱) بمعنی تهمت کردن است مؤلف</p>
<p>(ب) تهمت زده اس شخص کو بقاعده فارسی</p>	<p>عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است</p>
<p>که سکتے ہیں جس پر تهمت لگائی گئی ہو -</p>	<p>از ب و ب (۲) بمعنی ابر داشتن و حاصل</p>
<p>تهمت کردن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>کردن تهمت و مبتلای تهمت شدن است</p>
<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>	<p>(امیر شهرستانی) صدر شک می برم به</p>
<p>کند که بمعنی حقیقی است یعنی متهم کردن (وحید</p>	<p>دماغ اسیر تو بود در نرم باده تهمت ساغر زون</p>
<p>قزوینی) پیش شهنشہ بتو تهمت کنم و کشید</p>	<p>(ظهوری) عاشقان را نه بکفر</p>
<p>شہ چه کند حکم سیاست کنم و مخفی مباد که ازین</p>	<p>است تعلق نه بدین و تهمت سبجہ و زنا کشیم</p>
<p>سند استعمال مصدر کردن پیدا است که بجایش</p>	<p>عبثت و برای معنی اول شتاق سند استعمال</p>
<p>می آید (ار و و) تهمت کرنا - تهمت لگانا</p>	<p>می باشیم که از نظر مانگذشت (ار و و) الف</p>
<p>تهمت و پیرنا -</p>	<p>تهمت زده (ب) (۱) تهمت کرنا (۲) تهمت</p>

مین بستلایهونا -

تہمت گرفتن

استعمال - صاحب

اصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که مورد تہمت شدن و شہم شدن

است (عرفی ۵) اہل دنیا ہمگی تہمت گیرند

و فساد پڑخت خود را کہ ازین ورطہ مسلم روات

و مخفی مباد کہ ازین سہدا استعمال مصدر گیرون

پیدا است کہ بجایش می آید (ار و و) شہم ہونا

تہمتن بقول برہان باتامی قرشت بزورن

قلین (۱) یکی از القاب رستم زال و بہمن است

و (۲) مردم قومی جثہ و شجاع بی نظیرانیر

گویند چہ معنی ترکیبی این لغت بی ہمتان است

معنی تنی کہ عدیل و نظیر نداشتہ باشد و (۳)

بمعنی سپہدار و لشکرکش و خداوند سپاہ ہم

و (۴) بندگی و فرمان برداری کردن ہم -

صاحبان جہانگیری و رشیدی و بہار بر معنی

اول قانع (اسیر خسرو ۵) یکی تن کہ در پیش

صد تن بودہ اگر خود تہمتن بود زن بود و صاحب

خدائی بر معنی عام دوم قناعت فرمودہ صاحب

سفرنگ بشرح لبتنی فقرہ (نامہ شت ساسان

نخست) گوید کہ تہمتن بمعنی (۵) جسم کل مؤلف

عرض کند کہ تہم بمعنی خودش گذشت و اشارہ

این مرکب ہم مہدرانجا شدہ است و معنی

دوم حقیقی است و معنی اول و سوم مجاز آن

نسبت بمعنی چہارم عرض می شود کہ اگر تن را

علامت مصدر گیریم معنی لفظی این شجاع شدن

باشد و محققین مصاد در ذکر این مصدر نکرده اند

و معنی بیان کردہ برہان موافق قیاس ہمیت

صاحب جامع نسبت بمعنی چہارم بر بندگی و امانت

قناعت فرمودہ ازین پیدا است کہ این مصدر

نیت اندرین صورت این معنی را بر اعتبار

صاحب جامع مجاز معنی دوم دانیم کہ صاحب

شجاعت صفت بندگی و اطاعت و قناعت

ہم دارد و اللہ اعلم بحقیقت الحال (ار و و)

(۱) آهمن ستم اور بهمن کالقب - مذکر (۲) قوی هنوز پو خواب جگر بر تو حرامست هنوز
 جسته شجاع - بی نظیر (۳) سپیدار لشکرش - آسوده ولی تهمتی خویش مشو در آب
 (۴) بندگی - الطاعت - قناعت مؤث (۵) مرن کوزه که خامست هنوز پو مؤلف
 فلک الافلاک - مذکر - عرض کند که بیای مصدري معنی شهم موافق
تهمت نهادن استعمال صاحب آصفی ذکر این است (ارو) تهمت کیا هوا شهم -
 کرده از معنی ساکت صاحب بکرمی فرماید که معنی تهمت **تهمت** بقول برهان و جامع بر وزن لک
 کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس (صائب) (۱) مصغر تهتم است و (۲) معنی دوم تهتم
 منکران چون دیده شرم و حیا برهم نهند تهمت هم که برینه و عریان و تهی و خالی و اجوف باشد
 آلودگی بر دامن مریم نهند (ارو) تهمت کرنا مؤلف عرض کند که برای تنی اول کاف تصغیر برهم نهند
تهمتی بقول بهار و آند معنی تهمت کش - کرده از معنی دوم مزید علیه تهتم بر بادیم (ارو)
 قدسی (۵) قدسی بدلت هوای کامست (۱) انخسف هی شجاعت رکنه والا (۲) و کیهو تهتم که
تهمورس بقول برهان بفتح اول (۱) نام شخصی است که او را تهمورث دیوبندی خوانند
 و (۲) نفس ناطقه فلکی انگیزه اند صاحب ناصری مذکر معنی دوم گوید که (۳) پادشاه ریاضت
 کش و نسبت معنی اول صراحت فرمید کند که نام سپهزاده هوشنگ شاه و پدر جمشید جم لقب به
 دیوبند که از تواریخ قدیم هشتصد ساله عمر داشت و اصل اسم او تهتم مرز بوده یعنی پهلوان
 زمین چنانکه گویم مرز یعنی بزرگ زمین چه در پارسی نامی مثلثه نبوده شیت و کیهومرث و تهمورث
 و اخیر مرث معرب شده اند و باز ایاسین بوده اند و زاوسین در فارسی با یکدیگر تبدیل

یا بند چنانکه ایاز و آياس و امثال آن و معنی تهم مذکور شد که بمعنی فلک و دلیر و شجاع است
 و هوای نفس اسیر و مقید او شده باشد خان آرزو در سراج گوید که ظالم اتمورث معرب
 آنست و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب سفرنگ بشرح عنوان (نامه و خورشید اتمورث)
 می گوید که تهمورس نام پیغمبری از پیمبران آئین فرز آباد که این نامه بسویش از فرازین سوز
 آمده گمان برند و دیوبند از سینه اش گویند که دیوشهوات را بفرمان خود داشتی نه چنان که
 ناگاهان بر زبان دارند که دیوی را که از نوع انسان بیرون است و در خشک محبوس کرد
 و در چاهش مقید داشته مؤلف عرض کند که همین است معنی اول و معنی دوم را
 سندی از برهان پیش نشد و جادار و که معنی دوم اصل باشد و معنی اول مجاز آن که پیغمبر
 را بدین اسم گفتند و الله اعلم (ارو) (۱) تهمورس پیمبران آئین فرز آباد است ایک
 پیغمبر کا نام - مذکر (۲) نفس ناطقه فلکی - مذکر (۳) ریاضت کش یا دشا - مذکر -

ته میخانه استعمال بقول بهار مرادف	تا از محتبان محفوظ ماند از اینجا است که فارسیان
ته میکرده می فرماید که این اصطلاح اهل	استعمال این برای میخانه کردند و اکثر استعمال
زبان است صاحب بحر گوید که زمین میخانه	این بر زبان بدون انصاف است و در
را گویند مؤلف عرض کند که موافق قیاس	کلام بعض باضافت هم بامی حال ته میخانه -
است که زمین هم زیر پا است و زیر خانه لکن	میخانه باشد (ارو) میخانه کی زمین نشو
یکی از معاصرین عجم گوید که در بلاد عجم عادت بود که	میخانه - مذکر -
اکثر میخانه را در ته خانه قاسم می کردند	ته میدانی بقول و ارسته باضافت

<p>(۱) مردم بی سرو پا که در میدان باشند و جا هر سه محققین همین یک شعر میرنجات است و مکانی ندارند. مدارشان به پوست هندو خسته و هو و اشال آن بگذرد و آن قریب گویند که (ته میدانی) ابر زبان فارسیان قدیم به ته بازاری است (میرنجات ۵) سینه و معاصرین (۲) هندوانه است که در ریگ ^{هند} چاکان سرکوه و بازار توایم پخته میدانی ^{نعت} پیدای شود و از نیکه جنگلیان را همین یک افوقه خور ویدار توایم پخته صاحب بحر هم ذکر این کرد ^{نعت} شان است مجاز آری ته میدانی گویند (ارو) و خان آرزو در چراغ هدایت هم وسند (۱۱) جنگلی اقوام مذکر (۲) ترنر مذکر.</p>	<p>همیشه بقول برهان و جامع بر وزن اندیشه نام همیشه ایست در دارالمرز نزدیک به همیشه نارون. خان آرزو و جواله رشیدی گوید که همان همیشه باشد که گذشت و صحیح به بای باشد چرا که حروف مشدود در فارسی بسیار کم است و آنچه هست اکثر بضرورت مؤلف عرض کند که درست گوید معاصرین عجم هم تصدیق کنند و گویند که فارسیان اکثر این قسم کلمات را به نسبت اظهار بعضی حروف به تشدید خواندن آسان دانند و همیشه را همیشه خوانند (ارو) و بگو همیشه مذکر.</p>
<p>ته میکرده استعمال بقول بهار و بحر اند مرادف همان (ته میخانه) که گذشت مؤلف عرض کند که صراحت کافی هم در اینجا کرده ایم (شیخ العارفین ۵) سر را از یک</p>	<p>ته میکرده از صومعه داران محبوب بود و رته میکرده استان بکلا بکشایند (ارو) و بگو ته میخانه ته میخانه اصطلاح بقول بهار و بحر از قبیل همان ته میخانه که گذشت مؤلف</p>

تہمینہ بقول ماعری و انند نام دختر پادشاہ سمنگان بوده کہ رستم اور اجفت
خود گرفته و سہراب پسر رستم از و بوجہ و آمدہ چنانکہ فردوسی می گوید (۵) چو تہمینہ اند
کار رستم شنید بہ جز او در بہان جفت خود کس ندید بہ بیاراست خود را چو غرم بہ سارو
در آمد بدان خانہ زر نگار بہ مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد و ظاہر ام کتب
معلوم می شود از تہم ویا و نون نسبت و ہامی تانیث بقاعدہ عربی کہ فارسیان برای لغت
فارسی ہم اینگونہ عمل می کنند (ار و و) تہمینہ رستم کی بی بی کا نام ہے جو پادشاہ سمنگان
کی بیٹی تھی ۔ مؤلف ۔

تهنال بقول انذ لفتح اول و سکون دوم گذشت و نال در فارسی زبان بمعنی نامی میان
 و لون بالف رسیده و لام آخر لغت فارسی تهنی می آید پس نال که در ته نیام برای حفاظت
 است و در ارووی هندی بهم مستعمل است تهنی نوک نیام وصل کنند آن را تهنال گویند
 و بخرآن که در اسفل نیام کار و شمشیر باشد و عبری (ار و و) تهنال بقول آصفیه فارسی اسم
 آن را نعل لفتح نون و سکون عین مهمل و لام نکره میان کا و ه پیشی یا می یا نقرئی حصه تهنان
 در آخر گویند صاحب نفائس بهم ذکر این لغتوار کا پیلا رتبه ای بن نعل
 کرده مؤلف غرض کند که ته بجای خودش نه نذار و اصطلاح بقول رشید می باشد

ہرچ مایہ و اصل نذر و خان آرزو در سراج درین بیشتر عرف می شود و آنچه جوایز مرصع
 ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند کہ این قول می شود و آن را مرصع کار گویند و تقری و طلاء
 فارسیان است کہ چون بیان کسی را یا واقعہ را جوایز مرصع از اقسام است (سعید اشرف
 بی اصل پذیرند گویند کہ یا آقا کلام تو تہذیب (۱) شد مرصع گرفتار کل اندامی کہ از خود
 (۲) (ار و و) کچھ ہکانا نہیں ہے۔ یعنی بے عطف خیر نازش جوایز تہذیب باشد کہ۔
 اصل ہے یہ و کن کا محاورہ ہے بعض اہل (علی رضامی شوستانی) خون شد و
 و بی بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔
تہذیب اصطلاح۔ بقول بہار آنت یاقوت شیشہ ام و صاحب بحر ہم ذکر این بہ
 کہ اول بر قبضہ شمشیر و امثال آن کند کنند اختصار بیان کرده **مؤلف** عرض کند کہ
 و بعد از ان طلا یا جوایز و ان نشانہ صنعتی اسم مفعول ترکیبی است یعنی نشانہ شدہ بہ
 کہ طلا در نہایت مہواری و صفا بر فروختہ شود و این صنعتی است کہ بر قبضہ ہای شمشیر و بر سایر
 و بعد از ان سیہ تاب کنند زمین نہایت و جام و اشیای دیگر ہم کنند و مقابل کار
 سیاہ و طلا بغایت براق خیلی خوش آید می است کہ از سطح آن بلند باشد بر خلاف تہذیب
 شود و همچنین نوعی از وی کوفت است لیکن کہ برابر سطح بود و نسبت نباشد و تعریف دیگر
 بہ تہذیب نمی رسد و نوعی از وی زرنشان کہ اسم بجایش کنیم کہ در اینجا صحتش ضرورت
 بوٹہ آن بطور نسبت در زمین بلند می باشد و آن نذر و نقش و نگار می کہ از طلا و نقرہ وغیرہ
 را مطلقا کنند و طلا بہ نسبت ہر دو قسم اول بر سامان آہنی یا چستی می شود و دو قسم باشد

<p>باشد یکی از آب زر که دیر پائیدار باشد و دیگری نشیند از و رود و غیر آن (علی سرسندی ۵)</p> <p>بصنعت تہ نشان کہ دیر پائیدار باشد از نیکه ریزگار جوش باوہ و روتہ نشین بالانشین کرد و دیر</p> <p>نہ بہ تہ می رود (ارودو) تہ نشان اس از موج خندہ ترسم خط برون آید از ان لب</p> <p>صنعت کا نام ہے جو تلواری کے قبضوں وغیرہ پر بہار ذکر و بکر وہ با آصفی نمبر بان۔ ما</p> <p>پر چاندی یا سونے یا چوہا پر سے نقش کیا جاتا عرض می کنیم از بالا مصدر</p> <p>یعنی پہلے نقش کند کرتے ہیں اور پھر اس میں (ج) تہ نشین کردین (معنی جمع شدن)</p>	<p>در تہ طرفی پیدا است و ہر سہ موافق قیاس است</p> <p>(ارودو) الف نیچے بیٹھنا (ب) تہ نشین</p> <p>وہ درود وغیرہ جو تہ طرف میں بیٹھ جائے نہ کر</p> <p>(ج) تہ نشین ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (ج)</p> <p>پر فرمایا ہے کہ معنی نیچے بیٹھنا۔</p>
<p>جو اگر یا چاندی یا سونے کا ورق اس طرح نصب کرتے</p> <p>میں کہ سطح سے برابر ہو جائے اور ثبت نہ ہو۔</p> <p>ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آب طلا کا نقش ہے</p> <p>لیکن در حقیقت جسم شے میں بذریعہ کوفت</p> <p>داخل ہوتا ہے۔ مذکر۔</p> <p>(الف) تہ نشین استعمال صاحب آصفی</p> <p>نوکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض</p> <p>کند کہ معنی حقیقی است۔</p> <p>(ب) تہ نشین اسم مفعول ترکیبی است</p> <p>معنی تہ شستہ و سند آصفی ہم متعلق از زمین</p> <p>است ہم اور برب می فرماید کہ آنچہ بہرنگ پوشی برون آورد فیض گلخنم پرتن قبا می تہ نما</p>	<p>اصطلاح۔ بقول بہار حیر</p> <p>کہ ہر چہ در تہ خود داشتہ باشد بنماید (شفیع</p> <p>اثر ۵) این مقام از بسکہ نورانی سرشت</p> <p>افتادہ است پرت خاک آن مانند آب صاف</p> <p>باشد تہ نما پرت (البوطالب کلیم ۵) از خوش</p>

الکون زخاستر گرفت **مؤلف** عرض کند آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
 کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از شفاف و گویا عرض کند کہ از سندش مصدر (تہ نما باشد)
 و از ہمین است مصدر ----- پیدا است کہ بجایش گذشت و این غیر از
 (ب) تہ نما باشد **ن** بمعنی شفاف بود بمعنی حقیقی چیزی نیست (ار و و) تھا دکھا
 چنانکہ از سند شفیع اثر مذکورہ بالا ظاہر می شود مثلاً گھمکتے ہیں یا پچھ چشمہ اپنی صفائی
 (ار و و) الف شفاف (ب) شفاف کی وجہ سے ہمیشہ اپنی تھا دکھا
تہ نمودن مصدر اصطلاحی - صاحب ہے یا

تہنیت بقول بہار مبارکباد گفتن می فرماید کہ بالفظ وادون و ساختن و کردن و
 گفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر نون لغت عرب است بمعنی
 بالا و فارسیان بمعنی اسمی مبارکباد استعمال کنند و بامصادر خود مرکب سازند کہ
 در ملحقات می آید و بیچ خصوصیت ہر چہار مصدر بالانیت (ار و و) تہنیت بقول
 آصفیہ عربی - اسم مؤنث - مبارکبادی -

تہنیت خواندن مصدر اصطلاحی - مبارکباد دینا - تہنیت پیش کرنا -
 صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **تہنیت وادون** استعمال - صاحب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی تہنیت وادون آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
 و مبارکباد گفتن است (حسن غرنوی ع) عرض کند کہ بمعنی مبارکباد پیش کردن تہنیت
 را ویان ہر نفسی تہنیت نو خوانند (ار و و) گفتن است (والہ ہروی ع) صاحبان

<p>دیهیت تهنیت نوری پاکر تو نور و زکند شاعران گفته بهر چشمنی ترا مدح و ثنا (عربی)</p> <p>کسب جهان افروزی پد مخفی مباد که ازین (۵) اگر صبا بزماری بر دغبار و رست پد</p> <p>سند استعمال مصدر و هیدن پید است که گفتند تهنیت از هم نریز خاک اجساد پد مخفی</p> <p>بجایش می آید (ار و و) مبارک باد وینا مبارک که از سند بالا استعمال مصدر کنند</p> <p>و یکجو تهنیت گفتن - پیدا است که بجایش می آید (ار و و) مبارک</p>	<p>تهنیت ساختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت</p> <p>مؤلف عرض کند که بمعنی تهنیت دادن و گفتن است (لطامی ۵) بزرگان برو</p> <p>تهنیت ساختند پد آن سر بزرگی سرفراختن پد (ار و و) مبارک باد وینا</p>
<p>صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت تهنیت گفتن استعمال - صاحب آصفی</p> <p>مؤلف عرض کند که بمعنی تهنیت خواندن است که گذشت (طغرای مشهدی ۵) دیهیم و تخت تهنیت</p> <p>تختگاه گفت پد آمد بکلمه چه بدالقرار تخت (ار و و) و یکجو تهنیت خواندن -</p>	<p>تهنیت کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت</p> <p>مؤلف عرض کند که بمعنی مبارک باد و گفتن و تهنیت دادن است مراد فتهنیت</p> <p>ساختن که گذشت (معری نیشاپوری ۵) تهنیت است یعنی نامه که در تهنیت قمره</p> <p>تهنیت کرده ترا میران بصد چشمنین پد موافق قیاس است (ار و و) تهنیت نامه</p>
<p>تهنیت نامه استعمال - بقول اند بحواله فرنگ فرنگ خلاف لغت نامه -</p> <p>مؤلف عرض کند که طلب اضافت نامه تهنیت است یعنی نامه که در تهنیت قمره</p> <p>موافق قیاس است (ار و و) تهنیت نامه</p>	<p>تهنیت کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت</p> <p>مؤلف عرض کند که بمعنی مبارک باد و گفتن و تهنیت دادن است مراد فتهنیت</p> <p>ساختن که گذشت (معری نیشاپوری ۵) تهنیت است یعنی نامه که در تهنیت قمره</p> <p>تهنیت کرده ترا میران بصد چشمنین پد موافق قیاس است (ار و و) تهنیت نامه</p>

بترکیب فارسی سبار کبار که خط کو کله سکتی من	من جو کسی حاکم کی آمد پر منجانب ملازمین و
وکن من تهنیت نامه اس اور ریس کو کہتے	رعایا پیش ہوئے مگر

۱۱۔ بقول برهان و جامع و ناصری بضم اول و ثانی (۱۱) بروزن و معنی نفوس است کہ آب و من و
 آب و من انداختن باشد و کسر اول (۱۲) محقق پیو و آن پرندہ الیست بشیہ بہ کبک
 لیکن کوچک تر است از ان صاحب جهانگیری نسبت معنی اول گوید کہ آن رائف و
 تقویم گویند و با اول مکسور و ثانی مضموم پیو صاحب سروری بر معنی اول قانع بدین
 صراحت کہ مراد از تقواست کہ آن رائف نیز گویند خان آرزو و در سراج گوید کہ
 بمعنی تقوی فرماید کہ ہندی نیز ہمین صورت خطیست لیکن آن بنامی شرک التلظظ
 بہاست کہ تلظظ آن بر غیر ہندی دشوار است و تھوک بزیادت کاف نیز در ہندی
 است بہمان تلظظ و از معنی دوم ساکت مؤلف عرض کند کہ یہ چارہ لغت زبان
 خود را ہم ندانست و در میان اعرابش ہم رحمت برداشت در ہندی زبان تھو
 بضم اول و سکون و دوم و سوم صدائی است کہ از زبان کسی برآید کہ بروگیری اظہار
 ناخوشی کند و حرکت مخاطب را ذلیل و اندچنانکہ می گویند تھو اب کیون کیاب یعنی
 تقو برو کہ چنین کرد و تھوک در ہندی آب و من را گویند معلوم می شود کہ فارسیان ہمین
 تھو را کہ لغت سنسکرت است در فارسی بہ تبدیل اعراب تھو کردند و تقو تبدیل آن
 باشد چنانکہ تہ و تھ و تھت تقو یا اینکہ ہندیان از لغت فارسی تھو بہ تصرف
 در اعراب استعمال کردند کہ ہند باشد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال صاحب محیط بر تھو

گوید که اسم فارسی است و معرب آن طیهوج و بفارسی فرخور و شوشک نیز نامند و بامدی
 ضرر نسی مرغی است که چک ترا از کبک در رنگ شبیه بدان مقدار و سرخ گوشت آن گرم
 و طبیعت و افعال و خواص آن مانند کبک و جهت ناظمین و ضعیف الاحشا لغایت
 مانع و قابض شکم و غذای آن غلیظ نیست و منافع دارد (الخ) مؤلف عرض کند که
 تیهو بمعنی دوم مخفف همین تیهو است (ار و و) (۱) تیهو بقول آصفیه تیهو کنه
 کی آواز تلف - چمی - قابل نفرت (۲) تیهو ایک پرندگان نام جوئیر کا ہمزنگ اور قدین
 اس سے چھوٹا ہوتا ہے - مذکر -

تہ و بالا اصطلاح بقول برہان بمعنی (۱) موضوعش خارج و صاحب ضروری معنی سوم را ترک
 زیر و زبر باشد کہ تحت و فوق است و (۲) فرمودہ صاحب ناصری معنی دوم را ترک کرد
 کنایہ از اضطراب و بیقراری ہم و (۳) حصول مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است
 مطلب و دلپر امر و باشد مرکب گیر را - صاحب و معنی دوم و سوم مجازش (ار و و) (۱)
 جامع مذکر ہر سہ معنی بصراحت معنی سوم گوید تہ و بالا بمعنی زیر و زبر و دومین بھی مستقل ہے
 کہ لواط کرون و دلپر امر و با یکد گیر صاحب (۲) اضطراب - مذکر بیقراری مؤنث (۳) و و
 بحر معنی اول را گذاشت کہ حقیقی است و از امر و لواط کون کی با ہم لواطت - مؤنث -

تہی بقول برہان و جامع و ناصری کبر اول و ثانی و سکون تثنائی (۱) نام شہری و مدینہ
 و (۲) بمعنی خالی ہم کہ در مقابل پر است صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی لفتح اول و
 عنم اول ہم گفتہ اند صاحب جہانگیری بمعنی دوم قانع (ار و و کی ۵) ای از تو مرا گوش

پرو دیده تہی پوخوش آنکہ ز گوش پای در دیده نہی پد صاحب رشیدی ہم بر معنی دوم
قناعت فرمودہ (سعدی ۵) چہ مردی کند و صف کارزار پد کہ دستش تہی باشد و کارزار
پد خان آرزو در سراج گوید کہ استعمال عام فارسیان بکسر تن است و عراقیان خصوصاً صفائی
بضم اول گویند و فتح مسموع نیست مؤلف عرض کند کہ معنی دوم اسم جابد فارسی زبان
و وجہ تسمیہ معنی اول متحقق نشد (اردو) (۱) تہی ایک شہر کا نام ہے جس کی تعریف مزید
معلوم نہ ہو سکی۔ مگر در ۲۲ خالی۔

تہی آخر اصطلاح۔ بقول بہار بضم خامی محمد کند کہ خلوی آغوش است (صائب ۵)
بتلای قحطی آب و دانہ مقابل چرب آخر حکیم بر تہی آغوشی خود آہ حسرت می کشم پد ہر کجا
شفائی ۵) گاو و دوشای ہنر سبکہ تہی آخر نام بینم کشد شمع بی پروانہ را پد (اردو)
پد خشک پستان شدہ ز انسان کہ نذر دشم ہنر تہی آغوشی بقاعدہ فارسی کہہ سکتے ہیں۔
پد صاحب بحر گوید کہ کسی کہ بتلای قحطی آب خلوی آغوشی۔ آغوش خالی رہنا کا
و دانہ باشد و راستہ ہنر یانش مؤلف حاصل بالمصدر۔
عرض کند کہ ہر تعلق انسان نذر د و مخصوص بہ تہی بودن استعمال۔ صاحب آصفی
مولشی و چاروایان باشد (اردو) وہ چا ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عن
پایہ جبکورات۔ دانہ چارہ نہو۔ کند کہ معنی خالی بودن است (جمال اصفہانی)
تہی آغوشی استعمال۔ بقول بہار تہی (۵) و صالی بود بی رحمت شب دوش پد
خالی بودن آغوش از معشوق مؤلف عن تو گوئی عالم از آدم تہی بود پد (اردو)

<p>تهی چشم اصطلاح - بقول بهار و بحر و ...</p>	<p>خالی رهنه -</p>
<p>تهی پائی استعمال - بقول اندکنایه از و تحقیق الاصطلاحات کنایه از نابینا و بی</p>	<p>تهی پائی استعمال - بقول اندکنایه از و تحقیق الاصطلاحات کنایه از نابینا و بی</p>
<p>برهنه پائی مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (صائب ه) تهی چشمان چه میدانند</p>	<p>برهنه پائی مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (صائب ه) تهی چشمان چه میدانند</p>
<p>قدر روی نیکو را پند باشد خبر گرانی بهره از یوسف ترانز و را پند (میر خسرو ه) غایب</p>	<p>قدر روی نیکو را پند باشد خبر گرانی بهره از یوسف ترانز و را پند (میر خسرو ه) غایب</p>
<p>بهر مرد تهی چشم را پند گزینی زرد و شمر و چشم را به مؤلف عرض کند که موافق قیاس است</p>	<p>بهر مرد تهی چشم را پند گزینی زرد و شمر و چشم را به مؤلف عرض کند که موافق قیاس است</p>
<p>تهی داشتن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>تهی داشتن استعمال - صاحب آصفی</p>
<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>
<p>کند که معنی حقیقی است چنانکه تهی داشتن دل</p>	<p>کند که معنی حقیقی است چنانکه تهی داشتن دل</p>
<p>و خانه و کیسه و امثال آن (خیلی غریبتانی</p>	<p>و خانه و کیسه و امثال آن (خیلی غریبتانی</p>
<p>ای کاش بودی آگهی وی راز حال</p>	<p>ای کاش بودی آگهی وی راز حال</p>

خالی رکبنا جیسے کسر خالی رکبنا صدوق فاکتھی و اصطلاح بقول بحر بیاندہ وقت
رکبنا۔

تھی و ست اصطلاح بقول بہار و لیکن سند استعمال از نظر گذشت معاصر

بحر و اندکنا یہ از مفلس و ناوار (شیخ شیراز) بحر بربان ندارد تداق سند استعمال باشم
نمود آن تہدست آزادہ مرد و کہ پہلوی میکن اسم فاعل ترکیبی است (ار و و) بے فائدہ
شکم کرد و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و و در و پوپ کرنے والا۔

است صاحب ملحقات برہان مذکر معنی بالا تھی ویدن استعمال صاحب آصفی
گوید کہ تیر کسی کہ در صدر رسد نشسته باشد و ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

مانی گوئیم کہ بہان مفلس است۔ (ار و و) کند کہ تھی ویدن چیزی از چیزی بمعنی حقیقی خالی
خالی ہاتھ۔ تھی دست مفلس۔ ناوار۔ یافتن چیزی از چیزی است و از سند پیش کردہ

تھی دست و سیاہ مثل صاحبان مصدر یبذین پیدا است کہ تعریفش بکایش
خرنوبہ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ گذشت (اسدی طوسی) ہمینی خوانند

از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض و یہاں ہاتھی بارگاہ و را یک زمان و
کند کہ فارسیان این مثل را بحق مفلس می زنند (ار و و) خالی دیکنا۔

مقصود و ہمین قدر است کہ مفلس و انما تھی ویدہ اصطلاح بقول بحر و بہار و
در ضلالت است (ار و و) و کن میں کہتہ اند بمعنی تھی چشم مؤلف عرض کند کہ

ہین خالی ہاتھ بدقت است و قیاس است (میر خسرو) روان از

<p>دو دیده پسندیدگان پانجاک ورت چون تہی دیدگان پ (اردو) دیکھو تہی چشم تہی رفتن مصدر اصطلاحی بقول آصفی و مجروحانذ و ملحقات برہان (۱۱) برای کردن و (۲۱) سفری سو و کردن و (۳۱) تہی کند کہ معنی حقیقی خالی شدن است و از بند دست و بی چیز رفتن و (۴۱) تنہا رفتن مؤلف پیش کردہ اش استعمال مصدر شود عرض کند کہ اگرچہ ظاہر موافق قیاس است پیدا است کہ بجایش می آید (عرفی ۵) برای معنی سوم و چهارم ولیکن معنی اول و دوم تا حرم فرشتگان از دل و دین تہی شود کہ صورت اصطلاحی دارد و محققین صاحب پخصت جلوہ مدہ جملہ نشین ناز را پ زبان ذکر نکردند و معاصرین عجم سکت و ہر سندان از کلام ظہوری بدست آمدہ چہا محققین بالابند ترا دو من وجہ بیان (۵) جیب طاقت تہی شد اما ہست ملحقات برہان را اگر متعلق بہ اہل زبان ایم پ عشوہ را دست درخت را نہ صلح پ ولیکن طالب سند باشیم (اردو) (۱۱) (اردو) خالی ہونا تہی ہونا۔</p>	<p>بیرای کرنا (۲) بے فائدہ سفر کرنا (۳) خالی ہونا اور بے کسی سامان کے چانا۔ (۴) تنہا جانا۔ تہی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی سکت مؤلف تہی کند کہ معنی حقیقی خالی شدن است و از بند پیش کردہ اش استعمال مصدر شود پیدا است کہ بجایش می آید (عرفی ۵) تا حرم فرشتگان از دل و دین تہی شود پخصت جلوہ مدہ جملہ نشین ناز را پ ہر سندان از کلام ظہوری بدست آمدہ جیب طاقت تہی شد اما ہست دست درخت را نہ صلح پ خالی ہونا تہی ہونا۔</p>
<p>ہمیشہ بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون تثنائی نام شہری کہ فریدون پیوستہ و دائم در انجا می بود صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر امہان تہیشہ است کہ ہمیشہ گذشت صاحب ناصری می فرماید کہ این را ہمیشہ نہ گرفتہ اند و ہمہان تہیشہ کہ مذکور شد مؤلف عرض کند کہ در اینجا وجہ تسمیہ این ہمین قدر معلوم می شود کہ تہی و شہ را مرکب</p>	<p>ہمیشہ بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون تثنائی نام شہری کہ فریدون پیوستہ و دائم در انجا می بود صاحب رشیدی گوید کہ ظاہر امہان تہیشہ است کہ ہمیشہ گذشت صاحب ناصری می فرماید کہ این را ہمیشہ نہ گرفتہ اند و ہمہان تہیشہ کہ مذکور شد مؤلف عرض کند کہ در اینجا وجہ تسمیہ این ہمین قدر معلوم می شود کہ تہی و شہ را مرکب</p>

کردند و مقصود از مسکن مخصوص شاه باشد و الله اعلم (اردو) و کیوتیته -

تهی کردن استعمال صاحب آصفی فکر (الف) تهی کردن استعمال صاحب

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (ب) تهی گشتن آصفی ذکر این

بمعنی خالی کردن است (عرفی) اگر اجازت کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که

عرفی اشاره فرماید پز تهی کنم ز گهر گنج رخروایم مرادف تهی شدن است و ب مرادف -

را پز مخفی میا و که ازین سند استعمال مصدر کنند الف (عرفی) هوش اگر ناخن زنده بر

پیدا است که مرادف کردن است که یاشش دل شراب ناب هست پز و ر سبواز می تهی

می آید (اردو) خالی کرنا - کرد و خمار خواب هست پز (نظامی) (

تهیگاه بقول برهان و جامع و بحر و سراج تهی گشت بازار خاک از غروش پز و با بک

باین شکم و پهلور گویند بهار گوید که بن بحر بها بر آسوده گوش پز (اردو) الف

بغل است که بتاری خاصه گویند باین شکم و ب خالی هونا و کیوتیته شدن -

و پهلور (ظهوری) شویبینه دشت از تهی ماندن از حیرتی مصدر اصطلاحی

نورل چاک پز پز ازش ته گرو و تهیگاه خاک صاحب آصفی فکر (تهی ماندن) کرده از

پز صاحب نامری این را مخصوص به آدمی کرد معنی ساکت و صاحب بحرین را آورده گوید

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که بمعنی محروم ماندن از ان (نظامی) (

(اردو) و ده مقام جو باین پهلور و شکم بدانت خضر از سر آگهی با که اسکندر از چشمه

موند تهی پز مؤلف عرض کند که موافق قیاس ماند تهی پز مؤلف عرض کند که موافق قیاس

موند تهی پز مؤلف عرض کند که موافق قیاس ماند تهی پز مؤلف عرض کند که موافق قیاس

<p>است و خالی ماندن معنی حقیقی این (ارو) عرض کند که معاصرین عجم کسی را گویند که پول خالی رهنما محروم رهنما -</p>	<p>است و خالی ماندن معنی حقیقی این (ارو) عرض کند که معاصرین عجم کسی را گویند که پول خالی رهنما محروم رهنما -</p>
<p>بست نذارو - بدین وجه عجیبان اکثر پول را در میان گفتند و تحقیق الاصطلاحات کنایه از احمق و بی خبری (شیخ شیراز) آن تهری مخترع را چه علم و خبری که بروینم است یا دفتر (صائب) و شخص حکیم پاس روپیه پیاپی - مفلس - ناوار -</p>	<p>بست نذارو - بدین وجه عجیبان اکثر پول را در میان گفتند و تحقیق الاصطلاحات کنایه از احمق و بی خبری (شیخ شیراز) آن تهری مخترع را چه علم و خبری که بروینم است یا دفتر (صائب) و شخص حکیم پاس روپیه پیاپی - مفلس - ناوار -</p>
<p>می از بزم تهری مخترع از آن بیرون نمی آید و که آتش بیشتر در نیستان بر خورش می بالید - مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ارو) تهری مخترع ترکیب فارسی - احمق او کرده مؤلف عرض کند که تابع مهمل است و تکرار ناوان کو که سکتی بین -</p>	<p>می از بزم تهری مخترع از آن بیرون نمی آید و که آتش بیشتر در نیستان بر خورش می بالید - مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ارو) تهری مخترع ترکیب فارسی - احمق او کرده مؤلف عرض کند که تابع مهمل است و تکرار ناوان کو که سکتی بین -</p>
<p>تهری میان اصطلاح - بقول اندکجه الیه و شکل (ارو) ننگا و ننگا ننگا بقول فرنگ فرنگ معنی خالی و میان تهری هم مؤلف اصفیه غریبان و برینه - بالکل ننگا -</p>	<p>تهری میان اصطلاح - بقول اندکجه الیه و شکل (ارو) ننگا و ننگا ننگا بقول فرنگ فرنگ معنی خالی و میان تهری هم مؤلف اصفیه غریبان و برینه - بالکل ننگا -</p>
<p>(الف) تهری بقول اصفی بر وزن تذکره - استعداد و آادگی مؤلف عرض کند که لغت عرب به تشدید بقول غیاث منتخب معنی آادگی کردن - فارسیان لین را بمعنی حدل یا استعداد استعمال کردند و با مصداق مؤلف هم که در محققات می آید (ظهوری) صد گنج گوهری و جان و ام کرده ایم و این با تهری موس و رونمای کیست (وله) (</p>	<p>(الف) تهری بقول اصفی بر وزن تذکره - استعداد و آادگی مؤلف عرض کند که لغت عرب به تشدید بقول غیاث منتخب معنی آادگی کردن - فارسیان لین را بمعنی حدل یا استعداد استعمال کردند و با مصداق مؤلف هم که در محققات می آید (ظهوری) صد گنج گوهری و جان و ام کرده ایم و این با تهری موس و رونمای کیست (وله) (</p>

نفس ته کن ز حرف عشق ز نه بار پنداری تهیه این کار نشین پندار این را به دو یا (تهیه)
 بر وزن تذکره نوشته تسامح اوست (ارو) تهیه بقول آصفی عربی اسم مذکر
 سامان آمادگی تیاری بستندی جیسے تهیه سفر

تهیه ساختن استعمال صاحب آصفی	تهیه کردن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عری	ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عری
کند که معنی آماده شدن است (صائب) کند که معنی اتمام کردن (ظهوری) نفس	کنون که قدر تو گردیده حلقه در مرگ پند تهیه ته کن ز حرف عشق ز نه بار پنداری تهیه این
سفر عالم بقامی ساز پند مخفی مباد که از سند بالا کار نشین پند مخفی مباد که در اکثر نسخ در مصرع دوم	استعمال سازیدن پیدا است که بجایش می آید (نداری تهیه این کار قوم است اگر چنین صحیح باشد
و مرادف ساختن است (ارو) تهیه کن یا (تهیه داشتن) هم استعمالی قرار می یابد (ارو) تهیه کن	

نوقالی باختانی

لی بقول برهان و جامع و سروری و ناصری و سراج بکسر اول و سکون ثانی مخفف تهی است
 که خالی باشد (مولوی معنوی) آن کی مردیت قوش جمله در و پوان و گرمردی میان
 تی همچو کرد پند مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ارو) دیکھو تهی
 تیار بقول بهار بر وزن عطار موج جهنده می فرماید که فارسیان معنی آماده و مهیا
 استعمال کنند و به طای حلی نیز می آید مؤلف عرض کند که ما این را منقرس و انیم و بطای
 حلی غلط است و در کلام فارسی ندیدیم عربان مقیم فارس می نوشته باشند و استعمال این

در ملحقات می آید (اردو) تیار بقول آصفیہ عربی مستعد آمادہ - لیس -

تیار شدن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض استعمال شود و تیار با مخفی مباد که از

کند که معنی مہیا شدن است (اثر شیرازی) شدن است که بجای خودش می آید (اردو)

بدولت از نغم یا چوپرخ کوزه گری مہیا ہونا - تیار ہونا -

(الف) تیان بقول برہان بروز تیان یک سر کشادہ بزرگ را گویند چہ

(ب) تیا کچہ دیگر سر کشادہ کوچک را نام است - صاحب جہانگیری بر ذکر

الف قانع و می فرماید کہ آن را لودینز گویند (مولوی معنوی) عشق چو معز است

و جہان نامچو پوست و عشق چو حلواست جہان چون تیان با صاحب جامع ذکر سر

کرده صاحب سروری محض الف را آورده صاحب ناصری بصراحت معنی بالا

الف گوید کہ دیگر گرما بہ تمام را ہم گفتہ اند و بذیل آن ذکر ب ہم فرمودہ خان

آرزو ہم در سراج ب را بذیل الف آورده مؤلف عرض کند کہ الف اسم

جامد فارسی زبان است (اردو) الف بڑی دیگر - مؤنث جس کا منہ کشادہ ہو -

جس کو دکن میں پتلا کہتے ہیں (مذکر) صاحب آصفیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے

(ب) پتلی بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث چھوٹی دیکھی مؤلف عرض

کرتا ہے کہ پتلی دکن میں اس دیکھی کو کہتے ہیں جس کا منہ کشادہ ہو -

(ب) پتلی بقول برہان و جامع باثانی مجہول (۱۱) بروزن و معنی شیب کہ عرب تفتاح

گویند و (۲) بمعنی سرشته و (۳) مدح و (۴) بقرار و شتاب زده صاحب جهانگیر
 بر معنی دوم و سوم قانع (استاد دقیق) نبوده مرا هیچ با تو عقیب و مرا می گزیده
 شیب و عقیب و صاحب رشیدی بصراحت معنی سوم می فرماید که علاوه از شیب مستعمل
 نشود و بار اختلاف است ازین و صراحت کاملش بر (شیب و شیب) می آید. صاحب
 ناصری گوید که مرادف شیب است بمعنی سوم می فرماید که آنچه برهان بمعنی اول آورد
 غلط است که شیب را سبب دانست. خان آرزو در سراج هم تسامح برهان را بیان
 کرده بر معنی دوم و سوم قانع و می طرازو که این لفظ از اتباع است چنانکه تیب و شیب
 صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار گوید که (۵) فوج یادگان را نام است
 و به بای فارسی هم آمده. صاحب بول چال بر مجر و معنی صف قانع مؤلف عرض کند
 ظاهریت معنی اول تصحیف و تسامح برهان یافته می شود ولیکن ازینکه صاحب جامع
 معنی اول نوشته و او محقق صاحب زبان است ما بهمه معانی بالا این را هم جامد
 فارسی زبان دانیم و بمعنی پنجم لغت فارسی جدید است طبیعت و خواص سبب بر
 توپا گذشت (ارو) (۱) سبب. مذکر. و کمی توپا (۲) سرشته. حیران. پریشان
 (۳) مدح و (۴) بقرار (۵) پیدل فوج کی صف. مؤنث.

تیب بقول برهان و مؤید بر وزن زیبا برهان نرند و پازند آهورا نام است که
 عبرتی ظبی خوانند صاحب جهانگیری در خاتمه آورده. صاحب ناصری بذکر قول برهان
 گوید که در فرنگها ندیدم مؤلف عرض کند که ما از نزد شتایان معاصر قول برهان

صحیح یا قسم (ارو) دیکھو آہو کے پہلے معنی۔

قیاس بقول خان آرزو در سراج کبرویای معروف عشوہ و فریب (شاعر) ہفت
نوبت بانگ کرد و صبر کرد و پاتا کہ عاجز گشت از قیاس مرد و بکوالہ رشیدی گوید کہ طامہ اتیاس
بتامی قرشت بجای بامرادف تیتال کہ مشہور است اما تیتال در کلام قدما دیدہ نشد پس
درین صورت شن قیاس ضمیر باشد پس مرادف تیتال گفتن خطاست و اگر باشد محقق
آن و تیر تیتال در زبان ہندی بمعنی مکر و فریب آمدہ و در اشعار متاخرین واقع شدہ و آمد
این لفظ باین وضع دلالت بر صحت دارد و موافق رای ما اگرچہ اکثر مردم مخالف این باشند
(انتہی کلام) صاحب رشیدی بذکر این تصحیف تیتال داند و صاحب برہان اسم جامع پندارد
و صاحب جامع ہم این را می آر و مؤلف عرض کند کہ ما باعتبار صاحب جامع کہ محقق زبان
خود و معتبر تر از محققین ہند ترا د است این لغت را اسم جامع فارسی زبان دانیم و تعلق این با
تیتال قلمدادہ بہ فکر تبدیل فوقانی و لام افتادہ تحصیل حاصل است (ارو) عشوہ او فریب

تیب و شیب اصطلاح بقول برہان و اورا تیب وان و شیب و مؤلف عرض
جامع و بحر و سروری کبر اول و شین نقطہ دار کند کہ تیب بہ ہمین معنی بجای خودش گذشت
این لغت از اتباعست همچون تار و مار و امثال و شیب ہم بہ ہمین معنی می آید فارسیان ہر دو
آن بمعنی گشتہ و بدوش و بقرار و حیران و سر را بہ یکجا ہم بر سبیل عطف استعمال کنند و گریچ
گردان و شتاب زدہ (شمس فخری) آصف (ارو) دیکھو تیب اور دیکھو شیب۔

اگرچہ صاحب تدبیر و رای بود و با عقل و فطنت **تیب** بقول صاحب رہنما بکوالہ سفر نامہ

ناصرالدین شاه قاجار همان تیب که به بای عربی یا آن مبدل این چنانکه اسب و اسب و تب
گذشت مؤلف عرض کند که این مبدل آن و تب (ار و و) و یکم تیب -

تیب | بقول برهان و جامع معنی (۱۱) فریب و (۱۲) چالپوسی - بهار بر معنی مکر و فریب فنا
کرده گوید که در سندی بدین معنی مشترک (ملا فوقی نیرودی ۵) لب از شرکان پیر از تیبال عشوه
پو و چشم آستین اطفال عشوه (۵) (باقراکاشی ۵) چون کلام الله ناطق سحر و جادوی بیار و بیکیس
از شیوه تیبال پیغمبر نشد و خان آرزو و بذیل تیباش هر چه نسبت این نوشته است مؤلف
عرض کند که با نقلش مبدل را بنجا کرده ایم و این را اسم جادو فارسی زبان دانیم بر اعتبار جا
که محقق صاحب زبان است (ار و و) (۱) فریب بندگر (۱۲) چالپوسی خوشامد نوشت
لی | بقول برهان و جهانگیری و جامع کبیر سر و فوقانی و سکون هر دو تحتانی (۱۱) آنچه
از خیرینان بصورت مرغان و جانوران دیگر بحیثیت تسلی طفلان سازند و پرند و بدیشان
و بند و (۲) کلمه باشد که مرغان را بدان طلبند و (۳) زنان پادشاه گیلان را نیز خوانند
(فخر رازی ۵) فخر رازی آورد و را لیتی کند و از برای طفلان تیبی کند و صاحبان
سروری و ناصری معنی سوم را ترک کرده اند صاحب رشیدی می فرماید که همان تیبی به
سرسه معنی خان آرزو و در سراج هم این را بهر سه معنی آورده مؤلف عرض کند که این
اصل همان تیبی است که بعضی اول و دوم گذشت و آن مخفف این است و بمعنی سوم
اسم جادو (ار و و) (۱ و ۲) و یکم تیبی (۳) پادشاه گیلان کو خورقین فارسی بین تیبی
(الف) | بقول برهان و جامع با جیم بر وزن هیچ (۱۱) نخ و تار را بر ششم و (۲) پنبه که آنرا

بست از هم کشانید و بقول بعض پنبه ریزه بانی که در وقت حلاجی کردن بر سر و ریش نشاند
 حلاج چسپ و (۳۱) بمعنی پیچیده و فشار دهنده هم و (۳۲) امر باین معنی باشد یعنی پیچ و بفشار و (۳۳)
 تیر را نیز گویند که بهر بی سهم خوانند صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری بمعنی اول و دوم
 و پنجم قناعت فرموده صاحب سروری بذكر معنی اول و دوم نسبت بمعنی پنجم گوید که درین
 تامل است و دیگر معانی را در نوشت خان آرزو در سراج هم با جهانگیری مشتق مؤلف
 عرض کند که بمعنی اول و دوم و پنجم اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم پیچ و فشار است
 که اسم مصدر

(ب) **تجید** باشد و تجیدن را محققین مصدر را معنی صاحب بجز و موارد و و نواد و و
 دیگر همه محققین هم ترک کرده اند و لیکن معنی چهارم بیان کرده برهان و جامع لغات
 آن میکنند که ما (ب) را بمعنی پیچیدن و فشار دادن قائلیم که کامل التصریف باشد و مضارع
 این تجید - و حاصل بالمصدر این تجیش (ار و و) الف (ا) را شیم کاتار - مذکر (۲)
 - روئی کار نیز مذکر (۳) پیچ او و فشار - مذکر (۴) تجیدن کا امر حاضر (۵) تیر - مذکر
 (ب) و یکم پیچیدن و فشار دادن -

تج بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری و سراج باخامی نقطه
 بر وزن منخ هر چیز را گویند که سر آن تیز باشد مؤلف عرض کند که سبیل تیز است که
 ندای هوش به خای معجمه بدل شد چنانکه فراز و فراخ (ار و و) تیر و یکم بران -
تیدا بقول برهان و جامع بر وزن بی باک یهود را گویند چه تیدا کی یهودی باشد

صاحب ناصری بجواله برهان ذکر این کرده گوید که در فرنگها ندیدیم - خان آرزو و در سراج هم
آورده مؤلف عرض کند که چاره بجز این نباشد که ما این را لغت فارسی زبان دانیم و ماخذ
این متحقق نشد صاحب اند صراحت کرده که این لغت فارسی است (اردو) یهود بقول
آصفیه - عبرانی - یهودی کی جمع - جهودان - حضرت موسی علیه السلام کی امت - عبری او امد
عبرانی - موسائی -

تیر بقول برهان بروزن میر (۱۱) سهم و (۲) نام فرشته ایست که بر ستوران موکل است
و تدبیر و مصالحی که در روز تیر و ماه تیر واقع شود باو تعلق دارد و (۳) نام ماه چهارم از
سالهای شمسی و آن مدت بودن آفتاب است در برج سرطان و (۴) نام روز ششم
از هر ماه شمسی - نیک است درین روز دعا کردن و حاجت خواستن و این روز عید
فارسین است بنا بر قاعده کلیه ایشان که چون نام روز با نام ماه موافق آید آن روز را
عید کنند و جشن سازند و بعضی گویند چون درین روز میان افراسیاب که پهلاد ایران متولی
شده بود و منوچهر در قلعه ترکمان متحصن گردیده بود باین شرط صلح شد که یک کس از
 لشکر منوچهر همه نیروی خویش تیری بیندازد و هر جا که آن تیر بفتد آنجا سرحد باشد گویند
آرش تیری انداخت و آن تیر بر کنار آب آمون افتاد و آنجا سرحد شد و فارسین از بخت
و خلاکت نجات یافتند بنا برین درین روز این ماه جشن سازند و عید کنند و این روز را
مانند مهرگان و نوروز مبارک دانند و این روز را تیرگان و جشن این روز را جشن تیرگان
خوانند و (۵) بمعنی حصه و بهره و نصیب و قسمت باشد و (۶) نام ستاره عطارد که اول

و بیز فلک هم خوانند و گویند مرتبی علم و مشایخ و قضات و ارباب قلم باشد (۷) غضب و قهر
 و خشم و (۸) تنگ و در برابر کشادگی که عبرتی صبیق است و (۹) تیره و تاریک و (۱۰) فصل
 پائیز و خزان و (۱۱) قدر و مرتبه و عظمت و شوکت و (۱۲) هر چوب راست همچو تیری که خانه
 بدان پوشند و تیری که در میان کشتی نصب کنند و بادبان از آن آویزند و تیر عصار می و چوبی
 که هر دو پله ترازو از آن آویخته باشند و چوبی که خمیر بدان تنک سازند و تیری که قنادیان شیر
 بقوام آورده به آن بزنند و لت کنند و تیر تهاج و تیر گز و امثال آن (۱۳) سماعه و طوفان
 و (۱۴) شکوفه خرما که عربان طلع گویند و (۱۵) تاب و طاقت و امان و مروت (۱۶) نوعی
 از مار و (۱۷) نام جنسی از مرغ شبیه به طاوس ماده که اهل مغرب او را شقیقین خوانند و بای
 معنی کبیر اقل و خشم ثانی هم آمده و (۱۸) رشته و موی و (۱۹) تیریز جامه و کمر پاس و (۲۰)
 موری را گویند و آن نوعی از پارچه سفید است و (۲۱) جامه کمر پاس و (۲۲) گل نرس
 و آن گلی است معروف و (۲۳) هر چیز که از انواع خود بهتر باشد و (۲۴) هر دو چیز که در
 جثه و ترکیب و صفات و گیر با هم برابر باشند و (۲۵) گلوله توپ و تفنگ و امثال آن
 و (۲۶) صحرا و بیابان را گویند صاحب جهانگیری بکریمه معانی بالا معنی بست و چهارم و
 بست و ششم را ترک کرد و سز معنی اقل در سز معنی سوم موجود (فردوسی ۳۵) همه سال
 تیر توان ماه تیر بزرگی و شاهی و تاج و سر بر پا (مسعود سعد ۵۴) ای نگار تیر بالا روز
 تیر بزرگ و خیر و جام داده ده در لجن زیر پا (شاعر ۵۵) عشرت و شادی و لهو بهره او باد و
 تیر بزرگ بهره و تیر حسود آمده گرم و خیر پا (الفوری ۵۶) گر نامه وید به پر وانه تو تیر پا

شغلش فروگشاده و ویش به بسته باد (امیر خسرو ^{۱۵}) سهل است اینک تیر تو بر گه نه ایستاد
 ببلکه نه ایستاد پیش تو گاه تیر (حکیم سنائی ^{۱۶}) آنکه در پیش سخن تیغ زبانش که زخم از
 پی فائده چون تیر میان بند و تیر (حکیم سنائی ^{۱۷}) پیری چون عمر من به و سال صید کرد و شد
 روزهای روشن من چون شبان تیر (ولہ ^{۱۸}) سال عالم عتف و لطف و مهر و نیت
 مایه گیر و آرمستان و بهار آورد تابستان و تیر (فیضی ^{۱۹}) قسم بقبضه قدر و کمال
 قدرت حق بد که با تو نیست کس از روزگار و در یک تیر (سیف اسفندی ^{۲۰}) دور
 کسش و پیکار همچو قوس قزح و غلیظ و خشک و گران خیر و چو تیر خراس (شمس فخری ^{۲۱})
 ز موج معر که شتی عمر آن بجهد بد که باشدش ز دعا و ثنات لنگر تیر (مختاری ^{۲۲}) کنون
 که خور به تر از ده سید و آمد تیر بد شد است راست شب و روز چون تر از و تیر صاحب
 جامع در ذکر همه معانی بابرمان متفق و صاحب رشیدی ذکر همه معانی غیر از معانی بست و چارم بست
 و ششم کرده می فرماید که معنی بعض اسناد پیش کرده جهانگیری تامل است و نسبت معنی سیزدهم
 گوید که بهمین معنی بیرون جده اول هم گذشت صاحب سروری معنی یازدهم و سیزدهم و چارم
 و پانزدهم و هجدهم و نوزدهم و بیستم و یکم و بست و دوم و بست و چارم و بست
 و ششم را گذاشته ذکر دیگر همه معانی کند و صاحب ناصری غالباً نقل رشیدی برداشته چنان
 از نظر عبارتش ظاهری شود و بر ذکر معنی اول تا ششم و نهم و دوازدهم و سیزدهم و شانزدهم
 و بست و سوم و بست و پنجم قناعت کرده خان آرزو در سراج بد کرده معانی و به ترک معنی
 بست و یکم و بست و چارم و بست و ششم نسبت معنی نهم گوید که مخفف تیر یا تیره فرید علی

و نسبت معنی پانزدہم می فرماید کہ تصحیف تیر و امالہ تا و نسبت معنی شانزدہم می طراز و کہ تنہا تیر
 بمعنی ماریست بلکہ استعمال (تیر مار) است صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ چاہ
 می فرماید کہ (۲۷) بمعنی بازگیر و محاورہ حال است صاحب فدائی معنی اول و سوم و سیزدہم
 و نسبت و سوم و نسبت و پنجم نوشتہ۔ صاحب سفرنگاہ بشرح لبتی فقرہ (دساتیر اسمانی لغز با
 و خورشید و خورشید) ذکر معنی ششم کردہ و بہار بمعنی اول آوردہ گوید کہ آتشین پیکان۔ بی پرو
 پیکان۔ پولاد و خای۔ پولاد و سامی۔ پیکان فشان۔ جگر دوز۔ جوش گذار۔ خاک نشین۔ خوش
 پیکان۔ دلدوز۔ ویدہ دوز۔ راست۔ راست رو۔ رم خوردہ۔ سخت۔ سر گذار۔ سیم
 دوز۔ شکر رخمہ۔ کاکل ربا۔ کج۔ کشادہ۔ لنگر دار۔ نیمبرس۔ از صفات اوست و پری۔
 پری زاد۔ طائر۔ غنچہ۔ مصرع۔ نہنگ۔ از تشبہات او و می فرماید کہ اسد الحکما در شرب
 آوردہ کہ واضع تیر و بجان دختر کو رنگ زلی است (حکیم زلالی) من کیستم آن ذرہ
 خورشید نظیرم و بر طرف کدفتہ کند غنچہ تیرم و (ملا مفید بلخی) ہر کہ دارد دہوش از جا
 می رود همچون نشان بگوشن و اگر مصرع برجستہ تیر ترا بگوشن کند کہ اسم جادو فارسی
 زبان است بہ ہمہ معانی و شک نیست بمعنی ہنم و نوزدہم مخفف تیرہ و تیرنہ۔ صاحب محیط
 ذکر تیرنگ و نسبت شکوئہ خرماکہ معنی چار و ہفتم تیر نوشتہ ماہر (بہار درخت خرماکہ نقلش
 کردہ ایم۔ و ہر جہ بر شفتین نوشتہ کہ متعلق بمعنی ہفتم است نقلش بر بوتیار گذشت (ارد)
 (۱) تیر۔ بقول اصفیہ مذکور۔ و یکجہ اتہا۔ (۲) ایک فرشتہ کو فارسیوں نے تیر کہا ہے جس کے
 متعلق ماہ تیر کا انتظام ہے۔ مذکور (۳) تیر۔ شمسی مہینوں سے چوتھے مہینہ کا نام۔ مذکور۔

تیر آتش بازی اصطلاح بقول بحیر معنی آصفیه ارو و موثش ایک قسم کی آتش بازی
تیر موئی مؤلف عرض کند کہ این مثل تیر جسے خندنگا یا خندنگ بھی کہتے ہیں۔
می باشد و در یک سر آن باروت چون آتش تیر آخر چکر کافر مقولہ صاحب خزینۃ الاموال
و مہندارست بسوی آسمان رود و مرکب اضافی و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت
است و معاصرین عجم ہم بزبان دارند ہمین مؤلف عرض کند کہ فارسیان سلف این
را تیر موئی ہم خواندند (ارو و) یوئی بچو مقولہ را در شکر تیر اندازان برای تہمت افرا

استعمال می کردند خصوصاً افسران شان بخلاب (۱۱) عیا و مکار و تیر آوری بمعنی مکاری (بجایش
لشکریان می گفتند که) آغاتیر آخر جگر کافرایی می آید (خان آرزو و در چراغ هدایت بر فرستاد
یک تیر آخر زن که جگر کافر تشنگان و از کافر خشم قانع (میر بجای است) تیر آوری اگر در مژده باشد
مقابل مراد بود و پس این مقوله ایست مخصوص کنیز بزنش کفشی و چکمه مرعاجش کنیز (طغرا
میدان جنگ (ار دو) و کنیز مخصوصاً (شخته تیر آوری مگر و دوزی بیرون بغیر و بی
میدان جنگ مین بیست و یک یا یک هاتمه اور بخود گری می برد همچون کمان تیر آوری است و حکیم
کافر کے لئے ایک اور ہاتھ۔ شیطان کے لئے (الملك شہرت) قضا کمان تراہی کہ زہ
ایک ہاتھ اور دشمن کے لئے یک گویا دل افزا بند و بکی ز جملہ تیر آوری بود تقدیر و بخت
اور ترغیب کافر تھا جو پچھلے زمانہ میں افسران عرض کنند کہ معنی لفظی (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی
فوج اپنے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہتے تھے تیر زنندہ و بر ہدف تیر آرزو و معنی اول کنا
تیر آمدن استعمال صاحب آصفی ذکر باشد و تعریف بیان کردہ خان آرزو و غلط است
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند و معاصرین عجم ہم درست ندانند و سندی ہم
کہ معنی حقیقی است یعنی رسیدن تیر بر ہدف۔ بکارش نمی خورد (ار دو) (۱) مکار۔ عیار
ظہیر فاریابی (۵) زان سینه تہی کرد و کجاست ۲ تیر مارنے والا۔
کہ عدو را ہر تیر کہ انداخت ہمہ بر جگر آمد تیر آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
(ار دو) تیر شانہ پر پہنچنا۔ آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
تیر آورد اصطلاح۔ بقول بہار و بحر بمعنی عرض کنند کہ (۱) مراد ف تیر آوردن است

سند آصفی از سلیم طهرانی برای تیر آوری است بمعنی قمر ساق نوشت اشاره صاحب بحر
 عیبی ندارد (۵) می شناسیم او را طرقت شاید بسوی او باشد و ما بعد را بنجا تردیدش
 کافرست و دیده ام ترکان شوش را عجب کرده ایم و این بمعنی حقیقی حاصل بالمصد
 تیر آوریست و مخفی مباد که درین شعر تیر آوری تیر آوردن است یعنی (۱) تیر زنی و (۲)
 بمعنی حقیقی اوست و بمعنی (۳) مکر کردن هم توان بر سبیل کنایه مکاری و عیاری (ار و و)
 گرفت که (تیر آور) بمعنی مکار گشت (ظهوری) و (۱) تیر زنی - نوشت (۲) مکاری - نوشت -
 (۳) قدر انداختن را نامزم و از نگاه تو تیر **تیر آه** اصطلاح بهار و کر این کرده اند
 می آرد و (ار و و) (۱) تیر مار - تیر برسانا معنی سالت بیچاره قوت تعریف ندارد -
 (۲) مکر کنایه مکاری کرنا - **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است
تیر آوری اصطلاح - بقول بحر بمعنی غیایا با صاف تشبیهی که تیر آه - آه باشد تیر و تشبیه
 مکاری و سندش همان شعر اول است که بر تیر آه آمده (میرزا عبد الغنی قبول) (۳) بخیرت
 آوردن از سلیم طهرانی گذشت می فرماید که بعضی از تیر آهم با گر بود و لبر من تیراهی و (حافظ
 اغره تیر آوری بمعنی قمر ساقی فهمیده اند - تیر (۳) تیر آه مار که دون بگذرد جان عزیز و
 بتاریکی زده اند - وارسته نمربانش (طغرا) رحم کن بر جان خود پیر کن از تیر ما (ظهوری
 (۳) شخه از تیر آوری بیانی بر در خانه را (چو) (۳) در نبرد بی سلاحان بیچس را صفت
 از خانه رود در خانه دیگر نهد **مؤلف** عرض کرد تیر آهم چرخ را ترسم ز جوشن بگذرد و مخفی مباد
 کند که تیر آور را خان آرد و در چراغ هدایت که تیر آه که در مصرع دوم قبول است بجای خود

می آید (۱۰ و ۹) تیر آه - ترکیب فارسی - اردو
 میں مستعمل ہے - صاحب امیر اللغات نے آہ کے
 از ہمین معنی دوم است مثل

ذیل میں تشبیہ تیر کا ذکر کیا ہے (ذوق ۵) (دب) تیر از کمان گذشت

دل بدخواہ میں ہمارا یا چشم بدبین میں
 پر ذوق تیر آہ اگر مارا تو کیا مارا

(الف) تیر از کمان بیرون جستن
 رفت کہ فارسیان بحق کسی زنند کہ در کاری غفلت
 کرده نقصان برداشته باشند می گویند کہ آغاها

استلما می - بقول بہار (۱۱) بمعنی حقیقی است
 بعض از معاصرین بہ ہمین معنی (تیر از کمان

(صائب ۵) طالب حق را چو تیری کز کمان بیرون
 ہم گویند (اردو ۱) الف (۱)

جہد ۵) ہیچکے آرام تا منزل نمی باید گرفت
 تیر چلنا (۲) موقع ہاتھ سے نکل جانا (دب)

مؤلف عرض کند کہ در مصدر مرکب بالاستعمال
 و کن میں کہتے ہیں ۱۱ موقع ہاتھ سے نکل گیا

جہیدن است نہ جستن عینی ندارد کہ ہر دو مرکب
 ۱۱ جو ہوتا تھا ہو گیا - تیر اس فارسی مثل کا استعمال

یکہ گیر است کہ بجایش می آید فارسیان این مصدر
 بھی و کن میں ہے -

(الف) تیر ازہ بقول تاسری بر وزن شیر ازہ بمعنی قوس قزح می فرماید کہ در قوس قزح

و قزح چندین لغت مختلف ویدہ شد صاحب انند نقل این برداشته و صاحب مؤید

ہم این را آورده خان آرنہ و در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این را اسم
 جامد فارسی زبان دانیم و مبدل

(دب) تیر ازہ کہ بہ زای فارسی بہ ہمین معنی است چنانکہ ژند و زند و صاحبان

برهان و جامع و جهانگیری و رشیدی و سروری و گرایین کرده اند (ار و و) قوس قزح
- و یکپو اغنیسون -

<p>تیر است اصطلاح - بقول برهان و جامع کبیر اول و خفای همزه بر وزن بیست برهان پهلوی عدد سیصد را گویند و بعضی ثلث ماته و کجوا که گویند که عدد که عشره و عدد صد که ماته باشد نوشته و بخذف همزه هم درست است - صاحب جهانگیری بجوابه فرمینگ منظوم یعنی عدد سه صد آورده (۵) تمام باشد بزرگ و توف صلا باشد تیر است اسم سه صد را پادشاه رشیدی همزانش (فردوسی ۵) بر آورده یکسر رنگ رخام</p>	<p>است نه سه صد زیرا که سه صد الی نهصد بترتیب متداول و متعارف است و در تا تبدیل می یابند هم در پاری و هم در ترکی و اینکه (تیر است) خوانده اند را و او مصحف شده و (تولیت) بمعنی (دولیت) بوده و مشتبه شده درازی و پهنایش دولیت گام باشد سیصد نباشد شعر صاحب فرینگ منظومه مقبر و معروف نیست شاید گفته است (هرت تیر است) نام دو صد را می فرماید که در کتب معتبره و لغات فرس هنوز این لغت را باین معنی نیافته ام و الله اعلم خان آرزو در سراج ذکر این کرده گویند که در شعر فرینگ منظومه و در صورت فتح اول بیت از وزن می افتد</p>
--	---

مگر به تکلف پس صحیح آنست که در سروری و دوستی (دوست) در بادوی النظر اسم جامد دانیم که آن
 یعنی بدون الف مؤلف عرض کند که برای صداین برای دو صد است ولیکن از
 سبحان الله چه خوش تحقیق است از بحث دوست واضح است که مرکب است از دو
 فضول نفس تحقیق لغت را با لای طاق نهاده و لیست و اصل آن (دوست) به فتح سین مجهل
 اگر الف (تیر است) را درین قائم داریم در بود و بمعنی تحقیقی یعنی ترجمه آشنین و ست
 وزن شعر فرنگ منظوم هرگز نقصانی نباشد بمعنی صد که لغت قدیم زبان فارسی است
 و در بعضی نسخ سروری هم با الف مذکور شد متاخرین خصوصاً عربانی که در فارس سکونت
 اگر بی الف گیریم می توانیم مخففتش گوئیم یا و زیدند سین مجهل را به صاد بدل کردند چنانکه
 (تیر است) را فرید علیه (تیر است) و بجای که سدا را که بمعنی آواز بود سدا کردند و فوقانی
 محقق فارس اعنی صاحب ناصری کرده بدتر را بدال مجهل چنانکه زرتشت و زردشت و
 ازین است که در معنی لفظ هم اصلاح می کند توت و تود و تنبور و دنبور و برای
 و در شعر فرنگ منظوم هم - ما باعتبار صاحب سهولت در لفظ یک تحماتی معروف در میان
 جامع که محقق زبان خود است و کلام فردوسی و دوست داخل کردند مجموعه این (دوست)
 این را صحیح دانیم و هم مخفف این یعنی صاحب شد این است حقیقت (دوست) بمعنی دوست
 جامع (تیر است) را بخذف الف هم به همین که عرض شد و همین قسم ترکیب در (تیر است)
 معنی آورده است کلماتی از علمای معاصرین یا (تیر است) هم یافته می شود که ست همان صد
 محم چه خوش گوید که اگر چه (تیر است) را مثل که تحقیقتش بالاند کور شد و تیر در لغات قدیم

فارسی مفرس از تین سنسکرت است برای عدد که از شصت قضا افتاده است و کمال اصفهانی
 سه که نون را به رای همله بدل کردند چنانکه **تیر** (لطفی کن و تیری و گرم سوسی دل انداز و)
 و تار و کتون و کتور و امثال آن و سیزدهم **تیر** کان تیر خشتین که زدی بر جگر افتاد و (سالک
 فارسیان قدیم تیر ایامی معروف می گفتند قزوینی) تا زان شره با تیر به بندی به نشانه
 چنانکه در کتب برای این تیر ایامی مجهول است و با قدمه جاتیز گاه است دو کمانه و مؤلف
 متأخرین فارسی زبان همین تیر را بخذف الف عرض کنند که موافق قیاس است صاحب بحرین
 آخر تیر کردند چنانکه بر معنی چهارم لغت تیر گشت **تیر** لازم تیر افتاد و بر معنی مجازش هم گفته که می آید
 پس معنی لفظی (تیر است) سه صداست و در (ار و و) تیر گناه و کیهو تیر افکندن به اس که
 (تیر است) الف زائد خان آرت و رازین تمام لازمی معنون پر شامل است
 حقیقت خبری نیست و آنچه بر صحت (تیر است) **تیر افکندن** مصدر اصطلاحی بقول برهان
 خامه فرسائی کرده است بعالم بخبری است این و جامع و رشیدی دانای از دعای بکر و
 است حقیقت این لغت مرکب بقائل اندین و (۲) طعنه زدن صاحب بحرین که هر دو معنی
 صورت (تیر است) اصل باشد و (تیر است) بالا گوید که (تیر افتاد و) لازم این است
 بزیادت الف فرید علیّه آن (ار و و) **تیر** (صائب) اگر خضر تیری بتاریکی افکند از و
تیر افتاد و استعمال بقول بهار لازم تیر مرو و چنانکه می بخشید عمر جاویدان پیدا است
 افکندن بر چیری (صائب) نیست خبر تیر کیست (لطامی) تیر سفین که هدف
 که بر ما خاکساران خورده است و بر زمین تیرای تست و مفرغه کم وزن فرس پای

بهار (تیر افکندن بر چیزی) را ذکر کرده - حسب بمن ز ترکش مرگان نشانه داد و می فرماید که
 ناصری در ملحقات (تیر افکندن) را آورده - چون خواهند که شهری را غارت کنند نشان حکم
 خان آرزو در ملحقات هم ذکر این هر دو معنی تاج - تیر سیر و ارفع و دهند (آقاری می شاو می
 کرده مؤلف عرض کند که (۳) بمعنی حقیقی (۴) چشم او در ملک جانها حاکم فرمان روا
 است و معنی اول و دوم مجاز آن مخفی مباد و قتل عام شهر را تیری ز مرگان می دید و هم
 که در اسناد بالا استعمال افکندن است عیبی اومی فرماید که چون از کسی چیزی می طلبند بر آن
 نثار و گوهر ارف افکندن باشد (ار دو) نشان تیر فرستند (قدسی ۵) گلش در خنک
 بدو عا کرنا (۲) طعنه مارنا (۳) تیر مارنا - تیری و واند و که باج از لعل پیکانی ستاند و
 تیر امان و ادون | مصدر اصطلاحی - مؤلف عرض کند که حاطب اللیل با از
 بهار گوید که سلاطین چون کسی را امان دهند موضوع خود خبر نداد و هر چه بدش می آید
 و خواهند که مزاحمتی از لشکریان با و نرسد می نگار و مارا درینجا از (تیر امان و ادون)
 تیری که نام پادشاه بر آن نقش کرده باشند کار است سند سیجی از برای آن کافیت
 از جعبه خاص با و دهند و این نشان امان باشد و پس و سند آصفی و آقاری برای (تیر بین)
 صاحب اند نقل نگارش (سیجی ۵) چو است که می آید و سند قدسی برای (تیر و واندن)
 مرگانش بقتل عام شاد است و از آن تیر که بجایش مذکور شود (ار دو) تیر امان حواله
 امان کس را ندادا است و (آصفی ۵) کرنا - وینا -
 چشم تراز شکر مرگان شدم اسیر و تیری (الف) تیر انداختن | مصدر اصطلاحی

(ب) تیر انداز صاحب بحر ذکر الف کرده گوئی آید (ار و و) (الف) و کمیو تیر افکندن
 گوید که مراد ف تیر افکندن است بهر سه معنی که تینون معنی اب (تیر انداز تیر چلانے والا
 بهار همین را (تیر انداختن بر چیزی) نوشته تیراه بقول احمات برهان بر وزن بیره (ا) پزند
 (شیخ شیراز) چو تیر انداختی بر روی دشمن ایست سبز رنگ که پراورند و در دوزی
 و حذر کن کاندرا آماجش نشستی بزم او و کر بکار میزند و او را سبزک هم گویند صاحب
 ب کرده گوید که ترجمه رومی است (البوطا) مؤید مطبوعه بکر معنی بالا گوید که این جانور
 حکیم (خ) خدنگ طعنه و ایم سوی تیر انداز بغایت سرخ و باموج بود و در نسخه های
 برگرد و کسی را قدر مشکل گر نخواهی کم بهای علی رنگ آن بغایت سبزه است مؤلف
 گروی مؤلف عرض کند که الف بمعنی عرض کند که صاحب محیط بر سبزک اشاره علیه
 حقیقی و دیگر و معانی مجازی است که صراحت کند و علیه را ترک کرده صاحب برهان
 بر تیر افکندن گذشت و ب اسم فاعل تیری بر سبزک می فرماید که پنده ایست که او را عکس
 و مصدر او تیر اندازیدن است تیر می گویند و مرغ سبز رنگ برخی آمیخته و
 انداختن آنان که انداز را امر حاضر تاجی هم دارد که عبری شتر آق نامند صاحب
 انداختن و انداختن کنند بلکه انداز امر حاضر محیط بر عتقی گوید که بپندی تهر و این از طویر
 و انداز و مضارع اندازیدن است حیث معروف و گوشت آن گرم و خشک در اول
 است که مصدر اندازیدن بجایش ترک خورون آن مولد کیوس رومی و تقوی خا
 شد تکمیل معنی الف بر (تیر بپزند) می شود (الخ) مؤلف عرض کند که بعضی از معانی

عجم گویند که محققین بالاد و متعرف این تسامح جس کے سبز پر و ن کو زرد و وزی کے کام میں
کرده اند فارسیان تیراه (۲) مگر نما جانو استعمال کرتے ہیں۔ مذکر۔

را نامند کہ از مگر کلان تر باشد و در پرین **تیر یا ختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
آوازی مثل زنبور کند کہ مشابہ آہ باشد و این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

و فتنه از بالا بر آید و از زیر به بالا رود کہ از سندش (تیر بازیدن) پیداست و بازیدن
همچون تیر و اکثر در چوب سوراخ کند و در بندہ بعضی بازی کردن و در از کردن بجایش گذشت
آن را بھونرا گویند رنگش سیاه مائل بہ سبزی (ابو المعانی رازی ۵) راست گوئی کہ برو

و بعضی از اقسام این پرہای رنگاری دارد و عشق ہمین باز و تیرہ کہ فروشنده رودان
کہ دشکاران آن را بکار زرد و وزی استعمال براو عاشق و ارباب ازین سند معنی تیر بازیدن

می کنند و در و کن آن را زیرنگی نام است بازی کردن با تیر پیداست و این را میگوید
و صاحب محیط از زیرنگی و بھونرہ ہر دو ساکت با تیر یا ختن نیست بلکہ تیر بازیدن مصدقست

و تحقیق نشد کہ در دیگر السنہ نام او چیست بمعنی حقیقی (اردو) ناقابل ترجمہ۔

ہمین است تیر آہ فارسی فک اضافت تیر **تیر باران** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مراد

(اردو) دانایک پرند جس کو بقول صاحب تیر بارش۔ بہت تیر ہای بسیار کہ از گمان سر

محیط ہندی میں بھو کہتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) ایک واوہ باشند (میرزا رضی دانش ۵) تیر باران

زنبور مثل بھونرہ کے ایک سبز رنگ کا سپاہ فتنہ طوفان می کند و از حصار گروش

زنبور جس کو کن میں زیرنگی کہتے ہیں۔ پیمانہ سر بیرون مکن و مؤلف عرض کند کہ

<p>قلب اضافت باران تیر است و کثرت تیر انداز می (اردو) تیر باران فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں (تیرون کی بارش) مؤنث - تیر باران سحر اصطلاح - بقول بحر و ملحقات اور اگر حصار ہو (اردو) تیر و نکی بارش ہو</p>	<p>حاصل بالمصدر تیر باریدن کہ می آید و مراد تیر بارانی (ارادت خان واضح) دریاب حال او کہ بجز درگ تو نیست و از تیر بارش فلک اور اگر حصار ہو (اردو) تیر و نکی بارش ہو</p>
<p>برہان و مؤید (۱) کنایہ از آہ سحر گاہی و (۲) بمعنی گریہ سحر مؤلف عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اقول حیف است کہ نہ استعمال پیش شد قیاس می خواهد کہ کثرت آہ سحر باشد و کثرت گریہ اگر نہ استعمال پیش می شد تصفیہ این می کردیم (اردو) (۱) و یکھو آہ سحر گاہی (۲) صبح کا گریہ - مذکر -</p>	<p>تیر باریدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سندش متعلق از تیر باران است و تیر باران بجایش گذشت این مصدیت مستعمل و تیر بارش و تیر باران و تیر بارانی ہر سه حاصل بالمصدر ہمین مصدر باشد</p>
<p>تیر بارانی اصطلاح - ظہوری استعمال این معنی حاصل بالمصدر تیر باریدن کرده مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس یعنی کثرت تیر اندازی (۵) زکشت راحتم پروردگی است بجز پیش تیر بارانی متناسط ہو (اردو) تیر اندازی کی کثرت ہو تیر بارش اصطلاح - بقول بحر و بہار و انند مرادف تیر باران مؤلف عرض کند کہ</p>	<p>(اردو) تیر بارانی اصطلاح - بقول بحر تیر بازومی چرخ اصطلاح - بقول بحر برہان بمعنی عطار و مؤلف عرض کند کہ تیر چرخ بہمین معنی می آید و استعمالش بہ اضافہ لفظ بازو قابل نظر کہ از منظر مانگدشت مشاق سند استعمال می باشیم (اردو) عطار و مذکر ستارہ معروف و یکھو اختر حوزہ</p>

<p>تیر بالا اصطلاح بقول انند مراد ف تیرقا^{مست} بلا تصدیق است یعنی کار بجان و پندار کردن</p>	<p>تیر بالا اصطلاح بقول انند مراد ف تیرقا^{مست} بلا تصدیق است یعنی کار بجان و پندار کردن</p>
<p>بجوال منظر العجائب گوید که از اسمای محبوب و از همین قبیل است</p>	<p>بجوال منظر العجائب گوید که از اسمای محبوب و از همین قبیل است</p>
<p>است مؤلف عرض کند که باضافت معنی (ج) تیر تار یکی انگیندن بقول بحر معنی کار</p>	<p>است مؤلف عرض کند که باضافت معنی (ج) تیر تار یکی انگیندن بقول بحر معنی کار</p>
<p>تیر بلند و کنایه باشد از قامت محبوب و بدون (د) تیر تار یکی انداختن به بجان کردن</p>	<p>تیر بلند و کنایه باشد از قامت محبوب و بدون (د) تیر تار یکی انداختن به بجان کردن</p>
<p>اضافت کنایه از محبوب خلاف قیاس نیست (ه) تیر تار یکی زدن به بار و کرج</p>	<p>اضافت کنایه از محبوب خلاف قیاس نیست (ه) تیر تار یکی زدن به بار و کرج</p>
<p>ولیکن استعمال این از نظر مانگداشت و معاینه کرده (و) (ملاطایه یعنی ه) کس درین شهرها</p>	<p>ولیکن استعمال این از نظر مانگداشت و معاینه کرده (و) (ملاطایه یعنی ه) کس درین شهرها</p>
<p>عجم بر زبان ندارند (ار و و) محبوب نکر نمی یابد نشان از شومنی و آسمان تیری بتاریکی</p>	<p>عجم بر زبان ندارند (ار و و) محبوب نکر نمی یابد نشان از شومنی و آسمان تیری بتاریکی</p>
<p>(الف) تیر تار یک انداختن مرصد فکندست از شهاب و (حکیم زلالی ه)</p>	<p>(الف) تیر تار یک انداختن مرصد فکندست از شهاب و (حکیم زلالی ه)</p>
<p>(ب) تیر تار یکیدن انداختن اصطلاحی جواب آمد که عکست چشم زد و شد و زدی تیر</p>	<p>(ب) تیر تار یکیدن انداختن اصطلاحی جواب آمد که عکست چشم زد و شد و زدی تیر</p>
<p>صاحب آصفی ذکر الف کرده گوید که از قبیل بتاریکی که روشد و مامی گوئیم که از ب تا ه</p>	<p>صاحب آصفی ذکر الف کرده گوید که از قبیل بتاریکی که روشد و مامی گوئیم که از ب تا ه</p>
<p>مشت بتاریکی زدن و سندی که پیش کرده هر یکی مراد ف یکدیگر است و کنایه ایست</p>	<p>مشت بتاریکی زدن و سندی که پیش کرده هر یکی مراد ف یکدیگر است و کنایه ایست</p>
<p>ب راست (طغرای مشهدی ه) شب موافق قیاس و معنی این قریب بکار بی فائده</p>	<p>ب راست (طغرای مشهدی ه) شب موافق قیاس و معنی این قریب بکار بی فائده</p>
<p>خندنگ ناله بر آسمان انداختم بپبی نشان تیری کردن که تیر در تاریکی زدن همین نتیجه پیدا</p>	<p>خندنگ ناله بر آسمان انداختم بپبی نشان تیری کردن که تیر در تاریکی زدن همین نتیجه پیدا</p>
<p>به آن تار یکیدن انداختم و مؤلف عرض کند می کند که بر نشانه نیاید (ار و و) اندیری</p>	<p>به آن تار یکیدن انداختم و مؤلف عرض کند می کند که بر نشانه نیاید (ار و و) اندیری</p>
<p>که کم سواد می صاحب آصفی است که از سندی تیر چلایان و کن کا محاوره ه آنگه</p>	<p>که کم سواد می صاحب آصفی است که از سندی تیر چلایان و کن کا محاوره ه آنگه</p>
<p>ب الف راقم کرده که خلاف زبان هم می بند کر کے کام کرنا بهی کتے پن به انگل</p>	<p>ب الف راقم کرده که خلاف زبان هم می بند کر کے کام کرنا بهی کتے پن به انگل</p>
<p>بهار ذکر الف کرده گوید که کنایه از تصور پر کام کرنا بهی مستعمل ہے</p>	<p>بهار ذکر الف کرده گوید که کنایه از تصور پر کام کرنا بهی مستعمل ہے</p>

تیر چکر آمدن

مصدر اصطلاحی صاحب تیر چلانا۔

آصفی ذکر تیر آمدن کرده از معنی ساکت و سست
از طیر فارابی همان کہ بجایش گذشت مؤلف
عرض کند کہ رسیدن تیر بر دلف جگر یعنی حقیقی
است و بس (اردو) تیر چکر پر لگنا۔

تیر چکران نہادون

مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر و بہار وانند ہتیا کردن تیر برای انداختن
بر کسی (میر غفری) بشرق و غرب اگر دشمنی
بود بمثل بچہ کہ در عداوت تو تیر بر بندہ بچکان
عجب نباشد اگر باز پس رود تیرش بکند زنا
از سوار تیر او بچکان بچہ مؤلف عرض کند کہ
در وقت اسپ (بوقت پویہ تیر بر کشادہ آمادہ شدن برای تیر اندازی است) (اردو)

تیر بر کشادہ استعمال

و وارستہ با غلاف تیر از چکان بستہ (محمد قلی سلیم)
در وقت اسپ (بوقت پویہ تیر بر کشادہ آمادہ شدن برای تیر اندازی است) (اردو)
بکند چون جمع خود را گرد و باو است بچہ مؤلف

تیر بستن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

عرض کند کہ باضافت توصیفی است و مخفف

تیر بر کشادون

کہ یعنی تیر زدن است کہ از سندش مصدر (تیر بندیدن بہ نشانہ) پیدا

این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
صاحب آصفی ہمین را بر کشودن نوشتہ و سست (ساکت قزوینی) تا زان مثرہ یا تیر بندہ
ہم بتائید ماست (ازرقی ہروی) اگر بہ نشانہ بواقف ہمہ جا تیر نگاہست دو گمانہ بچہ
عدوی تو از شست بر کشاید تیر بچہ بروید مخفی مباد کہ بستن و بندیدن مراد یکدیگر است
ملک اندر زہ کمان سوار بچہ (اردو) الف و معنی مصدر بیان کردہ تا آمادہ شدن بچہ
کمان سے چھوٹا ہوا۔ چلا ہوا تیر۔ مذکر (ب) تیر اندازی است (اردو) تیر اندازی پر آمادہ ہونا

تیرنگ آمدن

مصدر اصطلاحی حب و بکیر ران رنگیر و خلال دان و امثال آن
 فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید که بیا ویند و رنگهارا بدان بند کنند صاحب جهانبانی
 نومید و ناکام شدن و بی بهره ماندن است از مولانا کاتبی سند آورده (۵) بر تیرنگ
 از آرزوی خود (منه ۵) تیری زدش ز تو خورشید فی المثل بزرنگی است صد هزار
 آه بر دل بآند ز قضا بسنگ تیرم مؤلف زمانه در و چون رنگ پرخان آرزو در سراج
 عرض کند که موافق قیاس است (اردو) هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که از قبیل
 ناکام مونا - ناکام مونا -

تیرنگی دادن

مصدر اصطلاحی حب و بکیر ران می آورند اسم فاعل تیرنگی است -
 بحر بذیل این نقل همان عبارت بهار کرده (اردو) ده کمر بند جس کو اہل عجم ششم شتر سے
 کہ بر تیرامان دادن گذشت و نقل اسنادش بناتے ہیں اور سامان ضروری متعلق بہ کمر اس
 ہم مؤلف عرض کند که ما خیال خود را ہمہ تنجا میں لٹکاتے ہیں - ذکر -

ظاہر کرده ایم (اردو) و کیو تیرامان دادن
تیرنگ اصطلاح - بقول برهان و جامع و اندک جوالہ فرنگ فرنگ (اما گلولہ بند و ق

سروری و رشیدی و ناصری و وارسته و توپ را گویند می فرماید که بحث این در لفظ
 و بهار بابی ابجد بر وزن رشید کمری که از تیر گذشت مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
 چند رشتہ ششم شتر بافته و ساخته باشند و آن است و موافق قیاس معاصرین عجم (۲) آن گز
 را شاطران در بالای قنطورہ بر میان بریند آہنی یا چوبی را ہم گویند کہ بانال بند و ق در

جنس آن باشد تا بروت و گلوله را که در نال نقل صراحتی که بہا کرده از سالک قزوینی
 بندوق اندازند و بوسیدہ آن سخت کنند و نیز آرد (۵) سازد زمانہ بوتہ تیر ملائش
 ہمین تیر و صفائی نال بندوق ہم کاری خود گرم مرغ یا بیضہ فولامی رود و با موی
 (اردو) را با بندوق کی گولی بوتہ اور توپ عرض کند کہ لغت زیر بحث باضافت و
 کا گولہ دیگر (۲) بندوق کا گولہ دیگر۔
 تیر بوتہ اصطلاح بقول بحرانی اضافت ہما کہ از ان نقش بوتہ شود (اردو) وہ تیر جس
 است کہ تیر اندازان باند ختن تیر یا بہ نشان سے فن تیر اندازی میں نشانہ پر نقش و نگار
 تیر صورت بوتہ سازند و بوتہ در اینجا عبارت کرتے ہیں یعنی کبھی چھوٹا سادہ درخت اور کبھی
 از درخت خود است۔ بہار گوید کہ بتقدیم جانور و ان کی صورت قائم کرتے ہیں جس طرح
 موحدہ و واو مجہول نوعی از صنائع کہ تیر اندازان ایک کاغذ پر سوئی کے سوراخوں سے تصویر
 کامل بر آماج بہ تیر مانی کہ از کمان افکندہ باشند بنائی جاتی ہے اسی طرح بے در پے تیر مار کر
 گولہا و جانوران نقش کنند (طایر و حید اس کی نوک سے نشانہ پر تصویر قائم کی جاتی ہے
 (۵) بی تو فرم سوئی گلشن خلعتہ را پیش کرد اور یہ فن تیر اندازی اور نشانہ بازی کا
 پڑا ہوا تیر بوتہ شاخ گل و لم را ریش کر دیا انتہائے کمال ہے۔
 خان آرزو در چراغ ہدایت بند ہمین شعر تیر بیند از بند مقولہ صاحب رہنما بحوالہ
 وحید می فرماید کہ تیر معروف و بوتہ بیابی خود سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ
 و واو مجہول و فوقانی مفتوح نوعی از تیر و بہ گوید کہ بمعنی گلولہ تفنگ زندہ مستعمل است

مؤلف عرض کند که ازینکه تیر یعنی گلوله پرتاب
 گذشت معاصرین عجم گویا استعمال مصدر (تیر) بجایش گذشت و با حقیقتش را بیان کرده ایم
 اندازیدن) یعنی گلوله زدن هم کرده اند که موا
 قیاس است (ار دو) گولی چنانین -
الف) تیر پرتاب اصطلاح - بقول بحر و نظر تیر اندازند و را نجا نیر سید بر نشانه رسیدن
 (۱) قسمی از تیر که بکار دور اندازی آید و نشانه خارج از اختیار است و صفت دور انداز که
 نیرسد و آن را بمشق و قوت حاصل می شود تیر اندازان
(ب) تیر پرتابی نیز گویند و معنی (۲) چون در لشکر عدد و کی بسیار دور باشد تیر پرتابی
 تیر پرتابی هم بسیار ذکر هر دو کرده (سلاک نیز) اندازند و صرف با کار کند اگر چه بکار نشانه
الف) چه تیر است آنکه هرگز یک خد نکم نازک نمی خورد (ار دو) الف اورب (۱)
 بر نشان نامد و دعای در و مندان تیر پرتابی
 پنداری (خواجہ شیراز) ببال و پرو نام ہے جو بہت دور جاتے ہے۔ ذکر (۲) ہوا
 از رہ کہ تیر پرتابی ہو اگر وقت زمانی ولی مؤنت - دیکھو تیر آتش بازی -
تیر پرتابی (طالب آملی) کہو تر فلک تیر پرتابی و اختش استعمال - صاحب آصفی
 از ہم تیر پرتابی چو سایہ آمد و بر خاک ریگذار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
 افتاد و و ارستہ ذکر الف کرده مؤلف کند کہ معنی آمادہ بہ تیر اندازی شدن است
 عرض کند کہ الف مرکب اضافی است و چنانکہ از سندش پیدا است (نظامی)

سواران ہمہ تیر پر داختہ ہو گئی تیر و گے تر کش نہ رہی ہو۔ مذکر۔

افداختہ ہو (ار و و) تیر افگنی میں مشغول رہنا **تیر پر کشاد** اصطلاح۔ بقول بحر باضافت
آبادہ تیر افگنی ہونا۔

تیر پر کش اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بضم با طائر مخفف تیر پر کشادہ همچون طائر پر کشادہ

فارسی و فتح کاف تازی تیر تمام کشیدہ (میرزا کہ در پر واز باشد وازینکہ در آخر تیر پر با ہم
ہمت ابن عم ملک حمزہ ہمت سے) چہ گویم می باشد این کنایہ است لطیف و لیکن دیگر محققین

پیش دل بی مہری رسوای آن گل را بنگاہ
شوخ او پر کش زند تیر تغافل را پڑ مولف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است ازین کہ پر ہا

در آخر تیر می باشد صفت پر کش اشارہ این
می کند کہ تیر افگن آن را چنان در کمان کشید کہ

تا پر پایش رسید و از سند بالا مصدر (تیر پر کش
زندن) بمعنی زور تمام تر کشیدن تیر پید است

و استعمال مجر و تیر پر کش از منظر مانگداشت و ہر دو
محققین بالا این را با ستنا و ہمین یک سند قائم تیر نہایت زور سے چلانا۔ اور انتہائی وجہ

کہ وہ اند (ار و و) وہ تیر جس کو تیر انداز نے کمان کشش کا استعمال کرنا۔

میں اس طرح کہینچا ہو کہ کشش کی اور گنجائش کی تیر تا بد اس اصطلاح۔ بقول بحر کہ تلف

عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین ذکر این نکرده اند کہ بر و پیکان او درست باشد۔ بہار صراحت
ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند قسمی از تیر فرید کند کہ مخفف تیر تمام است مؤلف
است کہ درست نباشد بعض تیر اندازان عرض کند کہ بمعنی تیر کامل کہ پیکان ہم وارو و
گویند کہ چون تیر افکنان استاد تیر کج را بقاعدہ بی پیکان نباشد (منطامی سے) گمان رازی
خود می زنند داخل سگانی بر نشانی قیاسی فرود برزد از چرم خام و پشت اندر آور و یک
می آید بر دشمن مقابل کہ در قلعه باشد داخل تیر نام (اردو) فارسیوں نے تیر نام اُس
فصیل (اردو) تیر تابداری بقاعدہ فارسی تیر کو کہا ہے جس پر پیکان لگا ہوا ہو۔ مذکر۔
اُس تیر کو کہہ سکتے ہیں جو کج ہو۔ اور یہ اقسام تیر تیر تہاج اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و
سے ایک تیر ہے۔ مذکر۔

انند۔ بہر و فوقانی و میم و جیم تازی تیری
تیر تارکش اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ کہ خمیران بہ آن تنگ سازند مؤلف عرض
مسفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار تیر و تارچنگ کند کہ تہاج بجای خودش گذشت۔ مرکب
را گویند کہ بران تار موہامی باشند و بوسیلہ اضافی است (اردو) خمیر کو مثل چپاتی کے
آن سازنگ را نوازند مؤلف گوید کہ این پیدا کرنے کا تیر۔ مذکر۔

را گز و تار او گز تارکش ہم نامند و ازین تیر تارکش اصطلاح۔ بقول بہار و جامع
کہ درین تیر و طولش تار ہا باشد بدین اسم و بحر تیر معلوم بفتح تائی قرشت و سکون خاک
موسوم شد (اردو) سازنگی کا گز۔ مذکر۔ بی نقطہ (ا) تیر موہامی و آتش بازی را گویند
تیر نام اصطلاح۔ بقول بہار و بحر تیری صاحب بحر صراحت فرید کند کہ بقول بعض

را نام است که در جنگهای هند مرسوم است و است که در بدل و مبدل منداضافت نباشد
 آن آهنی باشد محجوف که از باروت پر کرده آتش و اگر بدون اضافت خوانیم وزن شعر درست
 بران زنند و جانب خصم بپا اندازند (میرزا علی) نمی شود قاتل باقی حال معنی دوم چیری نیست
 وحید (۱) تو گوئی پوشیده تر تخشش بلند و اگر گریست و محض پیدا کرده بهار است بلا سند مخفی بهار
 این ریشه در خاک بند و (صائب) که تخشش معنی بالاء و هم معنی تیر آتش بازی بجایش
 اشارت نیست با چنین جبین هم قانعیم و تیر تخشش از گذشت یعنی تیری که در آن باروت باشد و
 کمان ابروان مار ابر است و بهار گوید که (۲) صرحتش بر (تیر آتش بازی) کرده ایم و همان
 نوعی از کمان که تیر از آن به تعبیه اندازند (ملا) است تیر موئی معاصرین عجم گویند که همین است
 عبدالله هاتفی (۳) ز هر سود و انداز پنداره و معنی این (از دو) و یک تیر آتش بازی بند
 بگردان رسان که تیر از کمانهای تخش و هم او که تیر تراز و شدن مصدر اصطلاحی بگوید
 معنی اول کند بجواله برهان صاحبان ناصری و فدا بجز معنی گذاره شدن تیر مؤلف عرض کند
 بر معنی اول قانع و خان آرزو در سراج هم بر معنی که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم استعمال این از
 اول قناعت فرموده مؤلف عرض کند که به نظر ناگزشت و بر زبان معاصرین عجم هم نیست
 از سند ملا هاتفی معنی دوم پیدا کرده و او ذکر کمان و محققین زبان دان و اهل زبان هم ذکر این
 تخش (بترکیب اضافی کرده که کمان تیر موئی) کردند و معنی بیان کرده بجز هم ناصاف. ملا
 با کمان تیرش فرقی دارد و بهار کمان را بدل را چیری ندانیم (از دو) ناقابل ترجمه.
 تخش و آن تیر اندک اضافت مانع این خیال تیر تظلم اصطلاح بقول برهان و جامع

ورشیدی و بحر و بهار و (چهار) نگیری در خاتم و سر قاجار هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که
 و مؤید کنایه از آه مظلومان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و کنایه (ار دو) توپ
 مرکب اضافی است و موافق قیاس اگر چه سزاوارست اما کما گویا مذکور -

پیش نشد و لیکن با اعتماد صاحب جامع که محقق زبان
 خواست و نیز لفظ معنی ترکیبی این را درست تیری که خمیر نان را به آن تنک سازند مؤلف
 دانیم (ار دو) مظلومون کی آه - مؤلف -
 عرض کند که تیماج بالکسرو یای معروف و حمیم

تیر تنک اصطلاح - بقول بهار و بحر معنی عربی چرم بود که آن را بلغار و اویم نیز خوانند

گلوه تفنگ (خان آرزو) بیک نگاه تو آتش گویند که این لغت ترکی است و بهار عجم و مؤید
 قدیمند جاه و شراره تیر تفنگ است شیر آن را بحیم فارسی آورده صاحب مؤید این لغت

قالی را و صاحب رهنما هم بحواله سفرنامه ناصر الدین مرکب را هم بحیم فارسی آخر نوشته تحقیقش
 شاه قاجار ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بجای خودش بیان کنیم در اینجا همین قدر کافی

مرکب اضافی است و از نیکه گلوه تفنگ هم مثل که مرکب اضافی است بمعنی تیری که بوسیله آن
 تیر است می رود بدین اسم موسوم کرده اند که کنایه خمیر را پهن کنند مثل چرم و کاغذ (ار دو)

باشد (ار دو) بندوق کی گولی - مؤلف -
تیر توپ اصطلاح - صاحب اند ذکر این تیار مویته هین - مذکور -
 و تیر بندوق کرده گوید که بمعنی گلوه توپ باشد

صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه **تیر حمیدین** اصنافی ذکر کرده و کرده از معنی است
 صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه

مؤلف عرض کند که هر دو مرادف یکدیگر است آن را پیر از باروت کرده آتش زنند و بجا
 بعضی روان شدن تیر از کمان (لهوری ۵) دشمن سردهند و آن در هندوستان متعارف
 از کمانش نه جسته تیر خطا و قبضه از دست او است و بهندی بان گویند صاحب جهای
 گرفته قضا و (جمال اصفهانی ۵) نگارین بر معنی دوم قانع (لهوری ۵) بهنجیق
 ز برین می چنان بجهد که تیر وقت کشاد اندرون کشکنجهر و نه تیر خرج نه سامان برشد
 از بر کمان بجهد (اردو) تیر کمان سے بویق و صاحب رشیدی بذكر معنی دوم
 می فرماید که بقول بعض (۳) چرخ کمان سخت
تیر چار پر اصطلاح - بقول بهار نوعی از تیر چرخ تیری که از ان کمان اندازند صاحب
 تیر که چار پر دارد (ابوطالب کلیم ۵) جواب بذكر هر سه معنی کرده و صاحب ناصری معنی
 نامه کلیم از شگرتی خواهد بود که مرغ نامه بر است دوم و سوم را آورده بهار همزمانش (حیاتی
 تیر چار پرش بـ مؤلف عرض کند که تیر چار پر (گیلانی ۵) در دل خار در روم چو شتر
 پیر ازین موسوم کردند که از پند دو پر هم تیر بـ تیر چرخ که سخت کار گرم بخان آرزو در
 رود آنچه بهار نوع خاص تیر گفته که چار سراج همزمان ناصری مؤلف عرض کند که
 پروار درست نیست (اردو) تیر بـ تیر معنی عطار و بجایش گذشت پس تیر چرخ کب
تیر چرخ اصطلاح - بقول بهار و بگردا اضافیست و آنچه هندیان بان را بدین اسم
 کنایه از کوکب عطار و (۲) چیزی تیر شـ موصوف کردند بجا راست که آنهم بهندی
 مانند تیر هوایی که از آهن سازند و درون رفته برشکه مقابل فرودی آید و معنی سوم

پیدا کردہ محققین بوسیدہ مہین یک سنگیانی اس کے اہل سے اچھا ہوتا ہے اور نا اہل سے
 است و از ان ہی خصوصیت معنی سوم پیدا ^{غست} بکڑ جاتا ہے۔

باعتبار ماضی کہ محقق زبان خود است این تیر چون تر شود کمان گرد و مثل صاحب

معنی راجادادہ ایم (اردو) (۱) عطار د۔ خرنیہ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از

دیکھو تیر کے چہٹے معنی (۲) دیکھو انسان اور لفظ معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض

تخش کے تیسرے معنی (۳) وہ تیر جو سخت کند کہ فارسیان این مثل را بدست شخصی

کمان سے نکلے۔ مذکر۔ گنہ گار می زند کہ چون دامنش از گناہ تر شود

تیر چرخ را کمان چرخ باید مثل صاحب راستی او باقی نماند (اردو) دکن میں بد

خرنیہ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از روش کی نسبت کہتے ہیں،، بھگی تیر کمان،،

معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند یہ عینہ اس فارسی مثل کا ترجمہ ہے یعنی تردا

کہ فارسیان این مثل را بجائی زند کہ چون کاری میں راستی باقی نہیں رہتی۔

بہ شخصی تفویض کنند کہ اہل او نباشدی گویند کہ آغا تیر چہار پر اصطلاح۔ بقول بحرمان تیر چار

این کارت نیست،، تیر چرخ را کمان چرخ باید پر کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ این

مقصود آنست کہ ہر کاری و مردی یعنی ہر کاری اصل است و آن مخفف این بخد فہامی ہوز

را مردی کہ اہل آن کار است درست می کند (اردو) دیکھو تیر چار پر۔

(اردو) ہر کار سے و ہر مرد سے۔ یہ فارسی مثل تیر حکمی اصطلاح۔ بقول بہارتیری کہ خطا

دکن میں مستعمل ہے۔ مقصد یہ ہے۔ ہر ایک کام کند (عرفی سے) از کمان ناجستہ و چشم تیر کو

جاہ معرفت کو تیر حکمی بر نشان انداختہ ہومی فرما کہ این تیر بار یک است کہ پیکانشش خود
 کہ تیر حکمی بیای تنکیر ہم محتمل است و ناجستہ بنا ہمی باشد و دور می رود (صائب ۵)
 مشہور بنون لغی است و اغلب کہ تاجستہ تیر خاکی را بود میدان جولان بیشتر ہ خاکساران
 فوقانی باشد صاحب اند نقل نگارش مؤلف محبت را محمود و گیر است ہ (میر محمد افضل شاعر)
 عرض کند کہ در جہ نسخ تاجستہ بنون است (۵) این تیر خاکی نگہ شکرین خود ہومی چوید از
 شاعر گوید کہ معرفت تیر حکمی می اندازد کہ پیش از انکہ از فرار شہیدان نشان ماہ مؤلف عرض
 از گمان بچہ بر نشانہ می رسد (اردو) حکمی تیر کند کہ مرکب توصیفی است یکی از معاصرین عجم
 یعنی وہ تیر چو نشانہ پر خطا نکرے۔ مذکر۔ تصدیق تعریف بیان کردہ بحر و بہار می کند
 تیر خاکی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر نوعی از (اردو) تیر خاکی فارسی مین اس تیر کو کہتے
 تیر کہ پیکانش از استخوان باشد و از ہمہ تیر ہا مین جس کا پیکان ہڈی سے بناتے مین بوجہ یکی
 دور تر رسد چنانکہ پیش تیر اندازان شہرت بہت دور تک جاتا ہے۔ مذکر۔
 وارو (میرزا طاہر وحید ۵) سینہ را آماجگا تیر خانہ اصطلاح۔ بقول اند و غیاث چوہا
 در دنیا کی کردہ ایم ہ از غبار دل نفس را تیر سلطبر و راست کہ از ان سقف خانہ سازند
 خاکی کردہ ایم ہ (میرزا محسن تاثیر ۵) خدگ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
 مطلبیت تاثیر و اثر بر نشان آید ہ اگر چوں و موافق قیاس (اردو) تیر مذکر جس کو مگا
 تیر خاکی خاکساری در نظر داری ہ صاحب کے سقف مین استعمال کرتے مین۔
 تحقیق الاصطلاحات ہم این را آورده گوید تیر خدنگ اصطلاح۔ بقول بہار و اند

معروف مؤلف عرض کند که معنی حقیقی است و بحر بنفشه کنایه از خسته شدن بر خیم تیر (لا ادری)

(اردو) تیر بندگر - (مرکشی متاب آن گوشه ابرو و بخیاری)

تیر خلیدن در دل استمال - صاحب

آصفی ذکر (تیر خلیدن) کرده از معنی سبکت

مؤلف عرض کند که معنی حقیقی است که غلش

تیر در دل است (شاپور طهرانی) تیر

هرگز نمی افتد بجا که از بهر آنکه در دل من می

گر بر زمین می افکند (اردو) تیر و زمین کشکنا

تیر خواستن استمال - صاحب آصفی ذکر بقول بهار بذیل تیر خوردن - کنایه از رسیدن

این کرده از معنی سبکت مؤلف عرض کند تیر بر چیزی (ابوطالب کلیم) تیر مراد من

که از سندش مصدر تیر خواستید پیدا است عیبی بهد ف بر نمی خورد و در خانه بجان بهم گزشت

نذار که هر دو مراد ف یک گیر است و بجای (درویش و اله هروی) دامان چرخ ز آه

خودش می آید و معنی حقیقی است (کاتبی نیشاپوری) ستم دیدگان پرست پاکس را نخورده تیر و عا

(دل من تیر تو خواهد ز خد و شب بجزر بر نشان هنوز چه صاحب بحر بندگر معنی بالا گوید

همچو آن تشنه که خواهد بد عاباران راه (اردو) که تیر نشانند بر چیزی و در چیزی متعدی این

تیر چاهند - است مؤلف عرض کند که موافق قیاس

تیر خوردن مصدر اصطلاحی بقول بهار است (اردو) تیر لگن -

<p>تیر واون استعمال - صاحب آصفی ذکر</p>	<p>پراز تیر شد ولی بوی تیری برون نمی رود از تیر</p>
<p>تیر امان واون بذیل این کرده که بجایش گذشت</p>	<p>وان ما مؤلف عرض کند که از قبیل قلدان</p>
<p>مؤلف عرض کند که این بمعنی حقیقی است یعنی</p>	<p>وامثال آن موافق قیاس است (ار و و)</p>
<p>سپردن تیر (شاپور مهرانی) چشم او در ملک</p>	<p>تیر واون - ترکیب فارسی که میسکتی بین یکدیگر</p>
<p>جانبها حاکم فرمان رواست و قتل عالم شهر را</p>	<p>تیر واون آمدن به بصیر استعمال - صاحب</p>
<p>تیری ز مفرگان می دهد و مخفی مباد که از سند بالا</p>	<p>آصفی ذکر (تیر و اقاوند) کرده از معنی ساکت</p>
<p>استعمال مصدر و پیدن پیداست که بجایش</p>	<p>مؤلف عرض کند که از سندش (تیر و امان)</p>
<p>می آید (ار و و) تیر وینا - تیر عطا کرنا</p>	<p>به بصیر پیداست (کمال اصفهانی)</p>
<p>تیر داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر</p>	<p>تیغ چون و سوره عشق در افتد بدماغ و تیر چون</p>
<p>این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که</p>	<p>شعشعه نور در آید به بصیر مخفی مباد که درین</p>
<p>معنی حقیقی است و از سندش استعمال مصدر</p>	<p>شعر مصدر (به بصیر آمدن) قابل بیان است</p>
<p>داریدن پیداست که مرادف داشتن است</p>	<p>تیر و چیز دیگر را با این مرکب کرده مصدری قرار</p>
<p>و ذکر هر دو بجایش می آید (صائب) کمان</p>	<p>واون ضرورت ندارد و صاحب آصفی از</p>
<p>نرم تیر سخت را در چاشنی دارد و مشورنهار</p>	<p>غور کار نگرفت که (تیر و اقاوند) را قلم کرده</p>
<p>ایمن از قریب چشم بمیانش (ار و و) یکمینا</p>	<p>بذیل آن شعر مذکور را نقل کرده که از ان استعمال</p>
<p>تیر واون اصطلاح - بقول بهار و بحر و آواز</p>	<p>(تیغ و اقاوند) پیداست و ما بسند این (تیر</p>
<p>قتیل و ترکش (ملاطفر) قذیل با چوهر و اقاوند</p>	<p>را محاوره زبان ندانیم از نیک</p>

افتادن و در افتادن مخصوص به ضرب تیغ است استعمال مصدر داریدن پیداست که بجایش مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر آید می آید (اردو) زیر امتحان رکنا -	
پیداست که بجایش گذشت (اردو) تیر در کمان داشتن مصدر اصطلاحی	
تیر در تاریکی افکندن مصدر اصطلاحی ظهوری استعمال این معنی آماده تیر افکندن شدن	
صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر این کرده کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است گوید که کابه تخمین و گمان کردن است و بندی (س) بیای عشق لختی پس می کن سینه جان	
که پیش کرده متعلق به (تیر تاریکی افکندن) است رای که حسن از ابروی او تیر شوخی در کمان دارد و آن بجای خودش گذشت مؤلف عرض کند	
که ما استعمال این را به صله در غیر صحیح ندانیم - سیداست که بجایش می آید (اردو) آماده تیر افکندی مونا - تیر کمان مین رکنا -	
تیر تاریکی افکندن -	
تیر در چاشنی داشتن مصدر اصطلاحی (۱) تیر در کمان راندن مصدر اصطلاحی	
تیر در چاشنی داشتن مصدر اصطلاحی (۲) تیر در کمان شکستن بقول بهار	
بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و صاحب اند (۳) تیر در کمان کشیدن و بجزوانند	
نقل نگارش مؤلف عرض کند که در امتحان (۴) تیر در کمان گرفتن کنایه از مهیا	
داشتن است (میرزا صائب) کمان نرم (۵) تیر در کمان نهادن کردن تیر	
تیر رفت را در چاشنی دارد و مشهور بهار این برای انداختن بر کسی مؤلف عرض کند که	
از فریب چشم بهارش به مخفی مباد که از سند بالا آماده تیر اندازی شدن حاصل این و تیر	

خوشی (حکیم ازرقی ۱۵) مخالف تو اگر تیر در
 کمان راند و چو خارش پست سر اندر کشد به تیر نصال
 (حسین سنائی ۱۵) از نه سپر سپهر گزشت و
 هر تیر که در کمان شکستم و (اوحید الدین انوری ۱۵) گلش در غنچگی تیری دواند و که باج
 (۱۵) کشا و طره او بر کین جانها دست و کشید از لعل پیکانی ستاند و سندان بر (تیر امان ۱۵)
 غمزه او در کمان ابرو تیر و (بدر چاچی ۱۵) هم گزشت (ار دو) تیر چایانا -
 راه پراز ستاره شد خنجر او چو برق زد و خود تیر و وختن | مصدر اصطلاحی - صاحب
 قمر و پاره شد به هم چو در کمان گرفت و (صائب ۱۵) آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
 (۱۵) نظریه عاقبت حرف کن زبان بکشای و عرض کند که از سندانش و وختن تیر پیدانیت بلکه
 نشان ندیده منه تیر در کمان ز نهار به (ار دو) بمعنی قائم کردن و رسانیدن تیر پیدانیت محقق
 (۱۱ تا ۱۵) تیر کمان من قائم گرد آما ده تیر هند نژاد و بمعنی شعر خیال نکرد (کمال اصفهانی
 انگلی هونا - (۱۵) جز تیرند وخت بر دل و جان و این چرخ
 تیر وستی | اصطلاح - بقول بحر و اندکنایه که خانه کمانیت و و محاوره زبان اجازت
 از عصا مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است این می دهد که (و وختن تیر خیزی را) قائم کنیم
 و موافق قیاس اگر چه مستعمل پیش نه شد بمعنی حقیقی چنانکه تیر نگاه او زخم جگر را از
 ولیکن معاصرین عجم به زبان دارند (ار دو) از رشته نظر وخت ۱۵ (ار دو) تیر کاسینا -
 عصا - مذکر - تیر و وختگاه | اصطلاح - بقول بهار و وارسته

تیری که چون یابد و بجائی رسد از اینجا بسته یی دارد و از هر سه اسناد که بالاند کور شد همین
دیگر خورد و بعضی گویند تیرکاری (سالک قزوینی) معنی پیدامی شود و موافق قیاس هم ملا و اعطی
(۵) آمازان اثر نه بندی به نشانه یی افتد گوید که دل و جان هر دو را بدف او کرده ایم
همه جا تیرنگاهست دو گانه یی (سید حکیم) میا و تیر او از ابر و انش دو گانه نشود و بر سر دو
از شوخی ابر و ان فشان یی تیر دو گانه خورد و بدف نرسد و ظاهر است که لطف در همین
بر جان یی خان آرزو و در چراغ هدایت گوید معنی است نه در تیر خطا یی قاتل تسامح خان
که تیر خطا است (واعظی ۵) کردم دل و آرزوست که از تیر دو گانه معنی تیر خطا پیدا
جان هر دو و نشانش که میا و تیری شود از کرد و تعریف بیان کرده بهار و وارسته هم
ابر و می شوخش دو گانه یی صاحب بحر می فرماید خلاف حقیقت است معاصرین عجم با ما اتفاق
که معنی این نزد خان آرزو تیر خطا است و بد کردارند و بر تعریفش ریش می کنند و از تیر دو گانه
قول وارسته می طراز که آن را تیر خطا گفتن (تیرکاری) خیال کردن البته درست است
خطا است مؤلف عرض کند که خان آرزو چرا که چون قوت دو گانه دارد و چراکاری نشود
معنی بیان کرده خود از شعر واعظی پیدا کرد و آنچه صاحب بحر معنی خان آرزو را خطا دانسته
و بفهمیدن معنی شعر سندی خورد و فارسیان با وارسته اتفاق می کند خطای اوست که بر حرف
تیری را دو گانه خوانند که گمان دوته دارد و بیان کرده بهار و وارسته غور نکرد و با جمله یی
ظاهر است که از دو تائی گمان بر و تمام بر و نسبت با گمان مرکب و تیر دو گانه تیری است
می رسد و دور ترمی رود که قوت گمان معنی که بقوت دو گانه بر نشانه میرسد و دور ترمی

و کاری است (اردو) تیر و دکانه ترکیب مؤلف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است
 فارسی اس تیر کو که سکتے ہیں جو دہری کمان بمعنی ہدف تیر و تفنگ و توپ صاحب آصفی
 سے چلتا ہے اور بہت دور تک جاتا ہے ذکر ب کرده از معنی ساکت ماعرض می کنیم
 اور نہایت قوت سے نشانہ پر لگتا ہے۔ مذکر کہ بمعنی حقیقی است یعنی رسیدن تیر بر بد فش
 تیر راندن استعمال صاحب آصفی این را (جمال اصفہانی ۵) تا کی ز توام جہای دوز
 قائم کرده بذیل آن می نگار و کہ (تیر و دکان رسد و چند از تو بجان تیر جگر دوز رسد و
 راندن) بمعنی مہیا کردن تیر برای انداختن بر (اردو) الف نشانہ تیر یا بندوق یا توپ
 کسی است۔ (از رقی ہروی ۵) مخالف مذکر۔ (ب) تیر پھینکا۔
 تو اگر تیر و دکان راند و چو خارشست سر اند تیر رفتن استعمال صاحب آصفی ذکر
 کشد بہ تیر نصال و مؤلف عرض کند کہ این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
 معنی این تیر و دکان ہنادن است و آمادہ کہ بمعنی حقیقی است یعنی روان شدن تیر از
 شدن برای تیر افگنی (اردو) تیر کمان میں کمانش (اسد علی طوسی ۵) اگر خشت تو بچین
 رکھنا۔ تیر چلانے پر آمادہ ہونا۔
 (الف) تیر رس استعمال صاحب فاضل صفا و غا پو مخفی بہا و کہ از سند بالا استعمال
 (ب) تیر رسیدن بر الف گوید کہ جانی مصدر رویدن پیدا است کہ مراد فتن
 را نامند کہ یک تیر پر تاب یا یک گلولہ توپ است و بجایش می آید عیبی ندارد کہ ہر دو یکی
 و تفنگ بدان برسد و آن را یک آماج نیز گویند است (اردو) تیر چلنا۔

تیر روی ترکش اصطلاح بقول بهار و همین را تیر روی ترکش نامند آنکه مقامش را
 بحر و چراغ هدایت تیر چیده و منتخب که بیرون بیرون ترکش نوشته اند شاید حقیقت نگردانند
 ترکش جانی ساخته در آن نگاه دارند (صائب) (اردو) تیر روی ترکش فارسیون نے اس
 (اگر شب را نداری زنده صائب چید) منتخب تیر کو کہا ہے جو ترکش میں اور تیرون سے
 کن باری و فلک را تیر روی ترکش از آہ سحر بیا
 (محمد قلی سلیم) نگہ را غمزه بیرون از صف
 مژگان نمی آرد و بہر صیدی نیندازند تیر روی
 ترکش را (حکیم زلالی) انارش رہن
 ابروش کش و ہمہ مژگانش تیر روی ترکش
 بہ مولف عرض کند کہ کی از معاصرین عجم
 درست گوید کہ در تیر با اقسام است بلحاظ
 دور روی و زہرناکی تیر اندازان تیرهای
 منتخب را کہ بسیار دور رود یا بخصوصیت زہر انداز رخ آئینہ بازنگ صفا خواہی رنجیت و
 آلود باشد و ترکش بطریقی می ہند کہ از دیگر بجز تیر رنجیت می فرماید کہ تیر اندازی کردن و
 تیر با بند می باشد و برای این قسم تیر با و ترکش
 جانی بلند ساخته می شود و از ہمین علامت بلند
 دور بوقت ضرورت از ترکش منتخب کنند و
 عرض کند کہ ب مولف الف است و معنی

(الف) تیر رنجیت

(ب) تیر زہرین

مصادر اصطلاحی

بہار و ذکر (تیر رنجیت)

(بر چیری) کردہ از معنی ساکت و گوید کہ مژگان

تیر زہرین بر چیری است (میرزا طاهر وحید الف

(گرچہ زہرین زان مژہ با تیر صفا خواہی رنجیت و

منتخب را کہ بسیار دور رود یا بخصوصیت زہر انداز رخ آئینہ بازنگ صفا خواہی رنجیت و

آلود باشد و ترکش بطریقی می ہند کہ از دیگر بجز تیر رنجیت می فرماید کہ تیر اندازی کردن و

تیر با بند می باشد و برای این قسم تیر با و ترکش

جانی بلند ساخته می شود و از ہمین علامت بلند

دور بوقت ضرورت از ترکش منتخب کنند و

عرض کند کہ ب مولف الف است و معنی

بیان کرده خان آرزو حاصل بالمصدر تیر را می صوابت ب (ار و و) تیر مارنا -

اندازیدن و انداختن است اما اتفاق داریم تیر زه شدن بر چیزی **مصدر اصطلاحی**

با صاحب بحر (صائب ب) سلامت بقول بهار و بحر و اندکنا به از رسیدن تیر به

خواهی از چشم بدان سرور گریبان کش بوز که از چیزی (میرزا طاهر و حیدر) بر بدف تیرنگاه

گرون فرازی بر بدف با تیر می ریزد ب (ار و و) راست بنیش زه نشد با هر که بر آئینه مثال

تیر چلنا - تیر چلانا - خود و الیه شد با مؤلف عرض کند که موافقت

تیر زدن مصدر اصطلاحی - صاحب بحر قیاس است (ار و و) تیر نشانه پرهنجیا -

گوید که مرادف تیر زدن است بمعنی متعدی تیر نشانه پرگنا -

که گذشت و بهار به (تیر زدن بر چیزی) از **تیر ساز** استعمال - بقول بهار باضافت

معنی ساکت مؤلف عرض کند که صراحت کامل (۱) بمعنی مضارب و زخمه (محسن تاثیر و اثر)

همدرانجا کرده ایم (کاتبی نیشاپوری) **مضطرب** (۵) چه تیر ساز خود و در نشینی بگوید

کاش میرم چو زنی تیر من بجان را بگو کز تن مرده طبله اش در بحر آفرینی با و (۲) بدون اضافت

نیارند بدون پیکان را بگو مخفی مباد که سبب بالا بمعنی تیرگر (ملاحظه فرمایید) چو کوتاهی بیید از

متعلق به مصدر زدن است عیبی ندارد که تیر ساز به کند و زدن همچو محش دراز بگو

مرادف زدن باشد که بجایش می آید و سند صاحب بحر بمعنی اول قانع مؤلف عرض

این از حافظ شیراز داریم (۵) تیری که زو بیا کند که بمعنی اول مرکب اضافی است و بمعنی دوم

بر و لم از غمزه خطا رفت ب (تا باز چه اندیشه کند) اسم فاعل ترکیبی (ار و و) (۱) و تیر حس که

محول بین تار رسته بین جس سے سازگی بجائی
مین۔ مذکر (۲) تیر بنانے والا۔

تیر سبک زخمہ اصطلاح بقول بحر و خود است و بیانش سندی را ماند چون بر زبان
قرب و بعد کار می گیرد صاحب جامع محقق زبان

استد و غیاث بمعنی تیری که خطا نکند مؤلف فارسیان بهر معنی بالاستعمل است محل چون و
عرض کند که صاحب غیاث گوید که مراد است چرافیت (ار و و) (۱) صبح کاذب۔ مؤنث۔

تیر شکر زخمه است مشتاق سداستعمال بشیر (۲) آه سحر مؤنث (۳) بد دعا۔ مؤنث۔

که استعمال این از نظر مانگد زشت و معاصرین تیر سر گذار اصطلاح بقول بحر مرادف (تیر)

عجم بر زبان ندارند و معنی لفظی این با معنی اصطلاحی کامل ربا که می آید مؤلف عرض کند که دیگر

خوش تعلق ندارد (ار و و) و تیر جو خطا همه تحقیق از این لغت سبکت اند و صراحت کامل

نکر بکه تیریک نشانه پر لگے۔ مذکر۔ بر (تیر کامل ربا) می آید (ار و و) و یکجو تیر کامل ربا

تیر سحر اصطلاح بقول برهان و جامع بحر تیر سقف استعمال بقول اندامهان تیر خانه

(۱) آگیا به از روشنی صبح کاذب و (۲) آن آه سحر که گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی و

را گویند که از روی سوز و درد باشد و (۳) مرکب اضافی است و موافق قیاس (ار و و)

و عای بد هم صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم و یکجو تیر خانه۔ مذکر۔

قانع۔ بهار بر معنی دوم و سوم مخان آرزو در سر تیر شکر زخمه اصطلاح بقول بهار و بحر

مذکر بهر معنی بالامی فرماید که معنی اول بسیار بعید تیری که هر جا زنده بصواب رسد و خطا نکند۔

است و معنی دوم صبح مؤلف عرض کند که (ابو البرکات منیر) همی رفت بهر با و چون

<p>نفس مطرب یا زیر شکر زخمه جانهای شیرین</p>	<p>تیر شکستن در کمان مصدر اصطلاحی</p>
<p>مؤلف عرض کند که ما از تعریف بالا اتفاق</p>	<p>صاحب آصفی گوید که مهیا کردن تیر است برای</p>
<p>محققین صاحب زبان تصدیق این نمی کنند معنی</p>	<p>انداختن بر کسی (شانی مشهدی) از نه سپر</p>
<p>حقیقی این تیری که زخم او گوارای نگار و مجروح</p>	<p>باشد سپهر گذشته است یا هر تیر که در کمان شکستیم</p>
<p>و از هیچ اشاره لفظی تیری خطا پیدانیت و بخیال</p>	<p>عرض کند که از کمان راندن تیر باشد (ارو)</p>
<p>ما معنی اصطلاحی این تیر معشوق و نگاه معشوق باشد</p>	<p>تیر مار نا - تیر جلانا</p>
<p>فماثل (ارو) تیر به خطا و در بهاری رله</p>	<p>تیر طلبیدن استعمال - صاحب آصفی</p>
<p>که لحاظ تیر گوارا معشوق کی نگاه کا معشوق</p>	<p>ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض</p>
<p>تیر شکستن در چیرری استعمال بقول بها کند که معنی</p>	<p>تیر خواستن است (کاتبی نیشاپوری</p>
<p>حقیقت است (طالب آملی) تا کی ز بیم خوی</p>	<p>تیری زد و چشمیت طلبیدن دل گستاخ</p>
<p>و ز دم نگاه را و در سینه نفس شکست تیر آه را</p>	<p>و فرما که نرنجند از و در گذر آند (ارو)</p>
<p>مؤلف عرض کند که از سند بالا تیر آه در سینه</p>	<p>تیر چاهنا</p>
<p>نفس شکستن (بمعنی ضبط آه کردن پدید است</p>	<p>تیر فلکندن استعمال - بقول صاحب جمالی</p>
<p>و تیر شکستن در چیرری) بمعنی تیر کاری زدن</p>	<p>در ملحقات همان تیرا فلکندن است که گذشت</p>
<p>است چنانکه در زخم شکند مخفی مباد که از</p>	<p>مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی زدن تیر است</p>
<p>سند بالا استعمال مصدر شکندیدن پدید است</p>	<p>(ارو) و کیو تیرا فلکندن</p>
<p>که بجایش می آید (ارو) تیر کاری مانا</p>	<p>تیر فلک اصطلاح - بقول بحر و ملحقات</p>

برهان بمعنی عطار و تیر چرخ هم بهین معنی گذشت در فارسی زبان تیر قرعه نام است و بس -

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است - (اردو) ده تیر جس سے فال لیتے ہیں - مذکر
(اردو) دیکھو تیر چرخ - قرعه کعب - پانسا - پاسا - مذکر - دیکھو بجل -

تیر قامت اصطلاح بقول اندکحواله تیرک بقول برهان خان آرزو در سراج اللغات

منظر العجائب مراد ف تیر بالا که معشوق را گویند بر وزن زیرک (۱) تصغیر تیر است و (۲) آبله پای
مؤلف عرض کند که بدون اضافت اسم فاعل که در دیگر آب جوشان بسبب پخته شدن گوشت
ترکیبی است (اردو) معشوق - مذکر - در میان روغن جوشان بهم میرسد و (۳) بخاری

تیر قرعه اصطلاح بقول لمحات برهان که از پاره شدن آبله شله و حلیم و هر سیه و مانند

و بجز و بهار و مانند و تیر است که بدان فال گیران می چید و (۴) بمعنی جستن در دو موضع در

مؤلف عرض کند که ظاهر مرکب اضافی است اعضا هم صاحب جامع بمعنی دوم و چهارم قاف

وحیف است که صراحت فرید این تفاوّل نشدنی صاحب رشیدی بمعنی چهارم قناعت فرموده

از معاصرین عجم گوید که شجیعان چون خواهند که صاحب سروری بذر بمعنی اول و چهارم می فرماید

کنند از برای تفاوّل تیر بر نشانه دور می زنند که وجهی خاص نیز که گویا تیری در عضو در دناک می خلد

اگر بر داف نشین تفاوّل نمیکند اگر خطا کند (یوسف طیب) چون سنگ درون گروه

از خیال خود باز آیند و بخت و وقت را مساگر و مدرک و در دزدان گروه چنانکه تیرک

ندانند و بعضی از معاصرین عجم بر خلافتش گویند باید که به ناشتا خورد صاحب آن پا خاک تر

که آن پاره پای دراز عاجی را که بدان قرعه زتنند چوب تاک در آب خشک و صاحب ناصری معنی

چهارم را ذکر کرد و مؤلف عرض کند که معنی اول **تیر** را ذکر کرد و مؤلف عرض کند که معنی اول
 حقیقی است و بدگیر معانی مجاز (اردو) (۱) چپو (اول الذکر واضح تر است مرکب توصیفی است
 تیر - مذکر (۲) و به بلا جو دیک گرم مین پانی نرطاک (اردو) و تیر جو کاکل چپید و
 ہو - مذکر (۳) و به بخار گرم جو دیک سے بلند ہو اور صاحب کاکل کو خبر ہو - مذکر -
 مذکر (۴) ٹیس - بقول آصفیہ - ہندی - مونث **تیر کامل** اصطلاح - بقول بحر جوالہ سراج کنا
 درو - چپک - دکن مین تیرک بھی کہتے ہیں - از ماہ مؤلف عرض کند کہ مادر سراج اللغات
تیر کامل ربا اصطلاح - بقول بہار و بحر و این را نیا فتم شتاق سند استعمال می باشیم کہ
 وارستہ تیری کہ موی کاکل را از سر باید و شخص از نظر مانگدشت (اردو) چاند - مذکر -
 خبر نشود و این کمال مبالغہ است در تیر اندازی **تیرگان** اصطلاح - بقول جہانگیری روز تیر
 و آن را تیر سر گذار ہم گویند (طالب آملی) از ماہ تیر را گویند و شرح آن در ذیل لغت تیر
 مگر کز سر ت موی سودا را باید و کی تیر کامل ربا مذکور صاحب سروری صراحت فرماید کہ روز
 طلب کن و (محمد سعید اشرف) ناوک گزشتہ سیزدہم از ماہ تیر صاحب نامری این را بہ کاف
 مرگانت رسا افتادہ است و تیر آن ابرو و کمان فارسی آورده می فرماید کہ کاف تیرگان مانند مہرگان
 کاکل ربا افتادہ است و (علی خراسانی) پارسی است مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این
 چون کمان قائم در زہ شود از فرق چرخ و تیر ہم منرا و ارتیر است و پیوست تیر ہم و از نیکہ وجہ
 بگذر و ہر صبی دم کاکل ربا و خان آرزو و در چرخ تسمیہ این با واقعہ تیر زنی تعلق دارد کہ صراحت
 ہدایت گوید کہ تیری کہ از سر انگشتان بگذرد و بر سر آن بہ تیر گذشت فارسیان بدین اسم مرکب

موسومش کردند (ارو) و کمیو تیر که چوتھے بمعنی جاری شدن است و خون را در معنی دخل
تیر کردن استعمال صاحب آصفی ذکر کردند همدان حالت درست باشد که در
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند اصطلاح هم خون اجا بیم یعنی (تیر کردن خون)
 که بمعنی قرار دادن تیر باشد (و حید قزوینی) از اینجا است که صاحب بحر (تیر کردن خون)
 سینه را آماج گاه درون کی کرده ایم و از غبار را قائم کرده تکمیل بحث بر تیر کردن خون (آمی)
 دل نفس را تیر خاکی کرده ایم و (ارو) تیر مخفی مباد که از سند دوم استعمال مصدر زدن
 تیر را وینا

تیر کردن مصدر اصطلاحی بقول است (ارو) جاری مونا (خون کا)

جاری شدن خون از زخم تیر (هاتھی در تمیوزنامه) (الف) تیر کردن خون | مصدر اصطلاحی
 (ه) زخونی که تیر زد از فرنگاه و پیلان را (ب) تیر کردن زخم صاحب بحر

بر افراخت پر کلاه و (وحشی) همه روی الف را بمعنی جاری شدن خون از زخم تیر
 هواری تیره خونی فرو گیرد و زبس گزنیغ شیران گفته و بهار و ب را بمعنی (د) جاری شدن
 رازند خون تیر از شیران و مؤلف عرض خون از مطلق زخم گفته و (د) و (د) و (د) و (د) و (د)
 کند که محاوره زبان است اگرچه صاحبان زبان همان هر دو سند را نقل کرده که از ملا هاتھی و ملا
 ازین ساکت اند و لیکن باعتبار اسناد بالا بر وحشی بر تیر کردن مذکور شد (ظهوری) (ه)
 سبیل مجاز این معنی را درست دانیم معاصرین تیغ گرد و چو در میان نبرد و خون زدن تیر از
 عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که مجرد (تیر کردن) سنان سخن و مؤلف عرض کند که از اسناد

بالا تخصیص زخم تیر نباشد اگر چه ترکیب اصطلاح که (۳) سوراخی که در دیوار قلعه و قصر ملوک بر آن
 که در آن لفظ تیرک است تقاضای تخصیص می کند انداختن تیر و بندوق بجانب دشمن سازند
 چنانکه صاحب بحر گفته و لکن بر سبیل مجاز استعمال صاحبان جامع و سراج بر معنی اول قانع و
 این بمعنی عام یافته می شود و وجودی که بهایش متفق با برهان مؤلف عرض کند که صاحبان
 قائم کرده از اسناد پیدانیت معنی دوم بیان کرده بحر و بهار هر دو معنی دوم و سوم را علی قدر علم
 بهار را از انداز ضرورت دایم و از بهر سنا از شعر میسر و پید کرده اند معنی سوم پید کرده
 مذکور به بالا این معنی پیدانیت و خلاف قیاس بحر من وجه خوبی دارد و معنی دوم پید کرده
 هم مخفی نباشد که از سندهوری استعمال مصدر بهار لغوی نماید و حق آنست که این هر دو معنی
 زندن پیداست که مرادف زدن است و شباهت از سندهی و پیداست و نه تیر کشش متقاضی
 می آید (ار و و) الف خون زخم سے جاری این معنی است و شاعر در مصرع اولش تیر کش
 بهوناب ناقابل ترجمه - را بمعنی اول آورده و بلحاظ برج کمان مناسبتی
 تیر کش اصطلاح - بقول برهان بروزن سیم و ششم دارد و مقصود همین است در برج کمان قصر
 (۱) تیردان را گویند و تیر کش مخفف آن است - تیرهای بسیار است چنانکه در تیر کش و ازین که
 بهار گوید که (۲) سوراخی باشد که شاه تیر در و تیرهای سقف مکان بالایی کمان می آید لطف خاص
 دیوار قصر در آن گذارند (میر خسرو ۱۵) قصر پید کرده پس معنی دوم و سوم هر دو برای این
 ترا برج کمان تیر کش پیشینه آن نه فلک شیشه و لغت مرکب بی تعلق دایم صاحب بحر استاد ما
 صاحب بحر مذکور معنی اول نسبت معنی دوم می نماید در سخن بود خدایش بیامزد و اگر زنده می بود

و ایستہ بر ذکر معنی دوم قانع خان آرزو در

تیر کا پنجہ کش

اصطلاح بقول رہنما جو الہ

چراغ ہدایت گوید کہ شدت و روگردن جرات

سفر نامہ نامہ ناصر الدین شاہ قاجار و تباریکہ گز

وزخم و غیرہ مؤلف عرض کند کہ از ہمین معنی

باشد مؤلف عرض کند کہ ما ہیچ نفہیدیم کہ قصہ

سوم صاحبان بحر و بہار

چیت کی از معاصرین عجم گوید کہ باضافت تیر

تیر کشیدن جرات و زخم یعنی

تیر سازی را گویند کہ از تار با چنان درست می کنند

سوم قائم کردہ اند (محسن تاثیر) وہاں

کہ صورت کمانی پیدا می کند (ارو) سارنگ

شکوہ عاشق زبان نمی دارد و پکشد چو تیر جرات

بجانے کا تیر جو مثل کمان کے تاروں یا بالوں سے

کمان نمی دارد و

خمایا جاتا ہے۔ مذکر۔

(ولہ) چنان زور و چہین می توان سلم

تیرگان اصطلاح بقول برہان و جامع و

جست پکشد تیر چو زخم ز پشت مرہم جست

ارشیدی و سراج باکاف فارسی بروزن میہان

صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر معنی سوم

نام روز سیر و ہم از ماہ تیر کہ صراحتش بر لفظ تیر

کردہ و حق آنست کہ معنی سوم در حقیقت یہاں

گذشت مؤلف عرض کند کہ گان بمعنی سوار

معنی اول یعنی تیر خوردن است کہ از ان معنی سوم

ولایت و پیوستگی می آید و معنی این مرکب متعلق بہ

را بجا زید کردہ اند و در اضافت خصوصیت

تیر و از نیکہ این تاریخ را تعلق است بہ تیر افکنی

بجرات و زخم نیست (ارو) الف (۱)

فارسیان این روز را بدین اسم موسوم کردند

نشانیہ تیر بنا (۲) تیر مارنا تیر چلانا (۳) ورو

و آنچہ مجر و تیر بہ ہمین معنی گذشت مختف این است

کرنا زخمی ہونا (ب) و کچھو الف کے تیر معنی

خان آرزو در سراج گوید کہ بخیاں ما تیر نام رو

تدویر است و تیرگان نام جشن آن روز چنانکه تیر بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
 مهرگان اگر چه آن را نیز بعضی نام روز محرم عرض کند که از قبیل زرگر و آهن گر باشد یعنی
 از ماه مهر گفته اند و دلیل این آنست که جشن (۵) از بهر تیر گر خواهد بود افتاد جان از من و
 مهرگانی تاشش روز کنند ابتدایش شانزدهم که گزگرمی چهار پیوسته آن ابرو و جان از من
 است که مهرگان عامه است و انتهایش است (۶) (ابوطالب کلیم) دل خراشان را بهم
 و یکم که مهرگان خاصه گویند پس معلوم شد که مهرگان آمیزش ذاتی بود و تیر گر هر جا که باشد طالب
 نام جشن است نه نام روز و برین قیاس تیرگان پیکان گراست (۷) (اردو) تیر گر - ترکیب
 نیز و اینکه روز تیرگان و مهرگان گویند بافت فارسی تیر ساز کوکله سکتی بین تیر بان و الا -
 است نه توصیف (انتهی) (اردو) و یکم (الف) تیر گردانیدن استعمال
 تیر که چو تھے معنی - (ب) تیر گردانی صاحب
 تیر گذشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر (ج) تیر گردانی کردن آصفی ذکر
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که الف کرده از معنی ساکت و از سندش
 بمعنی حقیقی است که روان شدن تیر باشد - استعمال ج پیدا است (فصاحت خان راضی
 (قامی گونا بادی) (۵) گذشتی چنان از سپر (۵) از تو تا شد بزم روشن خویش را گم
 تیرکین که آه اسیران ز پرخ برین (۶) (اردو) کرده است و تیر گردانی کند چون شعله جوا
 تیر گز رنا - شمع و بهار بر بگوید که چون چیزی گم شود
 تیر گر اصطلاح - بقول ملحات برهان ساز (۷) اسامی حضار بر دو و ریال نویسد و تیری از آن

گذارشته فزون خوانند تیر خود بخود در حرکت آفتاب است و (۲) حوادث آسمانی و (۳)
 آید و پیرخ زده بر نام و زو بایستد و این تیر با بقول بعضی عطار و خان آرزو و در سراج
 را در تازی اقداح خوانند و سند بهار هم همان تیر معنی دوم و سوم گوید که برین تقدیر حقیقت
 شعر راضی است که بالاند کور شد صاحبان بحر و خواهد بود غایتش اضافت از جهت توضیح است
 مصطلحات ذکر ب تعریف بیان کرده بهار و برای رفع اشتراک مؤلف عرض کند که
 کرده اند و صاحب بحر بر ج هم همین تعریف تیر بمعنی عطار و یکایش گذشت و از همین
 نوشته مؤلف عرض کند که الف بمعنی گردش است معنی سوم مرکب اضافی بمعنی عطار و فلک
 و ادون تیر را مرادف ج و ب حاصل بالمصدر و معنی اول کنایه باشد که آفتاب هم مثل تیر
 الف و ج مرکب از ب و تیر یعنی که بالاند کور راست رود و معنی دوم بمجا که تیر را حادثه
 به استناد کلام راضی متعلق به ج باشد و معنیش گفتند آنچه محققین بالاد و تعریف معنی دوم
 تقابل کردن از تیر (اردو) الف تیر کو عوض حادثه حوادث نوشته اند محل نظر است
 گردش دنیا پیر بایب الف کا حاصل فارسیان بلای آسمانی را تیر گردون گویند چنانچه
 بالمصدر اردو میں بھی ترکیب فارسی تیر معاصرین عجم تصدیق می کنند (اردو) (۱)
 گردانی کلمه سکتے ہیں۔ ج تیر گردانی کرنا تیر و یکو آفتاب کے دوسرے معنی (۲) آفتاب
 سے فال دیکھنا۔ آسمانی۔ بلاے آسمانی۔ موت (۳) عطار

تیر گردون اصطلاح بقول برهان و یکو تیر کے چھٹے معنی۔

جامع و بحر و ناصری در خاتمہ (۱) کنایہ از تیر کر فتن استعمال۔ صاحب آصفی گوید کہ

بمعنی مہیا کردن تیر برای انداختن بر کسی است **تیرگز** اصطلاح - بقول بحر بفتح کاف فارسی
مؤلف عرض کند که از سندش (تیر در کمان) و زامی معجزه نوعی از تیر مؤلف عرض کند
 گرفتن (پیدا است که ۱۱) بمعنی آمادہ تیر زنی که مرکب اضافی است (طاهر و حیدر)
 شدن است و مجرور تیر گرفتن بمعنی حقیقی باشد **تیرگز** مرع جانہا اسیر و چو خوشی بدن
 و بس یعنی حاصل کردن تیر (بدر چابی سے) راقماش حریر و بکمی از معاصرین عجم گوید کہ تیر
 راہ پر از ستارہ شد خنجر او چو برق زد و پاد خود گز از تیر ہای معمولی کوچک باشد و همان تیرک
 قمر و پارہ شد تیر چو در کمان گرفت و مخفی ہوا است کہ بجایش گذشت و بیشتر این را در شکار
 کہ ازین سند (۲) معنی تیر زدن ہم پیدا است پرند استعمال کنند پس باضافت تشبہی باشد
 کہ بر بیل مجاز باشد (ار دو) تیر لینا اور بچا (ار دو) تیرگز ایک قسم ہے تیر کی جو معمولی تیروں
 مصدر (تیر در کمان گرفتن) (۱۱) تیر چلانے پر سے قد میں چھوٹا ہوتا ہے جس سے پرندوں کا
 آمادہ ہونا (۲) تیر مارنا تیر چلانا - شکار کرتے ہیں - مذکر -

تیرگی بقول برہان و جامع بروزن خیرگی (۱۱) بمعنی تاریکی و سیاہی اندک و (۲) بمعنی
 کہ دورت خاطر ہم بہار بذر این گوید کہ معروف و بالفاظ باریدن مستعمل صاحب ناصری بر
 ذکر معنی اول قانع و صاحب فدائی ہم معنی اول را آورده مؤلف عرض کند کہ چون تیرہ
 را خواستند کہ بیای مصدر مرکب کنند بقاعدہ فارسی ہای ہوز آخر را بکاف فارسی بدل
 کردند چنانکہ خیرگی و امثال آن و استعمال این بامصادر متعدّدہ و ملحقات می آید و هیچ
 خصوصیت باریدن نیست (ظہوری سے) کعبہ را در تیرگی دار و صفائی باطنم پاد راہ ویرانی

پیش گیرم این مسلمانی بس است و معنی دوم مجاز باشد ولیکن استعمال این بمعنی دوم بدون ترکیب نباید (اردو) (۱) تیرگی بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث اند میرا (۲) -
 که ورت خاطر مؤنث -

تیرگی آگندن استعمال ظهوری این **تیرگی باریدن** مصدر اصطلاحی صاحب
 بمعنی ملو شدن از تیرگی و تیرگی واقع شدن آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
 استعمال کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس کند که بمعنی ظاهر شدن تیرگی است (ظهوری ۵)
 است (۵) دیر خالی کرده روز هفته ام از چه تیرگی که ز دیوار و در نمی بار و بکوی صومعه گاه
 روشنی و تیرگی آگنده در ایام من انصاف جلوه گاه ساقی نیست و (اردو) تیرگی برینا
 نیست و (اردو) اند میری چمانا بقول آصفیه که سکتے ہیں یعنی تیرگی ظاهر ہونا -

تیرگی آمدن استعمال ظهوری استعمال صاحب آصفی ذکر
 تیرگی چمانا اند میرا چمانا -

تیرگی آمدن استعمال ظهوری استعمال این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
 این کرده بمعنی تیره شدن و لاحق شدن تیرگی دور کردن تیرگی و مجازاً گرون است (معری
 (۵) تیرگی آید بجای روشنی و صرفه من خا نیشاپوری (۵) بخش از دل عشاق تیرگی گردد
 بی سوزنی است و مؤلف عرض کند که مصدر و چوبوی جامہ یوسف چشم اسرائیل و -

آمدن و آئیدن مراد یکدیگر است از سند (اردو) تیرگی دفع کرد صاف و پاک اور مجازاً

تیرگی جوشیدن مصدر اصطلاحی صاحب
 ظهوری استعمال مصدر آئیدن پیداست

عیبی ندارد (اردو) و یکھو تیرگی آگندن آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که جوش زون تیرگی کثرت اوست (طای) (ار دو) تیره و تار هونا یعنی ترجمه تیرگی رگها
 آملی (ه) تیرگی می جوشد از غمخانه افلاک ما شمع **تیرگی رفتن** استعمال صاحب آصفی ذکر
 بنم خورشید را در تحت مصر سوخته (ار دو) این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
 تیرگی جوش مارنا زیاده تیرگی طای هونا
تیرگی خاستن مصدر اصطلاحی صاحب
 آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
 عرض کند که دو شدن تیرگی است (شانی)
 مشهدی (ه) در و از ول عاشق بی ناب خیزد
 این تیرگی از خانه بهتاب نخیرد و مخفی میابد که
 از بسند بالا استعمال مصدر خیزیدن پیدا است
 که بجایش می آید (ار دو) تیرگی دور هونا
 دفع هونا
تیرگی داشتن استعمال صاحب آصفی
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
 کند که معنی تیره و تار بودن است (فطرت)
 مشهدی (ه) این تیرگی نه روز ازل داشت
 گویم پادشاه در نژاده پرستان سیاه گردید
 کند که معاصرین عجم تصدیق این می کنند مرکب
 تیرگی و تیرگی رفتن استعمال صاحب آصفی ذکر
 این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
 معنی تیره و تار بودن است (فطرت)
 مشهدی (ه) این تیرگی نه روز ازل داشت
 گویم پادشاه در نژاده پرستان سیاه گردید
 کند که معاصرین عجم تصدیق این می کنند مرکب

توصیفی است (اردو) لنگر وار تیر سنگین درست باشد مگر آنکه گوئیم ضمیمه است چنانکه
اوروزنی تیر مذکور - صاحب برهان آورده مؤلف عرض کند که

تیرم بقول برهان و جامع و جهانگیری و سرور اینقدر متحقق است که لغت ترکی نیست اینک

بفتح ثالث بروزن پیغم - بانوی اعظم و خاتون متحققن ترکی ازین ساکت و متحقق که میهم در

بزرگ را گویند و می فرماید که بضم ثالث هم فارسی زبان در آخر کلمه برای تخصیص می آید

به همین معنی آمده (استاد) اندرین عهد چنانکه هم و پنجم و غیره و لفظ تیر که بمعنی برگزیده

بزرگی کشور خوارزم بوم پورستر عالی عهد علم گذشته لغت فارسی است پس محاوره

تیرم ترکان توئی پور صاحب رشیدی گوید زبان برگزیده مخصوص راکنایه از بانوس

که تیر بمعنی برگزیده گذشته و میم بر لغت زبان اعظم قرار داد و این مرکب فارسی زبان است

زائد کنند چون بیگم و خانم پس معنی تیرم زن ترکی و فتح و ضم رای مملکه هم محاوره مقامی

برگزیده و صاحب ناعری می فرماید که بانوی باشد که طبع آزمائی را در آن دخلی نیست قول

بزرگ عرم شاه را مانند خان آرزو در صاحب جامع که متحقق زبان خود است برای هر دو

سراج گوید که میم طاهر علامت تانیث است اعراب اعتبار را شاید (اردو) خاتون -

و لفظ بیگم و خانم ترکی است پس تیرم بمعنی بزرگ او بیگم خاں کو فارسیون فی تیرم

برگزیده و وقتی به ثبوت رسد که ترکی باشد تیر کها ہے - مؤنث -

خانم و بیگم بضم ما قبل میم است چنانچه با تیر مار اصطلاح - بقول بهار نوعی از

قافیه کرده اند اندرین صورت چگونه بفتح را مار خبیث که مانند تیر از جاسته غیش زند

(ملاحظه) بود جوی این کشت غم تیر مار و مانند مؤید ماه چارم از سالهای شمسی که زما
 ی که چرخ از جایش کند مهر دارد (محسن) بودن آفتاب است در برج سرطان مؤلف
 تاثیر (۵) رقم بسیار شود که جهای یار مرا در عرض کند که قلب اصناف ماه تیر است و
 بدست خامه زندانچو تیر مار مرا (طالب آملی) حقیقت این بر لفظ تیر گذشت (ار دو) ماه
 (۵) خلعت اناملی نکند آتش نابز هر چون تیر شمسی مہینون کا چوتھا مہینہ اور و کن مین
 تیر اگر چرخ در آرد تیر مار و صاحبان بحر و آٹھوان مہینہ - مذکر -
 مصطلحات ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض تیر ماهی اصطلاح - بقول برهان و جامع
 کند که بعضی از معاصرین عجم صراحت فرمایند بیرون نیک خواهی (۱) نوعی از انگور است
 که در فارسی زبان تیر مار ماریت بقدر و (۲) نام دوانی هم و (۳) گز روز روک
 یک وجب که مثل مار با پیچیده بر زمین نمی رود رانیز گویند - بهار گوید که (۴) نوعی از ماهی
 بلکه بر درخت هامی باشد لاجوری و بوسیله از عالم تیر مار (میر مغزی ۵) تیره شد همچون
 جست از یک درخت به درخت دیگر منتقل شود عصیر تیر ماهی آب جوی باشد چو آب تیر ماهی خم
 و چون در پی کشتن آن شوند گزندی رسانند نجم اندر عصیر و صاحبان بحر و مانند ذکر هر چهار
 و الا فلا (ار دو) ایک قسم کا سانپ لاجوری معانی کرده اند صاحب مؤید بمعنی دوم و سوم
 جو ایک درخت سے دوسرے درخت پر قانع - خان آرزو در سراج بمعنی اول و دوم
 جست کرتا ہے - مذکر کن مین متاک کہتے ہیں و سوم قناعت فرموده مؤلف عرض کند که
 تیر ماه اصطلاح - بقول لطقات برهان معنی چارم را هر که اول بیان کرد و بهار است

و صاحبان بحر و اند نقش برداشته اند و قول می باشد و گزرم در درازی همچو تیر و ماهی است
 بنی بر شعر میر مغزی است و تعبیر بقول غیاث معینی (اردو) (۱) انگور کی ایک قسم جو نہایت
 شیرہ مطلقاً و خصوصیت استعمال یہ شیرہ انگور است پتلا اور لانا ہوتا ہے۔ مذکر (۲) ایک دوا
 کہ شراب انگوری باشد بس میر مغزی در مصرع کا نام فارسی میں تیرماہی ہے لیکن ہماری
 اول این برہنی شیرہ انگور گفته کہ تیرگی مائل می باشد تحقیق میں گاجر ہے (۳) گاجر و کھجوا سطیفین
 و در مصرع دوم آب تیرماہی شراب است و (۴) ناقابل ترجمہ۔
 بس۔ بہار بعضی شعر غور نکر و و از آب جوی کہ **تیرمان** اصطلاح۔ بقول ملحات برہان
 در مصرع اول واقع است تیرماہی را قسم ماہی قسمی است از چوبہ و دیگر کسی از محققین ذکر این
 خیال کرد معاصرین عجم تصدیق این می کنند مکر و مؤلف عرض کند کہ چوبہ چوبی را گویند
 کہ قسم ماہی بدین اسم موسوم نیست و دیگر محققین کہ بدان خمیرمان را تنک سازند کہ بجایش
 اہل زبان ہم ذکر این نکر وہ اند صاحب محیط می آید و این مرکب اضافی است و لفظ افتا
 ذکر تیرماہی نکر و بر زدک اشارہ گزرن کند استعمال (اردو) وہ تیر جس سے خمیر کی
 و برگزرم ہرچہ نوشتہ ما ذکرش بر سطیفین کردہ چپا تیان اور مانڈے بناتے ہیں۔ مذکر۔
 ایم و بقول معاصرین عجم دوائی خاص نیست **تیرناوک** اصطلاح۔ بقول بہار معروف
 بکہ ہمیں گزراست کہ آن را اطلبایم کار معالجہ صاحب اند نقل بکارش مؤلف عرض کند
 بیمار می گیرند یا بچہ یعنی اول انگوری را نام است کہ ناوک قسمی است از تیر کوچک و این مرکب
 کہ داند اش بسیار باریک و دراز مثل ماہی اضافی است و لفظ اصناف مستعمل از نظامی

(س) زو اگر نوائی چکاوک بود و چو دشمن زند
 تیر ناوک بود و (ار دو) دیکهوناوک -
تیر نشاندن استعمال - بقول بهار متدی
 تیر نشستن بر چیزی و در چیزی (ناصر خسرو)
 (س) من تیر نظر را بنشانم به نشانی که چون کز
 نظران و بر پی پندار و گمانند و مؤلف عرض
 کند که موافق قیاس است (ار دو) تیر مارا
 تیر چلانا -
تیر نشستن بر چیزی و در چیزی استعمال
 بقول بهار کنایه از رسیدن تیر بر چیزیست
 (صائب س) کمان چرخ شود وقتی از کشاکش
 سیر که همچو تیر نشیند ز آستان بر خاک و (صائب)
 شیراز (س) ببال و پر مرواز ره که تیر بر تابی
 و هو اگر فت ز مانی ولی بنجاک نشست و مؤلف
 عرض کند که محاوره زبان بصله به و بر است
 یعنی رسیدن تیر به نشانه خود استعمال این
 به صله و در از نظر مانگدشت مخفی میباد که از
 اول استعمال مصدر نشیندن پیدا است که بجای
 می آید و مرادف نشستن است (ار دو)
تیر نهادن استعمال - بقول آصفی (د)
 همیا کردن تیر برای انداختن بر کسی و (د)
 وضع کردن تیر از قبیل آئین و رسم نهادن
 مؤلف عرض کند که (تیر در کمان نهادن)
 بجایش گذشت و مجرود (تیر نهادن) چیزی
 نیست (اسدی طوسی س) شنیدم ز دانش
 پژوهان درست که تیر و کمان او نهادن از
 سخت و پس در معنی اول تسامح صاحب
 آصفی است (ار دو) (د) تیر کمان مین کوهنا
 ۲ تیر ایجاد کرنا -
تیرنی بقول بهار و بحر و اند تیر کو چکی که
 در ناوک کرده کشاد دهند (سلیم س)
 آنچه در شور آورده شوریده حالان رانی
 است و ناله می بردل آشفگان تیرنی است

مؤلف عرض کند کہ بادی این لغت بسند رستم زال پر کمانی کز خا بسند اطفال
 سلیم بہار است و بہار بخور بر معنی نکر و دہر و بہار بہ تیر انداختن میل آنچنان داشت کہ در دست
 محققین مابعدش بہ نقل نگاری سکندری خور و از خاتیر و کمان داشت بہ مؤلف عرض کند
 اند تیر نے۔ در کلام سلیم کنایہ باشد از نالہ نے کہ معاصرین عجم از تعریف بالاختلاف دارند گویند
 معاصرین عجم بابا اتفاق دارند و تیری از اقسام کہ در عجم و ہر خانہ کاشت حساست و زن
 تیر قسم خاص نیست (اردو) بقول بہار و مرد و استعمالش می کنند و طفلان از درخت
 چھوٹا سا تیر جو تیرون کی ایک قسم ہے۔ مذکر۔ حنا شاخا گرفتہ بشکل تیر و کمان بازی کنند و ہمین
 اور ہمارے معنون کے لحاظ سے نالہ نے نہ کر است (تیر و کمان حنا) و اصطلاح دست ہامی
 یعنی وہ آواز جو نے سے نکلتی ہے۔ اطفال نقش تیر و کمان از خانی کنند مامی گویم

تیر و کمان حنا اصطلاح۔ بقول بہار و کہ از مصرع دوم سند بالالتصديق ہمین خیال
 بحر و راستہ تنہا کمان حنا ہم آنکہ در ولایت شان می شود (اردو) تیر و کمان
 بر کف دست اطفال گاہی شکل تیر و کمان و حنا۔ وہ تیر و کمان جو عجم میں لڑکے
 گاہی تنہا کمان از خا کشند (بیانی شاگرد مولوی) مہندی کے درخت سے بنا کر کہیلے
 جامی در شیرین خسرو (بدست او کمان پن۔ مونٹ۔

تیرہ بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن خیرہ (۱) تاریک و (۲) سیاہ فام را گویند
 و (۳) آب گل آلود را ہم بہار مذکر معنی اول گوید کہ چون تیرہ باطن۔ تیرہ خور و تیرہ درون
 تیرہ دل۔ تیرہ رامی۔ تیرہ روان۔ تیرہ روی۔ تیرہ مغز تیرہ نہاد۔ صاحب سروری بر معنی

اول قانع (خواجوی کرمانی ص ۵) شبی تیره چون روزی حاصلان پڑھو اسر و چون آہ آتش دلا
 پڑ صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ (۴) بمعنی شعبہ قبیلہ ہم مؤلف
 عرض کند کہ معنی اول حقیقی است چنانکہ شب تیره و خانہ تیره کہ روشن نباشد و معنی دوم
 مجازش بمعنی سیاہ چنانکہ رنگ تیره و روی تیره و معنی سوم ہم مجاز آن کہ آب ناصاف
 ہم کہ ورتی دارد و بمعنی چہارم اسم جامد فارسی جدید (اردو) (۱) دیکھو تار یک
 (۲) کالا سیاہ (۳) ناصاف۔ مکرر (۴) قبیلہ کی ایک شاخ۔ مونت۔

تیرہ باشند استعمال۔ صاحب آصفی (۵) ابر رحمت فیض بادروامن ترمی بردو	تیرہ باشند استعمال۔ صاحب آصفی (۵) ابر رحمت فیض بادروامن ترمی بردو
ذکر تیرہ بودن کردہ از معنی ساکت و از شد	تیرہ باطن را نظر بر ظاہر حال است و بس پڑ
مصدر تیرہ باشند پیدا است (خرو ۵)	(اردو) بد باطن منفسد۔ اور ترکیب فارسی
باز آگہ شہری تو تار یک و تیرہ باشد پڑ	تیرہ باطن بھی کہہ سکتے ہیں اوس شخص کو جو بد باطن ہو
در شہر بود نتوان باند کہ در جہان ہم پڑ	(الف) تیرہ بخت اصطلاح۔ بقول بحر
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و مرادف تیرہ بود	و بہار بمعنی بد بخت مؤلف عرض کند کہ اسم
(اردو) تیرہ ہونا۔	فاعل ترکیبی است (ظہوری ۵) مہر را تیرہ

تیرہ باطن اصطلاح۔ بقول بحر بد باطن و	بخت خواندہ پڑ تا ترا ذوق گشت غمتا
مفسد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی پڑ و از ہمین است۔۔۔۔۔	بخت خواندہ پڑ تا ترا ذوق گشت غمتا
است بمعنی کسی کہ باطن اور روشن نباشد و عیب	تیرہ بخت بمعنی مصدری (ظہوری
عجم تصدیق این معنی کنند (میرزا رضی دشت)	(۵) آفتاب از تیرہ بختی ہای خود گردید

<p>داغ و فرع های کوی او در سایه دیوار زد و برهان و اندک نایه از دنیا مؤلف عرض کند (ارو) الف تیره بخت بقول آصفیه - که قلب اضافت خاکدان تیره موافق قیاس است بد نصیب - بد بخت - بد قسمت (ب) تیره بختی معاصرین عجم بر زبان دارند (ارو) دنیا بمعنی بد قسمتی - بد بختی که میگویند - مؤنث - مؤنث -</p>	<p>تیره بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند و یوانه مؤلف عرض کند که موافق قیاس که مرادف تیره باشدیدن است که گذشت است اسم فاعل ترکیبی (میر معری ه) قیاس و سندان برای آنست که همد را بنجا نقل کرده خشم تو و دشمنان تیره خرد و قیاس مصر و (ارو) و یکم تیره باشدیدن - پشه است و آتش قراق بوز (ارو) اجتمع تیره حال استعمال - بقول بحر و بهار و اند معنی بد حال (مجد مکر ه) چون زلف این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند یار کرد و مرا چرخ خیر سر بوز چون حال دوست بمعنی حقیقی است چنانکه از سندانش پیدا است کرد و مرا و هر تیره حال و مؤلف عرض کند که و درین سند استعمال تیره داریدن باشد اسم فاعل ترکیبی است - موافق قیاس (ارو) عیبی ندارد که داشتن و داریدن مرادف یکدیگر تیره حال - ترکیب فارسی بد حال کو که است (واصف نیرودی ه) زبان روشن سکتین - از پس تیره دارد و رگارم را بوز بخا موشی و صفت تیره خاکدان استعمال - بقول بحر و بهار کهنه شمع فرارم را بوز (ارو) تیره رگنه</p>
---	---

جیسے وہ ہمیشہ اپنے مکان یا مقام کو تیرہ رکھتا ہے
لیکن روشنی نہیں پسند کرتا۔

تیرہ درون اصطلاح۔ بقول بحر معنی بد (اردو) دنیا۔ مؤنث۔ دیکھو تیرہ دست۔

باطن و مفید مؤلف عرض کند کہ مرادف
تیرہ دل است کہ می آید و معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) بد باطن اور مفید۔

تیرہ دست اصطلاح۔ بقول برہان
جامع و بحر و (ناصری در ملحقات) بفتح وال
اجد و سکون بین بعض و تہای قرشت کنایہ بد باطن مفید۔ اور ترکیب فارسی تیرہ دل بھی
از دنیا و عالم است مؤلف عرض کند کہ کہہ سکتے ہیں۔

موافق قیاس (اردو) دنیا۔ مؤنث۔ تیرہ رامی اصطلاح۔ بقول بحر احمق و دیوانہ
تیرہ و شرت اصطلاح۔ بقول رشیدی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی (خواجہ

دنیا۔ صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این شیرازے) و لا ہمیشہ مزین راہ زلف و بلند
کرده و خان آرزو گوید کہ دنیا بہ انواع غلط چوتیرہ رای شدی کی کشایدت کاری و
وقفہ سیاہ است و در برہان بسین ہلکہ کند (اردو) تیرہ راس۔ ترکیب فارسی احمق
اغلبکہ این تصحیف است مؤلف عرض کند اور دیوانہ کو کہہ سکتے ہیں اور تیرہ مخر بھی۔

کہ چہ انگوٹیم کہ این اصل است و آن مبدلش
تیرہ رو اصطلاح۔ بہار و زمین بذیل تیرہ کر

چنانکہ جاموش و جاموس و جادار و کہ آن را
نفت مستقل و انیم چنانکہ ہمد را بنجا نوشته ایم

تیرہ دل اصطلاح۔ بقول بحر بد باطن و
مفید مؤلف عرض کند کہ مرادف تیرہ درون
کہ گذشت اسم فاعل ترکیبی (صائبے)

بچشم کم بسین ای تیرہ دل ما تیرہ روزان را
کہ صد آئینہ از یکشت خاکستر شود پیدای (اردو)

تیرہ رامی اصطلاح۔ بقول بحر احمق و دیوانہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی (خواجہ

دنیا۔ صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این شیرازے) و لا ہمیشہ مزین راہ زلف و بلند
کرده و خان آرزو گوید کہ دنیا بہ انواع غلط چوتیرہ رای شدی کی کشایدت کاری و
وقفہ سیاہ است و در برہان بسین ہلکہ کند (اردو) تیرہ راس۔ ترکیب فارسی احمق
اغلبکہ این تصحیف است مؤلف عرض کند اور دیوانہ کو کہہ سکتے ہیں اور تیرہ مخر بھی۔

تیرہ رو اصطلاح۔ بہار و زمین بذیل تیرہ کر

مؤلف عرض کند که معنی سیاه روز باشد و تاریکیم	تیره روزی اصطلاح بقول اند
ملاطفره چو بی نور شد آفتاب کدو و جهان طرب	و عیانت معنی عیاری و مکاری مؤلف عرض
میشود تیره رو (ارو) سیه رو و تیره رو و بھی	کند که به لحاظ تعریف تیره روز معنی بد بختی
بترکیب فارسی گفته میهن	باشد (مهوری) تیره روزیت ظهور
تیره روان اصطلاح بقول بحر معنی بد باطن مفسد	از کیفیت که بشام تو سحر محتاج است
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (افروسی)	(ارو) عیاری مکاری بد بختی بد بختی
(کمون پیش کرسیوز آید و روان بر پیاده چنان خوار	تیره ساختن استعمال صاحب آصفی
او تیره روان (ارو) بد باطن مفسد	ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
تیره روز اصطلاح بقول بحر معنی بد بخت بهار گوید که	کند از سندش استعمال تیره سازیدن روز
مراد همان تیره بخت مؤلف عرض کند که موافق قیاس	پیدا است علی بنی ندارد که معنی حقیقی است
است اسم فاعل ترکیبی (صائب) تیره روزان میباشند	و ساختن و سازیدن هر دو یکی است که می آید
صائب قدیم و شام زلف آخر فریاد غریبان می رسد (مهوری)	(آصفی) روز ما تیره ز خط لب جانان
(روی گرمی آفتاب از تیره روزانش ندید که خوشتر	سازی و روزی خضر کنی چشمه حیوانی را
هوا کسایه دیوار داشت (ارو) بد بخت بد بختی	(ارو) تیره و تاریک کرنا
تیره روزگار اصطلاح بقول اند بوالفرنگ فرنگ	تیره سر انجام اصطلاح بقول بهار
مؤلف عرض کند که معاصرین تخم تصدیق این می کنند	مراد تیره روز که گذشت صاحب بحر هم
که مراد تیره روز است (ارو) و کیو تیره و	بخر بانش (ملا نصیر ممدانی در خطبه الخلب

آورده - نشر) این روشن ضمیر تیره سر انجام
کاری کرد و الخ **مؤلف** عرض کند که هم
فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو)
و یکو تیره روز -

تیره شدن آب ستم مصدر اصطلاحی
بقول مؤید بجوالة فنییه - اسی عالم مؤلف عرض

کند که باعتبار معنی مصدری خلاف قیاس -
و خلاف محاوره و خلاف لفظ - نه هار این
را صحیح ندانیم این است تأیید فضلای

(اردو) ناقابل ترجمه -

الف تیره شدن استعمال - صاحب

اصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از اسناد

(تیره شدن چشم و تیره شدن جهان) پیداست

(آوری اسفرائینی) چشم من تیره شد از فرقت

یوسف و ولی بچشم دارم که کیس می رسد از پیرانش

ب (حافظ شیرازی) مرغ دلم طاهر است

قدیمی عرش آشیان با از قفس تن طول تیره

شده از جهان ب و ظهوری هم استعمال (تیره شدن
بخت) کرده (ه) می شود تیره بخت ترا از زراعت
استخوان مرا بخت خورد ب و صاحب بجز ذکر
ب) تیره شدن آب اختران بمعنی

رفتن آب و طراوت و روشنی اختران آورده
و بهر

ج) تیره شدن از چهری را بمعنی ناخوش

و در هم شدن نوشته و پندش شعر حافظ را

نقل کرده که بر الف گذشت **مؤلف** عرض

کند که الف بمعنی حقیقی اوست لازم تیره کردن

و ب وج بمعنیش که مذکور شد کنایه باشد

و اخافت الف بسوی دیگر الفاظ هم شود

(اردو) الف تیره هونا - روشنی باقی نماند

ب) ستارون کی روشنی باقی نماند

ج) کسی چیز را ناخوش او رکدر هونا -

تیره کامل اصطلاح - بقول بحرامه که قمر

باشد **مؤلف** عرض کند که مقصود غیر بدر باشد

ولیکن کنایه لطیف هم نیست و بجا نلفظ و ترکیب
لفظ معنی را تعلقی واضح نباشد صاحب نقل که از سند دوم استعمال مصدر کردن پیدا
برهان با وی این لغت است و صاحب نقل که بیا پیش می آید (ار دو) تیره و تار کرنا
نگارش و صاحب انتهم نقل کرده مور تیره کناسی اصطلاح بقول بهار و
عرض کند که همه محققین غور نکرده اند مابدون بحر و ارسه چیز نیست طویل سهرین مثل
سند استعمال این اصطلاح را تسلیم نکنیم معیار بیل که کناسان برای گرد آوردن نجاست
عجم هم این را بر زبان ندارند (ار دو) چاند دارند (حکیم شغائی) که هیکه میولای و جو
تیره گردون استعمال صاحب آصفی ذکر تو دو و تخم است که از تیره کناسی و از کسه
این کرده گوید که معنی ناخوش و در هم گردون گلکار و مکتوف عرض کند که درین اصطلاح
مؤلف عرض کند که از اسنادش تیره گردون کناسی اصل است و های متور بر تیره گردون
ماه و تیره گردون زندگانی پیدا است عینی ندانی نماید معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که از ان این مصدر پیدا است ولیکن اختلاف (ار دو) خاکروبون کاوه کفچه جس سده
داریم در معنی که معنی حقیقی است و دیگر معانی میلا صاف کرتی من رنگر
بوجه اصناف پیدا می شود (سلمان ساوجی) تیره کوکب اصطلاح بقول بحر و بهار
(س) زمانه میر و شنش تیره گردون دور اند معنی بدبخت مؤلف عرض کند که
رسید آفتابش بر روی (صائب) مکن اسم فاعل ترکیبی است اگر چه سند استعمال
بحرف طبع تیره زندگانی خویشش و ذکر و در پیش نشد عینی ندارد معاصرین عجم هم بر زبان

دارند (ار و و) دیکو تیره بخت -

عرض کند که ما با اعتبار صاحب جامع و ناصری

تیره گردیدن استعمال - صاحب آصفی

که محققین اهل زبانند این را تسلیم کنیم و ماخذی

تیره شستن ذکر این کرده از معنی است

خوش هم دارد که خان آرزو از و خبر ندارد

مؤلف عرض کند که مرادف تیره شدن است

که گذشت (ناظم هروی) ولی چند آن بود چنانکه محققین صراحت کرده اند استعمال گیل معنی

پر تو صبر و که خورشیدش نگر و تیره چون ابرو

(قاسمی گوینا دی) چو افراشت در که تیره باشد همان شراب در و آمیز است -

غنیچان بارگاه جهان تیره گشت از غبار (ار و و) در و آمیز شراب - مؤلف - ناصری

سیاه (ار و و) دیکو تیره شدن -

تیره گل اصطلاح - بقول برهان و بروجاج

با کاف فارسی بر وزن تیره دل بر سر دال ممل

آب و شراب در و آمیز صاحبان جهانگیری قیاس باشد (ه) مثل که کند کاذری کسوت

و ناصری در ملحقات ذکر این کرده اند خان

آرزو در سراج می فرماید که شراب در و آمیز (ار و و) کالما کمل - مذکر -

و آب کلد راست و گل معنی حقیقی است

اطلاق گل اکثر بر خاک نذاک بود لیکن تحقیق آنست

که مطلق خاک است چنانکه گل از منی مؤلف است (خواجہ نظامی) بدین میندسه

دیوانه مؤلف عرض کند که اسم فاعل تریبی

ز این تیره مغز بر افروخت شاه آن نمودار چه خوش تیر مندی است چو تیر عجمی گفت که عجمی
تغریز (ارو) دیوانه احمق -

تیره مغزی اصطلاح - بقول فدائی - نادانستگاری است فارسیان تقریباً استعمالش برای عطار
و بیانشی و جهالت است مؤلف عرض کند

که یای مصدری بر تیره مغز یاده کرده اند که در دجا وار و که از همین خیال فارسی دانان
(ارو) نادانی - دیوانگی جهالت نوشتند

تیره میفکن استعمال - بقول مؤید مطبوعه در عجم تیر مندی می گویندش بلکه تیر فلک گویند
ای دعای بد کن مؤلف عرض کند که تیر من

معنی دعای بد کردن بجای خود گذشت و تیره **تیر شستن** استعمال - صاحب آصفی ذکر
معنی دعای بد نیامده در دیگر نسخ قلمی همین

لغت را (تیر میفکن) نوشته زیادت با که از سندش استعمال مصدر نشینیدن پیداست
هنوز در آخر تیر تصرف مطبع نو کشور است که مرادف شستن است و بجای خودش می آید

و حق آنست که چون ذکر مصدر مرکب بجای (د) ناسته روی تیره نشینم پیش او یک چشم
شد از مشتقاتش بجای کردن فضولی است از و چون کوک بد فهمز او ستاوی (ارو)

حالت تیرگی بین میهنای بری حالت بین میهنای
(ارو) دعای بد کنر -

تیر مندی اصطلاح - بقول مؤید مطبوعه بجای تیره نهاد اصطلاح - بهار بذیل تیره ذکر
بجای تیره عطار و مؤلف عرض کند که سجا

عطار و تیر گفته اند نه مندیان یکی از معاصیر
درست گفته که تیر معنی عام ستاره لغت سنسکر

است فارسیان تقریباً استعمالش برای عطار
که یای مصدری بر تیره مغز یاده کرده اند که در دجا وار و که از همین خیال فارسی دانان

(ارو) نادانی - دیوانگی جهالت نوشتند
تیره میفکن استعمال - بقول مؤید مطبوعه در عجم تیر مندی می گویندش بلکه تیر فلک گویند

ای دعای بد کن مؤلف عرض کند که تیر من
معنی دعای بد کردن بجای خود گذشت و تیره **تیر شستن** استعمال - صاحب آصفی ذکر

معنی دعای بد نیامده در دیگر نسخ قلمی همین
لغت را (تیر میفکن) نوشته زیادت با که از سندش استعمال مصدر نشینیدن پیداست

هنوز در آخر تیر تصرف مطبع نو کشور است که مرادف شستن است و بجای خودش می آید
و حق آنست که چون ذکر مصدر مرکب بجای (د) ناسته روی تیره نشینم پیش او یک چشم

شد از مشتقاتش بجای کردن فضولی است از و چون کوک بد فهمز او ستاوی (ارو)
حالت تیرگی بین میهنای بری حالت بین میهنای

(ارو) دعای بد کنر -
تیر مندی اصطلاح - بقول مؤید مطبوعه بجای تیره نهاد اصطلاح - بهار بذیل تیره ذکر

بجای تیره عطار و مؤلف عرض کند که سجا
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

مرادف تیره روان باشد که گذشت (مساب) پہلوی قندیل کشند و از تیره هوایی شد اگر
 (۵) از صبح حشر تیره نهادان الم کشند و پوف فرماید و در چشم ستاره آتشین میل کشند
 ز روی آیه خجالت نمی کشند (ار دو) و دیو صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی اول قاف
 تیره روان ترکیب فارسی تیره نهاد اس شخص و از باقر صفا می باشد و بد (۵) آوار گیم منزل مقصود
 کو که می گویین جو بد روش بود -
تیره هوایی اصطلاح بقول بحر و وارسته کند که معنی اول تیریت که بر نشانه رسد بلکه در
 (۱۱) تیری که به هوا اندازند و آن معروف است و معنی دوم مجاز آن سند وارسته که از طهوری برآ
 و (۱۲) قسمی از آتش بازی (طهوری ۱۵) شب معنی اول آورده برای معنی دوم چنان است (ار دو)
 ز دکان بروی مه نیل کشند و جرم مه و خور و تیره جویمین را جایگزین کرد (۱۲) هوایی بیوت یک تیره
تیره بقول برهان و جهانگیری و رشیدی با ثانی مجهول بر وزن بی چیز (۱۱) شاخ
 جامه را گویند که چابوق است و (۱۲) بال و پر مرغان را هم (حکیم سوزنی ۱۵) هر روز
 به نو جامه شادی و طرب پوش و تا جامه غم را بدرد دامن و تیریز (۱۵) سعد مسلمان ۱۵
 هست پیراهنی و شلواری پانیت بر هر دو نیقه و تیریز (۱۵) امیر معری ۱۵) مگر که کیهان
 اندر ضیافت نوروز و بریده اند سر زراغ بر سر کهسار و پاک بسته اند همه تیریز زراغ بر
 تیریز و که کرده اند همه خون زراغ بر متعار و صاحب سروری بزرگ معنی اول گوید که
 بخند تخیالی تیریز هم آمده صاحب ناصری ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سر
 بزرگ معنی اول گوید که این را خالق هم گویند و ذکر معنی دوم هم نموده مؤلف عرض کند

که حقیقت این بمعنی اول چه چیز است بر تیر نیز گذشت که مخفف این است که آن را در هندی
 کلی گویند و چالوق و خالوق را محققین فارسی زبان نیاورد و ماند و بر آستین اشاره تیر نیز
 نیست و بعضی معاصرین عجم این را بمعنی سنجاف و عطف گویند که اطراف دامن و بر روی
 آستین های جامه دوزند و بعضی از اینها تصریحی کنند که از آن همان کلی هندی معلوم
 می شود و صاحب مؤید بر تیر نیز مطلق پیراسن نوشته حیف است که تحقیق این قابل اطمینان
 نشد و هر چه به تحقیق می رسد همین قدر است که تیریز در فارسی شاخ جامه را نامند که
 دو مثلث باشد از دو طرف جامه و تخریصی معرب تیریز است و بهندی کلی نام دارد و
 پس آنچه ما در ترجمه معنی نوزدهم تیر ذکر سنجاف کرده ایم بقبول بعضی معاصرین عجم باشد
 و حقیقت همانقدر می نماید که بر تیر نیز مخفف این گذشت (ار دو) را املوس کی کلی نوشت
 (۲) طیبور کے بال و پر۔ مذکر۔

تیری که از کمان جست باز نمیکرد و مثل (ار دو) دکن مین گفته مین اب	صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی کیا کر سکتے ہو تیر کمان سے چل چکا جو
ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این هونا تھا وہ ہو گیا اب کچھ علاج نہیں	مشل ریجانی استعمال کنند که در کاری غلطی بات ہاتھ سے نکل گئی۔ موقع باقی
راہ یافتہ باشد و موقع اصلاح بدست نباشد نہیں رہا	

تیر قبول برهان دجامع کبر اول و سکون ثانی مجهول و زای نقطه وار د ا معروف
 که نقیض کند باشد و در ترکی یعنی زود و تعجیل و شتاب است و با ثانی معروف (۳) همد

خزین که از راه پائین برآید بهار بزرگ معنی و دوم گوید که بالنظر دادن مستعمل و بزرگ معنی اول نیز
 که چون دولت تیز و نگاه تیز و امثال آن و (۳) کنایه از زخم مهلک (کمال خجسته) مژه
 تیز است و غمز و تیز و قوتیز و ریختن خون عاشقان بستیز (۴) ظهوری (۵) از نگاه تیز هر جاست
 بهشت تیز ریختن (۶) از دل و جان بر سر هم کیمیا نچیر ریختن (۷) نظامی (۸) بر افتاد و بار
 بدان زخم تیز برآمد ز گیتی کی ریختن (۹) صاحب ناصری بر معنی اول قناعت کرده (۱۰) و خان
 آرزو در سراج بر معنی اول و دوم قانع مؤلف عرض کند که معنی اول و دوم اسم جامه
 فارسی زبان است و معنی سوم مجاز معنی اول مرادف تند میچ خصوصت بازخم ندارد -
 (ارو) (۱۱) تیز و یکپویران (۱۲) گوز - مذکر (۱۳) مهلک - صاحب آصفیه فی تیز یعنی
 قوی بھی لکھا ہے۔

<p>تیز آهنگ اصطلاح - در استعمال ظهوری که بوجه شرکت ادویه تیز و اکال شود که چون بر معنی تند آهنگ و بلند آهنگ مؤلف عرض جسم طلا کنند جلد زخم گیر و معاصرین عجم بر زبان کنند که موافق قیاس است (۱۴) ناله در کاو دارند و مرادف تند آب (ارو) تیز آ کاو تیز آهنگ (۱۵) و روی نهان و فینه ما (۱۶) و یکپویرند آب - مذکر - (ارو) تیز آهنگ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں تیز بال اصطلاح - بقول اندک جوالہ فر رنگ معنی تیز پر مؤلف عرض کند کہ تیز آب اصطلاح - بقول اندک جوالہ فر اسم فاعل ترکیبی است پرواز به تیزی کنند رنگ معروف مؤلف عرض کند کہ آب مخصوص است برای طیور چنانکہ تیز و قمار مخصوص</p>	<p>تیز آهنگ اصطلاح - در استعمال ظهوری که بوجه شرکت ادویه تیز و اکال شود که چون بر معنی تند آهنگ و بلند آهنگ مؤلف عرض جسم طلا کنند جلد زخم گیر و معاصرین عجم بر زبان کنند که موافق قیاس است (۱۴) ناله در کاو دارند و مرادف تند آب (ارو) تیز آ کاو تیز آهنگ (۱۵) و روی نهان و فینه ما (۱۶) و یکپویرند آب - مذکر - (ارو) تیز آهنگ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں تیز بال اصطلاح - بقول اندک جوالہ فر رنگ معنی تیز پر مؤلف عرض کند کہ تیز آب اصطلاح - بقول اندک جوالہ فر اسم فاعل ترکیبی است پرواز به تیزی کنند رنگ معروف مؤلف عرض کند کہ آب مخصوص است برای طیور چنانکہ تیز و قمار مخصوص</p>
---	---

به انسان و بهایم (ارو) تیز پرواز بقول تقییر کرد (اوله) ز شوق بوسه جمال
آصفیه جلد اثر فی والا۔

تیز بین اصطلاح بقول بهار و اند معروف کشید (ارو) الف تیز نظر کرنا ب
مؤلف عرض کند که کسی که بصارت و بینائی تیز بینی تیز نظری مؤلف است۔

او تیز باشد و در بین (ظهوری) تیز بین اصطلاح بقول بهار و اند معروف
باد آفتاب پرست و تابه بیند که باستانی است مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است

پ (ارو) تیز نگاه اس شخص کو یکہ سکتے بمعنی تیز رفتار یعنی روندہ بہ تیزی مقابل۔
مین جو دور کی چیز مشاہدہ کرے او جس است رفتار (ظهوری) شود و توسن

مین دور بینی کی قوت ہو۔
گر یہ اسم تیز پامی پو برو ہی ز مدھر زمان ہای

(الف) تیز بین کردن استعمال ظهوری ہای پ (ارو) تیز و جلد چلنے والا۔

(ب) تیز بینی استعمال الف تیز پ اصطلاح بقول اند جو الہ فرنگ فرنگ

معنی دور بین کردن و استعمال ب بمعنی دور بفتح بای فارسی همان تیز بال است کہ گذشت

بینی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

است و ب بمعنی حاصل بالصدیقین است کہ (ارو) و تیز تیز بال۔

گذشت زیادت یای مصدر (ظهوری) تیز تاخلف استعمال صاحب آصفی ذکر این

(ه) کحل حیرت کردہ خوش قریبانیان را کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از

تیز بین پو وہ چہ دید آنکس کو در کسب جلا سند استعمال مصدر تا زیدن پیداست عینی ندارد

کہ تاخیر و تاخیرین ہر دو مرادف یکدیگر است

کہ گذشت (کمال اصفہانی ۵) فلک و آسمان و یکھو تیز تک ۔

ہمیشہ تاخت پریم کہ بدار پڑ زہرہ توام آہستہ

و تیز ستارہ (اردو) جلد چلنا ۔ تیزی کے

ساتھ تاخت کرتا ۔

تیز تک اصطلاح ۔ بقول بہار معروف

مؤلف عرض کند کہ بمعنی تیز رو باشد مخصوص

برای ارب و چار و ایان (میر خسرو تہذیب

اسپان ۵) ہر یک از ان تیز تک و خوش خرام

و قطع زمین کو وہ بہ تیزی گام (اردو)

تیز رو ۔ تیز چلنے والا ۔ گھوڑے کے لئے تیز

تک کا استعمال بہ ترکیب فارسی کر سکتے ہیں ۔ (بابا فغانی ۵) فکر کن کنید آن ترک تیز چنگ

تیز جلو اصطلاح ۔ بقول بہار و آند معروف

مؤلف عرض کند کہ بمعنی تیز عنان کہ جلو یعنی

عنان اسب می آید و این صفت مخصوص

است حاصل این تیز تک باشد (صائب

۵) برق از تندی خود ز و وفائی گرد

نہست ممکن کہ باز و سر خود تیز جلو (اردو)

تیز چشم اصطلاح ۔ بقول بہار و آند معروف

مؤلف عرض کند کہ مرادف تیز بین است

کہ گذشت (ظہوری ۵) در نگاہ تیز چشمان

سر شوق و رذاق تلخ کامان شکری (اردو)

تیز چشم ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں بمعنی تیز نگاہ

تیز چنگ اصطلاح ۔ بقول بہار و آند

معروف مؤلف عرض کند کہ بمعنی تیز پنجد

تیز چنگال کہ چنگال بہ تیزی زندیا چنگال

تیز باشد مخصوص برای درندگان و طیور ہم ۔

(بابا فغانی ۵) فکر کن کنید آن ترک تیز چنگ

تیز چنان رساند کہ از استخوان گذشت

تیز چنان کہ در کلام فغانی کہ بمعنی تیز دست مستقل

شد (اردو) تیز چنگ اس درند جانور

یا پرندے کو کہہ سکتے ہیں جس کے ناخن تیز ہوں

تیز چنگ

تیز چنگ

اور تیز دست انسان کے لئے یعنی وہ شخص جس کا ہاتھ تیزی سے پڑے۔

تیز خاستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر خیزیدن

پیدا است عیبی ندارد کہ خاستن و خیزیدن

مراد فکد گیر است (خسرو) تیز چوکش

فرس تیز خیزد صورت و معنی بصفت هر دو

تیز چوکش میباد کہ از سند بالا اصطلاح تیز

خیز پیدا است کہ بجایش می آید و ظاہر است کہ

آن اسم فاعل ترکیبی است از زمین مصدر و

استعمال ملحقات این غیر از مرکب تیز خیز (از نظر ما)

گذشت ولیکن خلاف قیاس نیست و استعمالش

غلط نباشد (ارو) تیزی کے ساتھ اٹھنا۔

تیزی کے ساتھ چلنا۔

تیز خواندن | مصدر اصطلاحی۔ عرفی استعمال

این کرده مؤلف عرض کند کہ معنی خواندن

بر آواز بلند البتہ موافق قیاس است (لہ)

نوار التلخ تری زن چو ذوق لغتہ کم یابی پڑھنا

را تیز بخوان چو محل را گران بینی بجز (ارو)

تیزی کے ساتھ آواز کرنا۔

تیز خیز | اصطلاح۔ بقول بہار و اندر معروفت

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

معنی تیز و اکثر بصفت اسم مستعمل سند

از تیز خسرو بر (تیز خاستن) مذکور شد (ارو)

تیز رو۔ تیز چلنے والا۔

تیز دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

یای معروف بمعنی گوز زدن مؤلف عرض

کند کہ بہار بذیل تیز ذکر این کرده (عمر خیام)

ای چرخ ہمہ خیس را چیرد ہی پڑ کر ما بہ

و آسیا و ولیرد ہی پڑ آ زادہ بنان شب کر و کا

باشد پڑ شاید کہ بریش اسے فلک تیز د ہی پڑ

خفی میباد کہ ازین سند استعمال مصدر و ہمید

پیدا است کہ بجای خودش می آید عیبی ندارد

(۹۸۸۱)

کہ مرادق وادون است (اردو) گوزاڑانا۔ بمعنی تیز و مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل تیز
 گوزاڑانا۔ بقول آصفیہ۔ پادنا۔ پادمارنا۔ پادگانا۔ است در کلام پیشینیان استعمال این بنظر نیاید
 تیزوان اصطلاح۔ بقول بحر و اندک بمعنی موافق قیاس است (اردو) دیکھو تیزو۔
 مؤلف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است تیز وندان اصطلاح۔ بقول بہار و اندک
 از قبیل عطر و ان و امثال آن ولیکن سند کنایہ از حریم و طامع می فرماید کہ تیز کردن
 استعمال این از نظر مانگداشت (اردو) وندان بر چیزی حرص و طمع کردن است۔
 مقدر کون۔ مونت۔ (شیخ شیرازے) بگفتانیک مردی کن چند
 تیز دستی استعمال ظہوری استعمال این کہ کرد و خیرہ گرگ تیز وندان پڑ مؤلف
 بمعنی چاکدست کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
 موافق قیاس است (۵) از تیز دستی مطلب حریم۔ طامع۔
 چونامہ بر قاصد پڑ ز شوخ چشمی ساقی چو جام تیز دولت اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ یکایک
 میزنند پڑ (اردو) تیز دستی۔ بقول آصفیہ بمرتبہ بلند رسیدہ باشد مؤلف عرض کند کہ
 فارسی۔ اسم مونت۔ جلدی جلدی ہاتھ لگانا اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بر زبان معیار
 چالاک کی۔ زود کاری (نکبت ۵) کیا تیز و تیار عجمیت وند استعمال از نظر مانگداشت (اردو)
 کہون قاتل کی اپنے مین پڑ تلوارین اتنی مارین تیز دولت بترکیب فارسی اس شخص کو کہہ سکتے
 کہ بس کر یا اتو پڑ ہن جو دفعہ مرتبہ پر پہنچا ہوا اور دولت مند ہوا
 تیز دم اصطلاح۔ بقول معاصرین عجم تیز دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

<p>کرده از معنی ساکت و از سندش استعمال مصدر</p>	<p>توسلام نفس با بیرون (اوله) خود میدهم</p>
<p>پیدین پیداست که بر تیزبین گذشت مؤلف</p>	<p>انصاف رخصت سوا لم ی از تیز زبانیم</p>
<p>عرض کند که عیبی ندارد که دیدن و پیدین مراد</p>	<p>لبش کند جوابت ی (ارو) الف</p>
<p>یکدیگر است و این معنی دیدن به تندی و تیزی است</p>	<p>تیز زبان اس شخص کو که سکتے ہیں جو سخت</p>
<p>و ووزنگریستن هم (ارو) تیزی کے ساتھ</p>	<p>زبانی کرے یا تیزی کے ساتھ گفتگو کرے۔</p>
<p>و کیفیات دور تک دیکھنا۔</p>	<p>(ب) تیز زبانی بھی بار و مین مستعمل ہے۔</p>
<p>تیز و استعمال بقول اندک جوالہ فرهنگ</p>	<p>بمعنی سخت زبانی۔</p>
<p>فرنگ بمعنی تیز گام مؤلف عرض کند که اسم</p>	<p>تیز ساختن استعمال صاحب آصفی نوکر</p>
<p>ترکیبی است یعنی تیز رونده (ارو) تیز و</p>	<p>این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند</p>
<p>جلد چلنے والا۔</p>	<p>که از سندش برافروختن و مشتعل کردن پیدا</p>
<p>(الف) تیز زبان اصطلاح ظهوری</p>	<p>(فغانی شیرازی) که بر فروخت زخمی رو</p>
<p>(ب) تیز زبانی استعمال ب کرده</p>	<p>آفتاب مراد که تیز ساخت بر آتش دل کیاب</p>
<p>مؤلف عرض کند که الف بمعنی کسی که سخن</p>	<p>مراد (ارو) تیز کرنا مشتعل کرنا بھرکانا۔</p>
<p>به تندی و تیزی کند بزبان معاصرین عجم است</p>	<p>تیز شدن استعمال صاحب آصفی ذکر</p>
<p>و از همین است این اصطلاح زیادت یای</p>	<p>این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند</p>
<p>مصدری بمعنی تندی و تیزی در سخن ظهوری</p>	<p>که بمعنی حقیقی است چنانکه فلان با ما در سخن تیز</p>
<p>(ه) ناله تیز زبان تر ز فغان می خواهم که بد</p>	<p>شده است یعنی سخن به تیزی و تندی کند۔</p>

(قاسمی گونا بادی) انی کلک من در سخن اسم فاعل ترکیبی کسی که شوق او تیز باشد یعنی بسیار تیز شد و چون متعارف طوطی شکر ریز شد و (اردو) شوق دارنده (ظهوری) تیز شوقان برده تیز بونا گفتگوین -	کعبه بی راحت خود و پای از دیده گفت و به
---	---

تیز شست اصطلاح - بقول بحر و بهار مغیلان بخشد و (اردو) تیز شوق - اس شخص و اند معنی تیر اندازی که تیرش از نشان کوکبه سکتے ہیں جو نہایت مشتاق ہو -	
--	--

لکھنؤ (علی خراسانی) بنواخت مرغ تیز طبع استعمال - بقول اند بجا الہ فرنگ	
--	--

دل رانگہت بہ تیر مرگان و نبود چو تو حرفی فرنگ بمعنی ذکی و تیز فہم مؤلف عرض کند بخدا بہ تیر شستی و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی کسی کہ فہم او تیز از سندا بالا استعمال تیز شستی پیدا است - باشد اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تیز فہم عیبی ندارد کہ از ہمین تیز شست زیادت ذکی - تیز طبع -	
---	--

یابی مصدری مرکب کرده اند بمعنی تیر اندازی تیز غرم استعمال - بقول بہار و اند مرادف	
---	--

بہ تیرے کہ از شست بگذرو (اردو) تیز شوق مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی	
--	--

تیز شست ترکیب فارسی اس تیر انداز است (میر خسرو) کہ خدا لا مغل تیز غرم کوکبه سکتے ہیں جس کا تیر شانہ کو جھیک کر گز جا و سوی فرو راند بہ آہنگ رزم و (اردو)	
--	--

تیز شوق استعمال - بقول بہار مرادف و یکھو تیز شوق -	
---	--

تیز غرم می فرماید کہ ہر کدام معروف صاحب تیز عثمان استعمال - ظہوری استعمال این	
---	--

بد نقل بردارش مؤلف عرض کند کہ در صفت اسپ کہ وہ کہ بمعنی تیز روست	
--	--

(۱۰۰)

(س) پرچولان مباحش و تیز عنان پانوسن دوم بجای قلم رقم است (ار و و) تیز قلم
روزگار بدجلو است پانولف عرض بمعنی جلد نویس۔ زود رقم وہ شخص جو جلد
کند کہ موافق قیاس است (ار و و) تیز عنان لکھتا ہو جس کا قلم تیزی سے چلتا ہو۔
معنی تیز و گھوڑے کی صفت میں مستقل تیزک بقول برہان و جامع و اند با نامی ہو
ہو سکتا ہے۔

تیز فہم استعمال۔ بقول صاحب اندر و است مولف عرض کند کہ با حقیقت این
تیز طبع مولف عرض کند کہ کسی کہ فہم او بہتر از تیزک نوشتہ ایم کہ گذشت (ار و و)
تیز باشد و زو و فہم۔ اسم فاعل ترکیبی است و یکھوتر از تیزک۔

(ار و و) تیز فہم۔ ذکی اور چالاک کو کہہ سکتے تیز کار استعمال۔ ظہوری استعمال این معنی
میں جو ہر بات کو جلد سمجھ جائے۔

تیز قلم استعمال۔ بقول بہار و اند بمعنی کہ اسم فاعل ترکیبی است (س) خوابان میا
جلد نویس (عرفی س) عرفی ہمہ لافی بدعا تیز مفلس و منعم نہند فرق پوز عشق تیز کار بہ
قلم شو پز شباب کہ میدان نشو و تنگ قلم را روی وریا رسید پوز (ار و و) تیز کار اس
پامی فریاد کہ ظاہر آنست در یکجا انظار تسم شخص کو کہہ سکتے ہیں جو کام پھرتی اور تیزی
باشد تا قباح تکرار مرتفع شود۔ صاحب سے کرے۔

بحر و معنی لفظ ہمہ بالمش مولف عرض کند تیز کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
کہ اسم فاعل ترکیبی است و در اکثر نسخ در مصرع این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند

که معنی حقیقی است و شامل بر همه معانی تیز که بجایش
مین ترقی کرنا۔

گذشت و استعمال این تیز کرب و ملحقات
تیز کردن تیغ و خنجر استعمال۔ بهار ذکر
می آید (اردو) تیز کرنا۔

تیز کردن آتش | مصدر اصطلاحی۔ کند که معنی حقیقی است یعنی آب و آدن تیغ
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض

بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف و خنجر را و عام است برای هر قسم اسلحه آید
عرض کند که معنی بلند کردن شعله آتش باشد (ظهوری ۵) آنچه تیغ رشک تیز کن
موافق قیاس است (اردو) آگ کو بھڑکانا کہ رگ دوستی بریده شود، (صامت اصناف)

تیز کرنا۔ آتش تیز کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔
(۵) درشتنم گر آن مژہ پیر میکند و خنجر۔

تیز کردن آهنگ | استعمال۔ بهار سنگ سرمه چراتیز کند و خنجر مباد کہ دران
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض بالا استعمال مصدر کردن پیداست عیبی

کند که معنی حقیقی است یعنی آهنگ ساز را تیز سازد کہ مرادف کردن و بجایش می آید (اردو)
کردن (اردو) آهنگ ساز کو تیز کرنا۔ تیغ او خنجر وغیرہ کو تیز کرنا۔

تیز کرنا۔
تیز کردن دندان | مصدر اصطلاحی۔

تیز کردن بازو | مصدر اصطلاحی۔ بهار ذکر این کرده بر معروف قانع و صاحب

بهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار
عرض کند کہ معنی ترقی کردن در کار و بار نسبت (تیز کردن دندان بر چیزی) گوید کہ معنی

تجارت است (اردو) کار و بار تجارت طمع چیزی کردن است مؤلف عرض کند کہ

کنایه ایت (اردو) کسی چیز کی طمع کرنا۔ جلد جلد لکھنا۔

وکنین کہتے ہیں۔ وائتین تیز کرنا۔ یعنی طمع کرنا۔ تیز کر دین کسی را مصدر اصطلاحی۔

تیز کر دین طمع استعمال۔ بہار بیکرا این بقول بہار و بحر و اندکنا یہ از گرم کر دین

از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متوجہ و برانگیختن مؤلف عرض کند کہ موافق قیام

شدن بسوی چیزی است و از غفلت باز است و از سندی کہ می آید استعمال مصدر

آدن (اردو) طبیعت کو تیز کرنا غفلت کردن پیدا است عیبی ندارد کہ مرادف کردن

سے باز آنا۔ متوجہ ہونا۔ است (باقر کاشی) ہر جا رسم شکایت

تیز کر دین غمان مصدر اصطلاحی۔ آن شوخ سرگرم بہ تا از برای قتل خودش تیز

بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع مؤلف ترک نم بہ (اردو) کسی کو برانگیختہ کرنا بہار

عرض کند کہ معنی اسب را بہ تیزی راندن۔ تیز کر دین گوش مصدر اصطلاحی بہا

(اردو) گھوڑے کو تیزی سے چلانا۔ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

تیز کر دین قلم استعمال۔ بہار گوید کہ کنایہ کند کہ معاصرین عجم یعنی آماوہ سماعت شدن

از قلم رُدن قلم را تا خوب نوشتہ شود۔ و متوجہ بسبع سخن شدن استعمال می کنند (اردو)

مؤلف عرض کند کہ ما استعمال این ندیم کان تیز کرنا۔

و معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین ہم ذکر تیز کر دین منش مصدر اصطلاحی بہا

این نکردہ اند ظاہر بمعنی زود نوشتن است ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

و قلم بہ تیزی راندن (اردو) قلم تیز کرنا۔ کند کہ بدون سند استعمال این را صحیح ندانیم

<p>معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت و تیز کردن طبع البته بجای خود گذشت (ارو) و یکجه تیز کردن طبع -</p>	<p>ساتنہ چلتا ہو۔ تیز رو۔ تیز چلنے والا۔ (الف) تیز کر دیدن مصدر اسمی -</p>
<p>تیز کنین اصطلاح - چهار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سند بیر خسر و که به تحریف اسپ گوید پیدا است که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که کینه در دل دارد و به تیزی (د) بدین گونه و چینی تیز</p>	<p>بقول جبر و برهان و جامع و سراج و (ناصری در المحققات) بمعنی خشکین و قهر آلود شدن مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس و ... (ب) تیز کر دیدن غمزہ بمعنی حقیقی است</p>
<p>تیز گام اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که بمعنی تیز روست که قدم تیز و دارو (طهوری) تیز گامانی که اندوزند تعلیم رست و تارک آرایان بر ایشان افسر آن لازم تیز کردن و مراد ف تیز شدن است</p>	<p>صاحب آصفی سندان بذیل الف آورده (میلی هر دی) اگر دید تیز غمزہ مستش چون من و هر چند دست اول شفاعت قبا گرفت و (ارو) تیز کنین اس شخص کو ترکیب فارسی (الف) خشناک ہونا - (ب) غمزہ زیادہ ہونا - تیز ہونا -</p>
<p>تیز گام اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که بمعنی تیز روست که قدم تیز و دارو (طهوری) تیز گامانی که اندوزند تعلیم رست و تارک آرایان بر ایشان افسر آن لازم تیز کردن و مراد ف تیز شدن است</p>	<p>استعمال - از سند خسر و استعمال این پیدا است مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است چنانکه تیز گشتن تیغ و خار و ناخن و امثال اندازان کنند (ارو) تیز گام ترکیب فارسی ادس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو تیزی کے سنگین عمد گشتہ تیز (طهوری) خار خوش</p>

و رخیک بیل گشت تیز این همه ناخن زینها (۱) کنایه از مردم تند و تیز است که زود
 کل است (۲) (ار دو) تیزهونا تلوار و غیره که از جادو آینه صاحب بحر بکر معنی با او گوید
 تیز مشت افشار اصطلاح بهار گوید که (۲) معنی مردم تیز فهم هم بهار این را مراد
 که ظاهر امر او آن باشد که سر انگشت را در پنج تیزهوش گوید که مقصودش خیر از معنی دوم باشد
 ز انگشت حلقه کند و دیگر انگشتان را نیز خم خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی کرده و
 نمایند و بر دهن گذاشته آوازی کنند و آن صاحب ناصری در ملحقات مردم تذکره حمله
 تیزک نیز گویند (حکیم سوزنی ۵) ز رشت گوید مؤلف عرض کند که بهر دو معنی موافق
 افشار بودی بوسه او را بهار و سبب آورد و قیاس است (ار دو) (۱) و ده شخص جو
 سزای تیز مشت افشار شد و صاحب اندر تند او رتیز او را بدفراج هو جو ذراسی بات
 نقل نگار بهار و دیگر همه محققین ازین ساکت پرالجه جاعی او چها (۲) تیز فهم
 مؤلف عرض کند که ز ر و ط لای مشت افشار تیز ما بقول برهان و جامع و جهانگیری و سر
 ز ر نهایت خالص و نرم را گویند که بز ر و شت با ثانی مجهول و فون بالف کشیده محل تیزی
 پهن شود شاعر درین شعر (تیز مشت افشار) بر تیغ و شمشیر و امثال آن (جمال الدین عبدالرزاق
 سبیل جو گوز را گفته است دیگر هیچ و معاصرین ۵) ز و صف تیغ ره آن قاصر م که اندیشه و
 عجم هم از معنی شعر همین معنی را پیدا کرده بهار چتر بریده گشت چو بر تیز نیش کرد گذار و صاحب
 نوشته لغو است (ار دو) گوز مذکر ناصری گوید که نام معنی محل است مانند تنگنا و پنا
 تیز مغر اصطلاح بقول برهان و جامع مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد

خان آرزو در سراج و صاحب رشیدی هر دو بچه شیر ناخورد شیر پاشناسد همان موبد تیز و
 این را بیای آخر (تیز نای) نوشته اند و تخیانی بچه صاحب ناصری گوید که ویر معنی عقل و دانش
 آنره را اصلی دانند معلوم می شود که در ترکیب است بهار هم ذکر این کرده و خان آرزو در
 لفظ از لفظ کار گرفته اند که معنی حلقه می آید سراج نقل قول برهان کرده مؤلف عرض
 استماع شان دانیم اصل درین لغت نابدون کند که ما خد بیان کرده صاحب ناصری دست
 تخیانی است و زیادت یا تیز نای توان گفت است و اسم فاعل ترکیبی و مرادف تیز هوش
 (ار دو) بازه بقول آصفیه اسم مؤنث باشد (ار دو) و یکم تیز هوش.

و بار و هم شیر

(الف) تیز هوش اصطلاح بقول بهار

تیز نظر اصطلاح ظهوری استعمال این و اند مرادف تیز منظر (نظامی) گرفته سر
 معنی تیز چشم کرده که گذشت مؤلف عرض تیز هوشان منم پاشنه شاه گوهر فروشان منم پ
 کند که موافق قیاس است (ظهوری) می شود مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
 تیز نظر مرد به نظاره تیغ پیش روی جلگران را و زیادت یا مصدری
 سیری بر خیز و (ار دو) و یکم تیز چشم

(ب) تیز هوشی معنی هوشیاری و تیز هوشی

تیز و سر اصطلاح بقول بهار و جامع و هم مستعمل (ظهوری) فغانی از پی تیغ سخن
 سروری با و او بر وزن شیر گیر معنی تیز هوش ناچار می باید پاشنه گوی دارد کند فهمی تیز
 است چه ویر معنی هوش هم آمده و بسیار تیز هوشی را (ار دو) الف تیز هوش تیز
 خداوند تیزی را نیز گویند (فردوسی) بهار فارسی هوشیار او عقلند که سکه تن ب

هوشیاری عقلندی تیز دماغی تیز نبض
 تیزی بقول برهان یکسر اول و ثالث و داشتن مستقل خان آرزو در سراج بهرمان
 سکون ثانی مجهول و تحتانی (۱) بمعنی عربیت رشیدی بهر معنی مؤلف عرض کند که معنی
 و مراد از آن عربی نژادان فارسی زبانان باشند اول اماله تازی است و پس و بمعنی دوم
 عموماً و ایشان را تازی و تاجیک نیز خوانند محقق اسپ تیزی که مجر و تیزی هم اسپ
 و (۲) اسپ تازی را گویند خصوصاً و (۳) عربی را گفتند و بمعنی سوم اسم جاد فارسی زبان
 زنجبیل را نیز گفته اند و (۴) مقابل کندي است صاحب محیط ذکر این نکرد و بر زنجبیل
 صاحب جهانگیری بر معنی اول و دوم و سوم هر چه نوشته بالقلش بر معنی نهم تلک کرده ایم
 قانع و معنی چهارم را گذاشت (امیر خسرو) و از نیک زنجبیل در ذائقه تیزی باشد فارسی
 (۵) جنبش تیزی سواران دلیر و لرزه می آن را تیزی گفته باشند و معنی چهارم یاس
 افکند در اندام شیرازی فرماید که بمعنی اول مصدري بالغت تیز مرکب شده است
 منقرس است صاحب رشیدی گوید که بمعنی مقابل کندي (۱) عربی تازی
 اول عموماً و بمعنی دوم خصوصاً اماله تازی است مؤنث (۲) دومین بمعنی مستقل (۳) عربی
 (وله ۲) چون روز شد بلند شتری سوار گهوڑا نکرد (۴) زنجبیل و کمیو تلک که نوین
 پروا من گشتان به تیزی خورشید شد سوار و نکرد معنی (۴) تیزی بقول آصفیه فارسی - ام
 معنی سوم معنی چهارم را ترک کرد و بهار بکر معنی مؤنث کندي کا تقیض تندی - تلخی غضب
 چهارم می فرماید که چون تیزی تیغ و خزان و ناکی - گرم فراجی - سختی -

تیزی باختر اصطلاح

بقول برهان و سوهان فلک تاگل عدل تو شگفت است
 جهانگیری و جامع بابای بالف کشیده بسین تیزی نتواند که دهد خاستم را به مخفی مباد که در
 سعفص و تمای قرشت زده نام نغمه ایست سند استعمال مصدر و مهیدن است که مرادف
 از موسیقی (امیر خسرو) عقل مسافر شده وادون و بجایش می آید عیبی ندارد (اردو) تیز کرنا
 زین کارگاه به تیزی باختر کنان قطع راه به تیزی داشتن استعمال صاحب آصفی
 صاحب سروری هم ذکر این کرده خان ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
 آرزو در سراج می فرماید که مینا سبت شهر کند که معنی تیز بودن باشد (صائب) تابدار
 که نام اکثر لغات موسیقی منسوب بشهرها و ملکها از کان بر وید در زمان من عتیق به تیزی الماس
 اند بلکه عین نام شهر و ملک اند مثل نیشاپور و اردناخن اندیشه ام به مخفی مباد که درین سند
 و نهانند و عراق و حجاز مؤلف عرض کند استعمال مصدر و دریدن است که مرادف داشتن
 که مقصود خان آرزو چنین نباشد که باختر و بجای خود می آید عیبی ندارد که هر دو یکی است
 که نام شهری است با وجه تسمیه این تعلق (اردو) تیزهونا

دارد (اردو) تیزی باختر فارسی مین
 تیزیدن بقول بحر و موار و معنی گوز کردن
 صاحب بحر می فرماید که کامل التصریف است

تیزی وادون استعمال صاحب آصفی و مضارع این تیز و بهار هم ذکر این کرده
 ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند حکیم شفقانی (ه) بود و جولا به شجسته لاهوری
 کند که معنی تیز کردن است (افوری) که به تیزم به سبب کمرش (ملا فو قی نیری)

چوبردامان نقاشی زخم چنگ و بیهیزم بر بر
 نقش از رنگ و مؤلف عرض کند که این
 مصدر وضع شد از تیز که معنی گوز گذشت بزین
 یای تختانی مگسور و علامت مصدر و آن و به
 اصول ماکه بر اسم مصدر بیان کرده ایم مصدر
 اصلی است از اینکه اسم این مصدر لغت فارسی
 زبان است (اردو) گوژ کرنا - پادنا -
 تیزی راست و مؤلف عرض کند که اسم جاند فاری
 تیزی راست اصطلاح بقول برهان
 و جهانگیری و جامع و سروری و سراج بازای
 منقطه دار بالف کشیده و بسین سعفص و تا
 قرشت زده نام نغمه از موسیقی و آن را گردانیه
 معلوم نه موسکا - مذکر -

تیسفون بقول ناصری و اند نام شهری عظیم از شهرهای قدیم ایران و از بناهای تیمور
 دیوبند بوده و جمشید جم بر آبادی آن افزوده چون در کنار دجله واقع شده بود جمشید بران
 دجله از رنگ و آجر ملی متین بلبست چون اسکندر رومی کر یک بر ایران مسلط شد از غایت
 رشک نخواست آثاری چنین عظیم از ملوک ایران برقرار باشد بخرابی آن حکم کرد و بعد از اسکندر
 اردشیر بابکان نتوانست مانند اقل ملی بر دجله بند و از زنجیر حبس بر دجله بلبست و مدائن را
 دارالملک ساخت نوشیروان در زمان خود ایوانی از گچ و آجر بنیاد کرد و تخت فضایی صحن

آن سرای صد و پنجاه گز در صد و پنجاه گز و در آنجا صنفه که چهل و دو گز عرض و هشتاد و گز
طول و شصت و پنج گز ارتفاع داشت بساخت و طاق کسری نام آن است و هنوز آثار
آن باقی است و در کتب قدیمه آن را کتسفون گماشته اند و بزبان انگلیسی طیسفون گویند و
طیسفون مغرب آنست (حکیم فردوسی ۵) از آنجا بسیار سوتیسفون در زمین شد و لشکر
که بیستون پادشاهان شهر سومی مدائن کشیدند که آنجا بدی گنجها را کلبه کردند و آن شهر را که
بر کنار و جلد یا نزدیکی دریا بساحل واقع شده اعراب آن را عراق خوانند اگر چه معانی عراق
بسیار است یعنی قریب و النسب این است که عجم سواحل را ایراهستان گویند چنانکه
کورده اروشیر از ملک فارس را ایراهستان می نامیدند زیرا که بر ساحل دریای عمان
واقع است و عرب ایراه و ایراف کرده پس عراق خوانند و در معجم البلدان آورده
که اسمعی گفته که عراق مغرب ایران شهر است و الله اعلم مؤلف عرض کند که باعتبار
صاحب ماضی که محقق زبان خود است ما این را معتبر دانیم فارسیان همان طیسفون را
که مغرب طیسفون است به تبدیل طای حلی به فوقانی تیسفون کردند (ار و و) تیسفون یک
بزرگ شهر کا نام به جوایران که قدیم شهر و ن سس به جس مین طاق کسری واقع
تھا جس کے آثار اب تک مین مذکر۔

(الف) تیش | بقول اند و غیاث بالکسر و یای مجهول و شین معجم لغت ترکی است

بمعنی دندان و لفظ تیشہ کہ آله بخاران است ازین ماخوذ و حرف ہ برای تشبیہ و مشابہت
چنانچہ در لفظ دندانہ نسبت

(ب) تیشہ گویند کہ بیا می بچول لغت فارسی است که افزا از آهین که بخاران و سنگ
 تراشان دارند اول را در عرف هند سبولا خوانند سرش از پیش افکنده می باشد و از قضا
 بطور حلقه سوراخدار بود که دسته چوب در آن استوار کنند و دوم پاره آهین باشد
 بشکل انگشت مردم که مسرتیزی دارد و بیدسته بود و سنگ تراشان سنگ بدان کنند آن
 را در عرف هندی نامی گویند ظاهر تیشہ گوینی از قسم اول خواهد بود و اگر نه قسم دوم را در قطع
 سر مدخلیست بهر تقدیر مردانه از صفات و برق و جوی و جویبار و ناخن از تشبیهات است
 (صائب ۵) ز همراهان کسی نگرفت شمع می پیش راه من پد به برق تیشہ زین طلعت برون چون
 کوه کن رستم پد بهار هم و کرب کرده و آنچه صاحب اند نوشته عبارت اوست صاحب
 جامع نسبت ب برافزار بخار و غیره قانع خان آرزو در چراغ هدایت مذکور هر دو صورت
 ب می فرماید که صورت هر دو تیشہ جدا باشد و غالباً تیشہ سنگ تراشی در ولایت نیز صورت
 تیشہ بخاری باشد چنانچه تیشہ گلکاران تعمیر از خشت سازند و تیشہ ایشان بشکل تیشہ بخاری
 بود و غایتش خود ترازان باشد (الخ) صاحب رنهایچو الہ سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار
 در ترجمہ تیشہ سبولا نوشته که هندی تیشہ بخاران است صاحب فدائی برب گوید که افزا
 که در و گران بدان چوب و سنگ تراشان سنگ می تراشد مؤلف عرض کند که محققین بالا
 در حلیہ این غلط کرده اند تیشہ آهنگری در صورت تیشہ بخاری شباهتی ندارد و صورت
 هر دو مغایر یکدیگر است آن بشکل منحنی و مسطح است و این پهن و مسطح است و این را
 دسته چوبین و آن را دسته نباشد حقیقت تیشہ بخاری برتش مذکور شد عجیبی نیست که

آن مخفف ہمین باشد مخفی مباد کہ در ترکی زبان آنچه بمعنی دندان است لغت تش بدون تختانی
 است چنانکہ صاحب لغات ترکی آورده تیش بہ تختانی لغت ترکی نیست و اصل تیشہ را لغت
 ترکی تعلق نباشد چنانکہ صاحبان انند و خیانت گمان غلط دارند بلکہ تیش بنفسہ لغت فارسی
 قدیم است یعنی ترند و پاژند بمعنی خشم کہ معاصرین زردشت تصدیقش می کنند و گویند کہ
 و سہا تیر جاہ استعمال آن است و ظاہر معلوم می شود کہ مخترس طیش عربی است کہ بطای
 حطی است فارسیان در آخر همین تیش ہای نسبت مرکب کردہ تیشہ نام نہادند آلا کہ استعمال
 آن ظاہر صورت غصہ و خشم دارد کہ گویا نجار و سنگتراش ازین آلہ بخصہ کار می کنند
 و چوب و سنگ را بوسیلہ این پارہ پارہ کنند ہمین ماخذ درست معلوم می شود و اندر علم
 یکی از معاصرین عجم گوید کہ تیشہ نجاران کہ درین روزہا با استعمال نجاران مشاہدہ می شود از
 ہمین آلہ سنگتراشان عجم برای صفای سنگ ہای نرم کار می گیرند و آلہ میخ نما کہ بدان سنگ
 می شکند و رای تیشہ سنگتراشی است (اردو) الف غصہ نگرب ببولادیکھو تش اور
 مانکی بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث سنگتراشون کے ایک اوزار کا نام۔ رحالی چینی

تیشہ آلودن چینی مصدر اصطلاحی۔ بخزول نکتہ تیشہ خود را بہ (اردو) تیشہ کو	
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت آلودہ کرنا کسی چیز سے جیسے لپٹے تیشہ کو	
بوہار معروف قانع مؤلف عرض کند کہ خون سے آلودہ نہ کرو	
استعمال تیشہ بہ زخم چینی کردن (طالب آملی) تیشہ بر پا خوردن مصدر اصطلاحی	
سہ افرادم و اندیشہ شیرین بسرا تا بہ آلودہ بقول بہار کنایہ از ترود باز ماندن و برہم	